مکتبۃ النور کراچی

قرآنی علوم کے طالبین کے جدید انداز میں انتہائی مفید کورس

معلم القرآن

★ تیس اسباق پر مشتمل عربی گرامر (صرف و نحو) کا آسان ماہانہ کورس

★ تمام عربی قواعد کی قرآنی مثالیں اور انتہائی سہل اور دلچسپ عملی مشقیں

★ نظریاتی اور فکری گمراہیوں سے بچنے کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں

★ قرآن کریم کے اساتذہ و معلمین اور مساجد کے ائمہ و خطباء کے لیے گرانقدر تحفہ

مرتب

مفتی محمد نعیم

استاذ دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی

خلیفہ مجاز بیعت

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ النور کراچی

نام کتاب: .... مُعلّم القرآن

نام مؤلف: .... مفتی محمد نعیم استاذ دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

کمپوزنگ: .... محمد عرفان مغل

باہتمام: .... محمد حیدر خان

برائے رابطہ: .... (0092)(3333207223)
maktabatunoor@gmail.com

طبع اول: .... ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ بمطابق دسمبر ۲۰۰۸

ناشر: .... مکتبۃ النور کراچی

ملنے کے پتے

کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی

دارالاشاعت اردو بازار کراچی

علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

ادارہ اسلامیات اردو بازار کراچی

ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی

بیت الکتب گلشن اقبال کراچی

زم زم پبلشرز کراچی

مکتبۃ الاحسان اردو بازار کراچی

مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

مکتبہ سید احمد شہید لاہور

مکتبۃ العارفی فیصل آباد

کتاب گھر سکھر

ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

نیز شہر کے کسی بھی معروف اسلامی کتب خانہ سے طلب فرمائیں

دعائیہ کلمات

مرشدنا ومولانا عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

باسمہ تعالیٰ شانہٗ

HAKIM MUHAMMAD AKHTAR
NAZIM
MAJLIS-E-ISHATUL HAQ
KHANQAH IMDADIA ASHRAFIA
ASHRAFUL MADARIS
GULSHAN-E-IQBAL-2, KARACHI.
P.O.BOX NO. 11182
PHONES : 461958 - 462676 - 4981958

حکیم محمد اختر عفا اللہ عنہ
ناظم، مجلس اشاعۃ الحق
خانقاہ امدادیہ اشرفیہ / اشرف المدارس
ایس ٹی ۱، اے، گلشن اقبال بلاک ۲، کراچی
پوسٹ بکس نمبر ۱۱۱۸۲
فون: ۴۹۸۱۹۵۸ - ۴۶۲۶۷۶ - ۴۶۱۹۵۸

عزیز مکرم مفتی محمد نعیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی نئی تالیف معلم القرآن کا مسودہ نظر سے گزرا۔ امید ہے کہ یہ تالیف بھی مفتی صاحب کی دیگر تالیفات کی طرح نہایت مفید ہوگی۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کی مساعی کو قبول فرمائیں اور ان کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں آمین۔

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ
۱۰ ذوقعدہ ۱۴۲۹ھ
مطابق 9 نومبر ۲۰۰۸ء

تقریظ

داعیِ قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادرِ عزیز مفتی محمد نعیم صاحب زیدَ فضلہ نوجوان عالمِ دین اور صاحبِ قلم ہیں، اللہ نے دردمند دل اور ہوش مند دماغ عطا فرمایا ہے، دورِ حاضر کے فتنوں، عالمی تغیرات اور انسانی نفسیات پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ موفق من اللہ ہیں، تھوڑے ہی عرصہ میں ان کی کئی کتابیں منظرِ عام پر آچکی ہیں، ہر کتاب مستند مواد پر مشتمل اور تعلیمی و تربیتی اسلوب کی حامل ہے۔

حال ہی میں انہوں نے ''معلم القرآن'' کے عنوان سے ایک نئی کتاب لکھی ہے جو تیس اسباق پر مشتمل ہے اور اس میں ''صرف ونحو'' کے قواعد انتہائی آسان انداز میں بیان کئے گئے ہیں، ہر سبق کے آخر میں عملی مشق دی گئی ہے، جسے حل کرنے کے بعد متعلقہ قاعدہ ذہن نشین ہو جاتا ہے۔

یہ کتاب کسی مستند عالم سے پڑھنے کے بعد قرآن کریم کا ترجمہ کرنا آسان ہو جاتا ہے، کتاب کے آخری پانچ ابواب ان گمراہیوں کے سدباب کے لئے ہیں جو قرآن ہی کے نام پر پھیلائی جارہی ہیں۔

کتاب کے مطالعہ کے دوران اس ناچیز کے دل سے بے ساختہ دعائیں نکلتی رہیں کہ مفتی صاحب نے وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔

امید ہے یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ لی جائے گی اور وہ حضرات جو فہمِ قرآن کا جذبہ رکھتے ہیں وہ اس سے خوب خوب استفادہ کریں گے۔

محتاجِ دعا

محمد اسلم شیخوپوری

۱/۱۱/۱۴۲۹ھ

فہرست

☆☆......☆☆

عرضِ مؤلّف

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ!

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا وہ عظیم ترین تحفہ ہے، جو ہمارے پیارے نبی سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے ہم تک پہنچا۔ اس بے بہا اور انمول نعمت کی قدر دانی دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی کے دروازے کھول دیتی ہے، اور اس کی ناقدری سے ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لئے ہدایت کا وہ منشور ہے، جس سے منہ موڑ کر قیامت تک کوئی انسان ضلالت و گمراہی کی اندھیریوں سے نہیں نکل سکتا، اس پر ایمان رکھنے والے، اس کی تلاوت کو حرزِ جان بنانے والے، فکر و تدبّر سے کام لینے والے اور اس کے احکامات پر عمل پیرا ہونے والے ہی رُشد و ہدایت کے اس آفتاب سے روشنی حاصل کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ہم اس کتابِ ہدایت پر ایمان رکھتے ہیں، مگر بڑی دل سوزی اور دردمندی کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم اس کے حقوق کے بارے میں بڑی کوتاہیوں کے مرتکب ہیں۔ اول تو ہم اس کی تلاوت ہی سے غافل ہیں اور اگر اس کی تلاوت کی توفیق ہو بھی جائے تو الفاظ کی صحت و درستگی کا اہتمام ہے، نہ اس کے معانی کے سمجھنے کی کوئی فکر......!! بلاشبہ قرآن کریم کے معانی اور مفاہیم کو سمجھے بغیر صرف تلاوت بھی بہت بڑی دولت ہے جو قربِ الٰہی کا ایک بڑا ذریعہ ہے، جس میں ہر ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں، یہ تلاوت بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک مقصد ہے، مگر ﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ﴾ (النساء: ۸۲)، کا ربّانی ارشاد اور ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ (القمر: ۱۷)، کی قرآنی آیت ہم سے کچھ اور بھی مطالبہ کر رہی ہے اور وہ ہے قرآن کریم کی آیات میں تدبّر اور غور و فکر کرنا، اور اس سے نصیحت و عبرت حاصل کرنا۔

اس ناچیز راقم الحروف نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسی فکر اور کڑھن کے ساتھ کہ کس طرح ہم قرآن کریم سے اپنا ٹوٹا ہوا رشتہ بحال کریں، اپنی مسجد (جامع مسجد توحید ڈیفنس آفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی، ملیر کینٹ کراچی) میں درسِ قرآن کا سلسلہ شروع کیا، الحمدللہ اس سلسلے کا خیر مقدم کیا گیا، مسجد کے نمازیوں کے جوش، جذبے اور لگن نے اسے مزید آگے بڑھایا، درس میں نوجوان طبقے سے لے کر معمر حضرات تک مختلف فکر و نظر کے لوگ پابندی سے شرکت کرنے لگے، جس کا الحمدللہ راقم الحروف نے خود بھی ذاتی طور پر بڑا فائدہ محسوس کیا اور لوگوں کے حوالہ سے یہ بات مشاہدہ بن کر سامنے آگئی کہ:

ع - ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی!

درسِ قرآن کے دوران یہ احساس ہوا کہ اگر عوام الناس کو عربی زبان سے معتد بہ واقفیت حاصل ہو جائے تو قرآن کریم کے ترجمہ اور مفہوم سے وہ مانوس ہو جائیں گے اور اس کے معانی کے بھول جانے کی شکایت بھی دور ہو جائے گی، جس کے بعد تدبّر فی القرآن زیادہ آسان اور سہل ہو جائے گا۔

چونکہ کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لئے اس کی گرائمر (قواعدِ صرف و نحو) کو ریڑھ کی ہڈی کا درجہ حاصل ہوتا ہے، آپ کے ہاتھوں

میں موجود ''معلم القرآن'' (Quraanic Tutor) دراصل عربی گرائمر کے اُن اسباق کا مجموعہ ہے، جنہیں راقم الحروف نے اپنے درس قرآن میں شریک نمازیوں کو باقاعدہ پڑھایا ہے، عوام الناس کی ذہنی سطح کا خیال کرتے ہوئے اس میں قواعد کو نہایت سہل انداز میں پیش کیا گیا ہے، اور مختلف قسم کی دلچسپ عملی مشقوں کے ذریعہ ان قواعد کو ذہن نشین کرانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے، بحمد اللہ اس کا نہایت خوش گوار نتیجہ شرکاءِ درس میں یہ سامنے آیا کہ عربی زبان سے کافی حد تک مناسبت پیدا ہوگئی، اور قرآن فہمی کی منزل زیادہ آسان ہوگئی۔

''معلم القرآن'' تیس اسباق پر مشتمل ایک مرتب مجموعہ ہے۔ اگر ائمہ حضرات، خطباء اور قرآن کریم کے مدرسین اپنی مساجد اور حلقۂ درس میں باقاعدہ درسِ قرآن اور ترجمہ وتفسیر شروع کرنے سے پہلے ایک ماہانہ کلاس تشکیل دے کر روزانہ ایک سبق پڑھائیں اور شرکاءِ درس اس سبق سے متعلقہ عملی مشق اگلے درس میں حل کر کے پیش کریں اور استاذ صاحب ان کی حل شدہ مشق دیکھ لیں تو انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بھرپور امید ہے کہ اس طرح ایک ضروری حد تک عربی زبان اور قرآن کریم کے ترجمہ سے اُنسیت پیدا ہوجائے گی۔

مدارسِ اسلامیہ کے اساتذہ کرام اگر صرف ونحو کی مروّجہ کتب کی تدریس سے پہلے بنین اور بنات کے درجہ اولیٰ میں یہ ماہانہ نصاب پڑھادیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے لئے نصاب میں داخل صرف ونحو کی کتب سمجھنے کے لئے ایک اچھا معاون اور مددگار رسالہ ثابت ہوگا۔

آخر میں یہ گزارش کرنا بھی ضروری ہے کہ ''معلم القرآن'' کے آخری پانچ اسباق، جنہیں قرآن وسنت اور اسلاف بزرگانِ دین کی تعلیمات کی روشنی میں اس پُرفتن دور کی فکری ونظری گمراہیوں کے ازالہ اور ایمان وعقیدہ کی اصلاح کے لئے مرتب کیا گیا ہے، علماء کرام اور اساتذہ کرام خاص طور سے بڑے انہماک اور توجہ سے پڑھائیں اور شرکاءِ درس کی حل شدہ مشقوں کی جانچ پڑتال بھی کریں۔ کیونکہ ناچیز راقم الحروف کی حقیر رائے میں یہ اسباق اس کتاب کی روح اور اس کے لئے بتوفیقہ تعالیٰ اس کے مؤلف کے دردمند دل کی پکار ہیں۔

حضرات علمائے کرام کی خدمت میں بڑی عاجزانہ التجا ہے کہ وہ ناچیز طالب علم کی اس حقیر کاوش میں جس علمی وتحقیقی غلطی کو محسوس کریں تو ضرور نشاندہی فرمائیں تاکہ آئندہ طباعت میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔ اور اگر اس میں عامۃ الناس کے لئے فوائد محسوس کریں تو اس کی ترویج کی بھی بھرپور کوشش فرمائیں، کیونکہ خیر کی اشاعت وترویج درحقیقت اپنے لئے آخرت میں نیکیوں کا ذخیرہ کرنے کے مترادف ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو، جس کی انہوں نے اپنے فضل سے توفیق دی، قبول فرمالیں۔ اسے ناچیز، اس کے والدین، تمام اساتذۂ کرام، مشائخ عظام اور تمام اعزہ واحباب کے لئے آخرت میں مغفرتِ کاملہ کا ذریعہ بنادیں۔ دعاء ابراہیمی پر یہ حقیر کاوش امتِ مسلمہ کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ. آمین.

محمد نعیم عفا اللہ عنہ

خادم الطلبۃ دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۸ ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ، بمطابق ۷ دسمبر ۲۰۰۸ء

سبق نمبر ا

اسمائے اشارہ

کسی چیز یا شخص کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ کو ''اسمائے اشارہ'' کہتے ہیں، اور اسمائے اشارہ کثرت سے قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔ قرآنی اسمائے اشارات کی تفصیل درج ذیل ہے:

الف۔ هٰذَا ، هٰذَانِ، هٰؤُلَاءِ، هٰذِهٖ، هَا تَانِ

ب۔ ذٰلِكَ، تِلْكَ، أُولٰئِكَ

''الف'' میں دیئے گئے اسماء قریب کے اشارے کے لیے ہیں، جبکہ ''ب'' میں دیئے گئے اسماء دور کے اشارے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

تفصِیل: ان اسماء کی بالترتیب تفصیل یہ ہے۔

❊۔''هٰذَا''

یہ واحد مذکر (Singular) قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا﴾ (البقرة:١٢٦)

ترجمہ: (اے میرے پروردگار اس شہر کو امن والا شہر بنا دے)

❊۔''هٰذَانِ''

یہ تثنیہ (Double) مذکّر قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿هٰذٰنِ خَصۡمٰنِ اخۡتَصَمُوۡا﴾ (الحج: ١٩)

ترجمہ: (یہ دو جھگڑنے والے ہیں جنہوں نے جھگڑا کیا)

※-"هٰٓؤُلَآءِ"

یہ اسم اشارہ جمع (Plural) مذکر قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿أَضۡلَلۡتُمۡ عِبَادِیۡ هٰٓؤُلَآءِ أَمۡ هُمۡ﴾ (الفرقان: ١٧)

ترجمہ: (کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا ہے یا انہوں نے)

نوٹ: یاد رہے کہ "یہی اسم جمع مؤنث قریب" کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیۡ هُنَّ أَطۡهَرُ لَكُمۡ﴾ (هود: ٧٨)

ترجمہ: (یہ میری بیٹیاں ہیں جو تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں)

※-"هٰذِهٖ"

یہ اسم اشارہ واحد مؤنث قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ﴾ (یٰسین: ٦٣)

ترجمہ: (یہ وہ جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے)

※-"هٰاتَانِ"

یہ اسم اشارہ تثنیہ مؤنث قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔قرآن میں اس کی ایک ہی مثال ہے:

قرآنی مثال: ﴿أُرِیۡدُ أَنۡ أُنۡكِحَكَ اِحۡدَی ابۡنَتَیَّ هٰتَیۡنِ﴾ (القصص: ٢٧)

ترجمہ: (میرا ارادہ ہے کہ میں تمہارے ساتھ اپنی ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح

کردوں)

※-"ذٰلِکَ"

یہ اسم اشارہ واحد مذکّر بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ﴾ (البقرة: ٢)

ترجمہ: (یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں)

※-"تِلْکَ"

یہ اسم اشارہ واحد مؤنّث بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا﴾ (القصص: ٨٣)

ترجمہ: (وہ آخرت کا گھر جس کو ہم بنائیں گے)

※-"اُولٰٓئِکَ"

یہ جمع مذکّر بعید اور جمع مؤنّث بعید دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (البقرة: ٥)

ترجمہ: (وہی لوگ کامیاب ہیں)

قرآنی مثال: ﴿اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ﴾ (هود: ١١)

ترجمہ: (وہی لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہوگا)
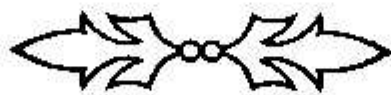
پورے سبق کو نقشہ میں ملاحظہ کیجئے

اسمائے اشارہ قریب

واحد مذکر	هٰذَا	یہ ایک مذکر
تثنیہ مذکر	هٰذَانِ	یہ دو مذکر
جمع مذکر	هٰؤُلَاءِ	یہ سب مذکر
واحد مؤنث	هٰذِهٖ	یہ ایک مؤنث
تثنیہ مؤنث	هٰذَتَانِ	یہ دو مؤنث
جمع مؤنث	هٰؤُلَاءِ	یہ سب مؤنث

اسمائے اشارہ بعید

واحد مذکر	ذٰلِكَ	وہ ایک (مذکر)
جمع مذکر	اُولٰئِكَ	وہ سب (مذکر)
واحد مؤنث	تِلْكَ	وہ ایک (مؤنث)
جمع مؤنث	اُولٰئِكَ	وہ سب (مؤنث)

عملی مشق

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں غور کر کے صحیح اور غلط کے متعلقہ خانے (Box) میں (✓) کے ساتھ نشاندہی کیجئے۔

	صحیح	غلط
❶ "ھٰذا" اسم اشارہ واحد مؤنث قریب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔	✓	
❷ "ذٰلِكَ" اسم اشارہ واحد مذکر بعید کے لئے استعمال ہوتا ہے۔	✓	
❸ "أُولٰئِكَ" اسم اشارہ جمع مؤنث کے لئے استعمال ہوتا ہے۔	✓	
❹ "ھٰؤُلَاءِ" اسم اشارہ جمع مذکر قریب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔	✓	
❺ "تِلْكَ" اسم اشارہ واحد مؤنث قریب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔		✗
❻ "ھٰذِہٖ" اسم اشارہ واحد مؤنث قریب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔	✓	

سوال نمبر ۲

کالم نمبر (۱) کا جواب کالم نمبر (۲) میں موجود ہے، صحیح جواب کی روشنی میں کالم نمبر (۳) کو پر کیجئے۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲	کالم نمبر ۳
ھٰذِہٖ	یہ (ایک مؤنث)	یہ (ایک مونث)
أُولٰئِكَ	وہ (سب مذکر)	وہ سب مذکر
ھٰذَانِ ، ھٰؤُلَاءِ	یہ (سب مذکر)	
ھٰذَا	یہ (ایک مذکر)	یہ ایک مذکر
تِلْكَ	وہ (ایک مؤنث)	وہ ایک مونث
ذٰلِكَ	وہ (ایک مذکر)	وہ ایک مذکر

سوال نمبر ۳

ذیل میں دیئے گئے قرآنی الفاظ کے معانی میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہ پر کیجئے۔

(بہن، موت، بیٹا، والد، بھائی، ایک، زمین، معبود، کان، گناہ، والدہ)

❶ ھٰذَا أَبٌ یہ .... ہے۔

۲	ذَالِكَ ابْنٌ	...... بیٹا ہے۔
۳	تِلْكَ أُخْتٌ	وہ ...... ہے۔
۴	جَاءَ أَجَلُهَا	اس کی ...... کا وقت قریب آ گیا ہے۔
۵	يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيْهِ	جس دن آدمی اپنے ...... سے بھاگے گا۔
۶	أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ	اللہ کی ...... وسیع ہے۔
۷	ذَاكَ اِلٰهُنَا	وہ ہمارا ...... ہے۔
۸	هٰذِهِ أُمِّي	یہ میری ...... ہے۔
۹	اَللّٰهُ أَحَدٌ	اللہ ...... ہے۔
۱۰	لَهُمْ اٰذَانٌ	ان کے ...... ہیں۔
۱۱	لَا إِثْمَ عَلَيْهِ	اس پر کوئی ...... نہیں ہے۔

سوال نمبر۳ درج ذیل آیات کو غور سے پڑھئے اور متعلقہ خانے میں تحریر کیجئے، کہ اس میں اسم اشارہ کی کون سی قسم ذکر کی گئی ہے؟

۱	﴿رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ أَغْوَيْنَا﴾ (القصص: ٦٣)	
۲	﴿أُوْلٰئِكَ فِي ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ﴾ (ابراهيم: ٣)	
۳	﴿تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ﴾ (الرعد: ١)	
۴	﴿ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبة: ٧٢)	
۵	﴿إِنَّ هٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً﴾ (الأنبياء: ٩٢)	
۶	﴿قَالُوْا إِنْ هٰذَانِ لَسٰحِرٰنِ﴾ (طه: ٦٣)	
۷	﴿قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ﴾ (يوسف: ١٩)	
۸	﴿بَلْ مَتَّعْنَا هٰؤُلَاءِ وَاٰبَاءَهُمْ﴾ (الانبياء: ٤٤)	
۹	﴿أُوْلٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيْرٌ﴾ (هود: ١١)	
۱۰	ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ﴾ (المعارج: ٤٤)	

سوال نمبر۴ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۲۹ تا ۲۳۳ کی تلاوت کیجئے، اور مندرجہ ذیل خانوں میں صرف وہ

اسمائے اشارہ لکھیں، جو ان آیات میں استعمال ہوئے ہیں۔

الطَّلَاقُ

مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا
مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا
حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا
تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا
تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ
يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ
سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۠ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؗ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا
تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ
يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ
وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ
حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ
بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ
تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا
اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

تِلْكَ	فَاُولٰٓئِكَ		

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (247) پر

سبق نمبر ۲

أسمائے موصولہ

یہ اَسماء کسی بات کی وضاحت کے لیے جملہ کے درمیان میں استعمال کیے جاتے ہیں۔اور یہ کسی اسم اور جملے کے درمیان جوڑ کا کام کرتے ہیں۔

وہ اَسمائے موصولہ جو قرآن مجید میں آتے ہیں درج ذیل ہیں:

❶ اَلَّذِیْ ❷ اَلَّذَانِ ❸ اَلَّذِیْنَ ❹ اَلَّتِیْ ❺ أَللَّتَانِ
❻ أَللَّا تِیْ ❼ أَللَّائِیْ ❽ مَا ❾ مَنْ

ان اسماء کی تفصیل یہ ہے:

※-اَلَّذِیْ:

یہ اسم موصول واحد (Singular) مذکّر کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے: ''وہ شخص جس نے''۔

قرآنی مثال: ﴿اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ﴾ (البقرۃ: ۲۲)

ترجمہ: (وہ ذات جس نے تمہارے لیے بنایا)

قرآنی مثال: ﴿هُوَالَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ﴾ (البقرۃ: ۲۹)

ترجمہ: (وہ ذات جس نے تمہارے لیے پیدا کیا)

٭-اَلَّذانِ:

یہ اسم موصول تثنیہ (Double) مذکر کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ ہے: ''وہ دو شخص جنہوں نے''۔

قرآنی مثال: ﴿وَالَّذٰنِ یَأْتِیٰنِهَا﴾ (النسآء:۱٦)

ترجمہ: (وہ دو شخص جو بدکاری کریں)

٭-اَلَّذِیْنَ:

یہ اسم موصول جمع (Plural) مذکر کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ یوں کیا جاتا ہے: ''وہ لوگ جنہوں نے یا وہ لوگ جو''۔

قرآنی مثال: ﴿اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ﴾ (البقرۃ:۳)

ترجمہ: (وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں)

٭-اَلَّتِیْ

یہ اسم موصول واحد مؤنث کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے: ''وہ عورت جس نے''۔

قرآنی مثال: ﴿اَلَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا﴾ (التحریم:۱۲)

ترجمہ: (وہ عورت جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی)

٭-اَلّٰتِیْ، اَلّٰٓئِیْ

یہ دونوں اسم موصول جمع مؤنث کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور ان کا ترجمہ یہ ہے: ''وہ عورتیں جنہوں نے یا وہ عورتیں جو''۔

قرآنی مثال: ﴿الّٰتِیٓ اَرْضَعْنَكُمْ﴾ (النسآء: ۲۳)

ترجمہ: (وہ عورتیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے)

قرآنی مثال: ﴿وَالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ﴾ (الطلاق: ٤)

ترجمہ: (وہ عورتیں جن پر ناپاکی کا زمانہ نہیں آیا)

❋- مَنْ:

یہ اسم موصول عام طور پر عقل والی شے (جیسے فرشتے، انسان وغیرہ) کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ بھی ''جس نے'' یا ''جس کو'' سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا﴾ (الشمس)

ترجمہ: (تحقیق کامیاب ہوگیا وہ شخص جس نے نفس کو پاکیزہ بنایا)۔

❋- ما:

یہ اسم موصول عام طور پر ایسی اشیاء کے لئے استعمال ہوتا ہے، جو عقل وشعور نہیں رکھتیں۔ اور اس کا ترجمہ بھی ''جو، جس نے، جس کو'' وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ﴾ (الانفطار: ٥)

ترجمہ: (ہر نفس جان لے گا جو اس نے آگے بڑھایا اور جو کچھ اس نے پیچھے چھوڑا)۔

قرآنی مثال: ﴿مَا اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ﴾ (اللھب: ۲)

ترجمہ: (نہ کام آیا اس کے اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا)۔
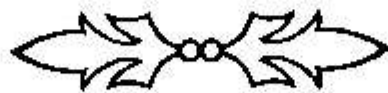
ایک نظر میں اسمائے موصولہ کو جدول میں ملاحظہ فرمایئے

مذکر		مؤنث	
واحد (Singular)	اَلَّذِیْ وہ شخص جس نے	واحد (Singular)	اَلَّتِیْ وہ عورت جس نے
تثنیہ (Double)	وَاللَّذَانِ وہ دو شخص جنہوں نے	تثنیہ (Double)	اَللَّتَانِ وہ دو عورتیں جنہوں نے
جمع (Plural)	اَلَّذِیْنَ وہ لوگ جنہوں نے	جمع (Plural)	اَللَّاتِیْ ،اَلّٰتِیْ، اَللَّائِیْ وہ عورتیں جنہوں نے

عملی مشق

سوال نمبر۱ صحیح یا غلط کی نشاندہی متعلقہ خانہ (Box) میں کیجئے۔

	صحیح	غلط
❶ کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے جو اسماء استعمال ہوتے ہیں ان کو "اسمائے موصولہ" کہتے ہیں۔		
❷ اَلَّتِیْ: اسم موصول کا معنیٰ "وہ ایک شخص جس نے" ہے۔		
❸ اَلَّذِیْ: اسم موصول کا معنیٰ "وہ ایک شخص جس نے" ہے۔		
❹ اَلَّذِیْنَ: اسم موصول مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔		
❺ اَلَّذِیْ اور اَلَّتِیْ میں صرف مذکر اور مؤنث کا فرق ہے۔ دونوں واحد کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔		

سوال نمبر۲ کالم نمبر (۱) میں ذکر کردہ اسماء موصولہ کا جو معنیٰ کالم نمبر (۲) میں صحیح ہے۔ اس کو تیر (Arrow) کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر۱	ملایئے	کالم نمبر۲
❶ اَلَّذِیْنَ		① وہ سب عورتیں جنہوں نے
❷ اَلَّتِیْ		② وہ (ایک مرد) جس نے
❸ اَلَّتِیْ		③ وہ (سب مرد) جنہوں نے
❹ اَللَّذَانِ		④ وہ (دو مرد) جنہوں نے
❺ اَلَّذِیْ		⑤ وہ (ایک مذکر)
❻ مَنْ		⑥ وہ (شخص) جس نے
❼ ذٰلِكَ		⑦ وہ (ایک عورت) جس نے
❽ مَا		⑧ وہ (چیز) جسے

سوال نمبر ۳ درج ذیل قرآنی مثالوں کو غور سے پڑھیے، اور بتلایئے کہ ان میں اسم موصول کی کونسی قسم استعمال ہوئی ہے۔

مثال	جواب
١ اَلَّتِیْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا	
٢ اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ	
٣ وَالَّذَانِ یَأْتِیَانِهَا	
٤ اَللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	
٥ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ	
٦ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ	
٧ اَلَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ	
٨ وَالّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا	
٩ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ	
١٠ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا	

سوال نمبر ۴ متعلقہ خانوں میں اسم اشارہ اور اسم موصول کو الگ الگ کریں۔

مَا، هٰذَا، اَلَّتِیْ، اَلَّذِیْنَ، هٰذِهٖ، هَاتَانِ، اَلَّتِیْ، اَلّٰئِیْ، ذٰلِكَ، اُولٰٓئِكَ، اَلَّذِیْنَ، تِلْكَ، مَنْ

اسم اشارہ	اسم موصول

سوال نمبر ۵ سورہ حج کے پہلے دو رکوع کی تلاوت کیجئے، اور ان میں استعمال ہونے والے صرف اسمائے موصولہ کو مندرجہ ذیل خانوں میں درج کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ ۚ اِنَّ زَلۡزَلَةَ السَّاعَةِ شَیۡءٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱﴾ یَوۡمَ تَرَوۡنَهَا تَذۡهَلُ كُلُّ مُرۡضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرۡضَعَتۡ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمۡلٍ حَمۡلَهَا وَ تَرَی النَّاسَ سُكٰرٰی وَمَا هُمۡ بِسُكٰرٰی وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیۡدٌ ﴿۲﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ وَّ یَتَّبِعُ كُلَّ شَیۡطٰنٍ مَّرِیۡدٍ ﴿۳﴾ كُتِبَ عَلَیۡهِ اَنَّهٗ مَنۡ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ یُضِلُّهٗ وَ یَهۡدِیۡهِ اِلٰی عَذَابِ السَّعِیۡرِ ﴿۴﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّنَ الۡبَعۡثِ فَاِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنۡ مُّضۡغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَیۡرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَكُمۡ ؕ وَ نُقِرُّ فِی الۡاَرۡحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخۡرِجُكُمۡ طِفۡلًا ثُمَّ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَشُدَّكُمۡ ۚ وَ مِنۡكُمۡ مَّنۡ یُّتَوَفّٰی وَ مِنۡكُمۡ مَّنۡ یُّرَدُّ اِلٰۤی اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ لِكَیۡلَا یَعۡلَمَ مِنۡۢ بَعۡدِ عِلۡمٍ شَیۡـًٔا ؕ وَ تَرَی الۡاَرۡضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡهَا الۡمَآءَ اهۡتَزَّتۡ وَ رَبَتۡ وَ اَنۡۢبَتَتۡ مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍۭ بَهِیۡجٍ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَقُّ وَ اَنَّهٗ یُحۡیِ الۡمَوۡتٰی وَ اَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۶﴾ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیۡبَ فِیۡهَا ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ یَبۡعَثُ مَنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ ﴿۷﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ وَّ لَا هُدًی وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِیۡرٍ ﴿۸﴾ ثَانِیَ عِطۡفِهٖ لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِی الدُّنۡیَا خِزۡیٌ وَّ نُذِیۡقُهٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ عَذَابَ الۡحَرِیۡقِ ﴿۹﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ یَدٰكَ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَیۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِیۡدِ ﴿۱۰﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّعۡبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرۡفٍ ۚ فَاِنۡ اَصَابَهٗ خَیۡرُ ۨاطۡمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَ اِنۡ اَصَابَتۡهُ فِتۡنَةُ ۨانۡقَلَبَ عَلٰی وَجۡهِهٖ ۚ۟ خَسِرَ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ

الْمُبِيْنُ (۱۱) يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ (۱۲) يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَ لَبِئْسَ الْعَشِيْرُ (۱۳) اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ (۱۴) مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ (۱۵) وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ (۱۶) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـِٕيْنَ وَ النَّصٰرٰى وَ الْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا ۖۗ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (۱۷) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَ كَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ (۱۸) هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ (۱۹) يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ (۲۰) وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ (۲۱) كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ (۲۲)

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (247) پر

سبق نمبر ۳

حروفِ سوال

وہ الفاظ جو کسی چیز کے بارے میں ''پوچھنے'' اور ''سوال'' کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، ان کو ''حروفِ سوال'' کہا جاتا ہے۔

یہ حروفِ سوال درج ذیل ہیں:

۱ مَا ۲ مَاذَا ۳ مَاھٰذَا ۴ مَا ھٰذِہٖ ۵ أَ ۶ مَنْ ۷ کَمْ

۸ کَیْفَ ۹ أَیْنَ ۱۰ مَتٰی ۱۱ لِمَ ۱۲ ھَلْ ۱۳ أَنّٰی

ان حروف کا ترجمہ درج ذیل جدول میں ملاحظہ فرمائیں

مَا	کیا، کس چیز نے	﴿مَا وَلّٰھُمْ عَنْ قِبْلَتِھِمُ﴾ (البقرۃ: ۱۴۲) ترجمہ: (کس چیز نے ان کو قبلہ سے پھیرا) ﴿مَالَکُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ﴾ (النسآء، ۷۵) ترجمہ: (تمہیں کیا ہوگیا، کہ تم اللہ کے راستے میں قتال نہیں کرتے)
مَاذَا	کیا	﴿مَا ذَآ أَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا﴾ (البقرۃ، ۲۶) ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے اس سے کس چیز کا ارادہ کیا ہے) ﴿مَاذَا لا قَالَ رَبُّکُمْ﴾ (سبا، ۲۳) ترجمہ: (تمہارے پروردگار نے کیا کہا)

مَا هٰذِهٖ (مونث)	کیا	﴿مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ﴾ (الانبیآء: ۵۲) ترجمہ: (یہ صورتیں کیا ہیں؟)
أ	کیا	﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟﴾ (الاعراف، ۱۷۲) ترجمہ: (کیا میں تمہارا رب نہیں) ﴿أَ أَنْتَ قُلْتَ﴾ (المآئدة، ۱۱۶) ترجمہ: (کیا آپ نے ہی یہ کہا ہے)
مَنْ	کون	﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ﴾ (حٰمٓ السجدة، ۳۳) ترجمہ: (اللہ کی طرف بلانے والے سے زیادہ آفریں گفتگو والا کون ہوسکتا ہے) ﴿مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً﴾ (حٰمٓ السجدة، ۱۵) ترجمہ: (ہم سے زیادہ طاقت ور کون ہے؟)
كَمْ	کتنا	﴿كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ﴾ (البقرة: ۲۴۹) ترجمہ: (کتنی چھوٹی جماعتیں ہیں) ﴿وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ﴾ (مریم: ۹۸) ترجمہ: (کتنی بستیاں ان سے پہلے ہم نے تباہ کیں)
كَيْفَ	کیسے	﴿كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ (البقرة: ۲۸) ترجمہ: (کیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتے ہو) ﴿فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ﴾، (المزمل، ۱۷) ترجمہ: (اگر تم نے کفر کیا تو کیسے بچو گے؟)
أَيْنَ	کہاں	﴿فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ؟﴾ (التکویر: ۲۶) ترجمہ: (سو تم کہاں جا رہے ہو؟)

مَتٰی	کب	﴿مَتٰی نَصۡرُ اللّٰہِ﴾ (البقرۃ: ۲۱٤) ترجمہ: (اللہ کی مدد کب ہوگی؟) ﴿مَتٰی ھٰذَا الۡوَعۡدُ﴾ (الملک: ۲۵) ترجمہ: (یہ وعدہ کب ہوگا؟)
لِمَ	کیوں	﴿لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ﴾ (الصف: ۲) ترجمہ: (کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں) ﴿لِمَ تَکۡفُرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ﴾ (اٰلِ عمران: ۹۸) ترجمہ: (تم اللہ کی آیات کا انکار کیوں کرتے ہو؟)
ھَلۡ	کیا	﴿ھَلۡ اَتٰکَ حَدِیۡثُ مُوۡسٰی﴾ (طٰہٰ: ۹) ترجمہ: (کیا تمہارے پاس موسیٰ کا قصہ پہنچا؟) ﴿ھَلۡ یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَالۡبَصِیۡرُ﴾ (الرعد: ۱٦) ترجمہ: (کیا بینا اور نابینا برابر ہو سکتے ہیں؟)
أنّٰی	کہاں کہاں سے	﴿اَنّٰی لَکِ ھٰذَا﴾ (ال عمران، ۳۷) ترجمہ: (کہاں سے تیرے پاس یہ آیا؟)

عملی مشق

سوال نمبر ۱ صحیح یا غلط جواب کی متعلقہ خانے (Box) میں نشاندہی کریں۔

	صحیح	غلط
❶ "مَنْ" کسی عقل وشعور والی چیز کے بارے میں سوال کے لیے آتا ہے۔		
❷ "کَیْفَ" کا معنی "کیوں" سے کیا جاتا ہے۔		
❸ "لِمَ" اسم اشارہ ہے، اس کا معنی ہے "یہ"		
❹ "مَا" ہمیشہ نفی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔		
❺ "مَتٰی" وقت کے بارے میں سوال کے لیے آتا ہے۔		

سوال نمبر ۲ درج ذیل آیات میں غور کیجیے اور ان میں استعمال ہونے والے "حروفِ سوال" "اسم اشارہ" یا اسم موصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے متعلقہ خانے میں (✓) کیجیے۔

قرآنی مثال	موصول	اشارہ	حرف سوال
❶ ﴿قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾			
❷ ﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ﴾			
❸ ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ﴾			
❹ ﴿ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ؟﴾			
❺ ﴿اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا﴾			
❻ ﴿وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ﴾			
❼ ﴿يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ﴾			
❽ ﴿نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ﴾			
❾ ﴿ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ﴾			

سوال نمبر ۳ سورۃ الملک کی تلاوت فرمایئے، اور اس سورت میں جو "حروفِ سوال" آئے ہیں، درج ذیل خانوں میں الگ الگ تحریر کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِيْرٌ ﴿۴﴾ وَ لَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿۵﴾ وَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۶﴾ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّ هِيَ تَفُوْرُ ۙ﴿۷﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿۸﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا

نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْۤ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۱۰﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا
لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ
كَبِيْرٌ ﴿۱۲﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾
اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۴﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ
مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي
السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿۱۷﴾ وَ لَقَدْ
كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ
صٰٓفّٰتٍ وَّ يَقْبِضْنَ ؔۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾
اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ
اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ
وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ
وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ
تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا
الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ
مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ

بِمَآءٍ مَّعِيۡنٍ

سوال نمبر ۴ کالم نمبر ۱، میں موجود حروفِ سوال کے سامنے ان کے معانی درج کیے گئے ہیں، صحیح کی صورت میں کالم نمبر ۳، میں (✓) کے ساتھ نشاندہی کریں اور غلط ہونے کی صورت میں (✕) کے ساتھ نشاندہی کریں نیز کالم نمبر ۴ میں صحیح معنی تحریر کریں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲	کالم نمبر ۳		کالم نمبر ۴
الفاظ	ترجمہ	صحیح	غلط	صحیح ترجمہ
① مَا	کون			
② أَ	کیا			
③ مَنْ	کتنا			
④ کَمْ	کہاں			
⑤ لِمَ	کیوں			
⑥ أَنّٰی	کیا ہے؟			
⑦ کَیْفَ	کیسے			
⑧ مَاذَا	کب			
⑨ مَتٰی	یہ کیا ہے؟			
⑩ مَاهٰذَا	کیا			
⑪ مَاهٰذِهٖ	یہ کیا ہے؟ (برائے مذکر)			
⑫ هَلْ	کون			

جوابات کے لئے صفحہ نمبر (247) پر

سبق نمبر ۴

قرآنِ کریم میں کثیر الاستعمال حروف

قرآنِ کریم میں بعض ایسے حروف بہت بڑی تعداد میں استعمال ہوئے ہیں، جو بعض چیزوں میں فعل (Verb) کے مشابہ ہیں، ان کو "حروفِ مُشَبَّہ بِالْفِعْل" کہتے ہیں، وہ حروف یہ ہیں:

❶ اِنَّ ❷ أَنَّ ❸ كَأَنَّ ❹ لٰكِنَّ ❺ لَيْتَ ❻ لَعَلَّ

ان حروف میں سے ہر ایک کی تفصیل درج ذیل ہے:

❋-اِنَّ، أَنَّ

یہ دونوں حروف کسی بھی معنی میں تاکید پیدا کرنے اور اس کلام کے متعلق ہر قسم کے شک وشبہ کو دور کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، ان کا معنیٰ "بے شک" یا "بلاشبہ" یا "یقیناً" سے کیا جاتا ہے۔

ان دونوں میں فرق عموماً یہ ہوتا ہے، کہ "إِنَّ" کسی بھی کلام کے آغاز میں آتا ہے اور "أَنَّ" کلام کے درمیان میں استعمال ہوتا ہے، اور اس کا ترجمہ عموماً "کہ" سے کیا جاتا ہے۔

إِنَّ کی مثالیں

قرآنی مثال: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (البقرة: ٢٠)

ترجمہ: (بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ (الحجرٰت: ١٣)

ترجمہ: (بے شک اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے باخبر ہیں)

أَنَّ کی قرآنی مثالیں

قرآنی مثال: ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (البقرة: ۱۹۴)

ترجمہ: (اور اللہ سے ڈرو، اور خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ متقی حضرات کے ساتھ ہیں)

قرآنی مثال: ﴿وَاعْلَمُوْا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ﴾ (البقرة: ۲۰۳)

ترجمہ: (اور خوب جان لو کہ تم اس کی طرف جمع کیے جاؤ گے)

*- كَأَنَّ

یہ حرف کسی بھی چیز کو دوسری کے ساتھ تشبیہ دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور اس کا ترجمہ ''گویا کہ'' سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ (الرحمن: ۵۸)

ترجمہ: (گویا کہ وہ بیویاں یاقوت اور مرجان ہوں گی)

*- لَعَلَّ

یہ حرف کسی بھی چیز کی امید دلانے کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور اس کا ترجمہ ''شاید کہ'' یا ''امید ہے کہ'' سے کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ حرف **۱۳۰** مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (الحجرت: ۱۰)

ترجمہ: (شاید کہ تم پر رحم کیا جائے)

قرآنی مثال: ﴿لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ (الاعراف: ۱۷۶)

ترجمہ: (امید ہے کہ یہ لوگ غور و فکر کریں)

قرآنی مثال: ﴿لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ (الانعام: ۱۵۲)

ترجمہ: (شاید کہ تم لوگ نصیحت حاصل کرلو)

*-لٰکِنَّ

یہ حرف کسی بھی کلام میں پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور اس کا ترجمہ "لیکن" سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿لٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (الروم: ۵۶)

ترجمہ: (لیکن تم لوگ نہیں جانتے)

قرآنی مثال: ﴿لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى﴾ (الانفال: ۱۷)

ترجمہ: (لیکن اللہ تعالیٰ نے پھینکا)

*-لَیْتَ

یہ حرف کسی بھی چیز کی تمنا اور آرزو کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور اس کا ترجمہ "کاش" کیا جاتا ہے، یہ حرف قرآن مجید میں چودہ ۱۴ مرتبہ آیا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا﴾ (النبا: ۴۰)

ترجمہ: (اے کاش میں مٹی ہو جاتا)

قرآنی مثال: ﴿لَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ﴾ (یسین: ۲۶)

ترجمہ: (کاش میری قوم جان لے)

عملی مشق

سوال نمبر ۱ صحیح یا غلط ہونے کی صورت میں متعلقہ خانہ میں (✓) کے ساتھ نشاندہی کریں: (صحیح) (غلط)

۱ ”لَعَلَّ“ کا ترجمہ ”گویا کہ“ سے کیا جاتا ہے۔

۲ ”اِنَّ“ اور ”اَنَّ“ دونوں کسی معنی میں تاکید پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

۳ ”کَاَنَّ“ کسی چیز کو تشبیہ دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور اس کا ترجمہ ”گویا کہ“ سے کیا جاتا ہے۔

۴ ”اِنَّ“ ہمیشہ کلام کے درمیان میں آتا ہے، اور ”اَنَّ“ کلام کے شروع میں استعمال ہوتا ہے۔

۵ کسی چیز کی تمنا اور آرزو کے اظہار کے لیے ”لٰکِنَّ“ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

۶ ”لٰکِنَّ“ کا ترجمہ ”کاش“ سے کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲ بریکٹ میں ان حروف کا ترجمہ دیا گیا ہے، جو آج کے سبق میں پڑھے گئے ہیں، بریکٹ میں سے چن کر صحیح ترجمہ درج ذیل آیات میں خالی جگہ پر درج کیجیے:

(یقیناً، گویا کہ، شاید کہ، امید ہے کہ، بلاشبہ، کاش، لیکن)

۱ ﴿اِنَّ خَيْرَ زَادِ التَّقْوٰى﴾ ———— .... بہترین توشہ تقوی ہے۔

۲ ﴿كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ﴾ ———— .... وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں۔

۳ ﴿لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا﴾ ———— .... میں فلاں آدمی کو دوست نہ بناتا۔

۴ ﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ﴾ ———— .... آپ کے رب کا عذاب البتہ واقع ہونے والا ہے۔

۵ ﴿لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ﴾ ———— .... منافق لوگ نہیں سمجھتے۔

۶ ﴿لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا﴾ ———— .... قیامت قریب ہے۔

۷ ﴿لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ﴾ ———— .... وہ (موت) کر ڈالتی فیصلہ۔

❽ ﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ ——— آپ کے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

❾ ﴿فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰكُمْ﴾ ——— خوب جان لو ...... اللہ تمہارے مولیٰ ہیں۔

❿ ﴿كَاَنَّ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقْرًا﴾ ——— اس کے کانوں میں ڈاٹ ہے۔

⓫ ﴿لَعَلِّيْ اَعْمَلُ صَالِحًا﴾ ——— میں نیک عمل کرلوں۔

⓬ ﴿لٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ﴾ ——— اللہ تعالیٰ وہی کرتے ہیں جو وہ ارادہ کرتے ہیں۔

⓭ ﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّافِي الْاَرْضِ﴾

کیا آپ نے نہیں دیکھا ...... اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے زمین کی اشیاء کو مسخر کردیا۔

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ا میں دیئے گئے الفاظ کا صحیح ترجمہ کالم نمبر ۲ میں موجود ہے، تیر (⟵) کے نشان سے صحیح جواب آپس میں ملائیں۔

کالم نمبر ا	کالم نمبر ۲
❶ اِنَّ	① شاید کہ، امید ہے کہ
❷ لَعَلَّ	② وہ (مذکر)
❸ لَيْتَ هٰذَا	③ گویا کہ
❹ كَاَنَّ	④ وہ لوگ جو
❺ ذٰلِكَ	⑤ یہ (مذکر)
❻ اَلَّذِيْنَ	⑥ اے کاش
❼ اَنَّ	⑦ وہ (شخص) جو
❽ لٰكِنَّ	⑧ بلاشبہ، یقیناً
❾ اَلَّذِيْ	⑨ لیکن

سوال نمبر ۴ جو جواب درست ہو اس کے خانہ میں (✓) کے ساتھ نشاندہی کریں۔

❶ واحد مؤنث بعید کی طرف اشارے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اَلَّذِيْ ☐   تِلْكَ ☐   لَيْتَ ☐

❷ کسی چیز کی تمنا اور حسرت کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اَلَّتِيْ ☐   لٰكِنَّ ☐   لَيْتَ ☐

❸ جمع مذکر قریب کے اشارے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

هٰؤُلَاءِ ☐ اَلَّذِيْنَ ☐ لَعَلَّ ☐

❹ کسی کلام میں یقین کا معنی پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

لَعَلَّ ☐ اِنَّ ☐ ذٰلِكَ ☐

❺ کسی وقت کے بارے میں سوال کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ ☐ كَاَنَّ ☐ مَتٰى ☐

❻ كَاَنَّ کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

کاش ☐ وہ لوگ جو ☐ گویا کہ ☐

❼ "مَنْ" کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

کون ☐ وہ مرد ☐ بے شک ☐

❽ کسی چیز کے بارے میں سوال کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اَلَّتِيْ ☐ لَيْتَ ☐ أَ ☐

❾ "شاید کہ" درج ذیل الفاظ میں سے کس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

لَعَلَّ ☐ اُولٰٓئِكَ ☐ اَلَّتِيْ ☐

❿ "وہ عورتیں جو" درج ذیل لفظ کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

اَلَّتِيْ ☐ اُولٰٓئِكَ ☐ اَلّٰائِيْ ☐

سوال نمبر ۵ سورۃ حجر کی آیت نمبر ۶۲ تا ۹۹ کی تلاوت کیجیے، اور اس میں استعمال ہونے والے حروف سوال مندرجہ ذیل خانوں میں جمع کیجیے۔

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ

يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ

وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَ جَآءَ اَهْلُ

الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ
فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَ
اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ
اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا
اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ
السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾
وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا
مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾
وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ الَّذِيْنَ
جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ
الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ
لَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ
السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (247) پر

سبق نمبر ۵

اِسم ضمیر کا تعارف

کسی بھی زبان میں جب گفتگو ہوتی ہے، تو عموماً گفتگو کے ساتھ تین قسم کے افراد متعلق ہوتے ہیں:

1. بات کرنے والا شخص، جس کو عربی میں ''متکلم'' کہتے ہیں۔
2. جس شخص سے بات کی جارہی ہو، اس کو عربی میں ''مخاطب'' کہتے ہیں۔
3. متکلّم اور مخاطب کسی تیسرے شخص (Third Person) کے بارے میں بات کررہے ہوں، تو وہ تیسرا شخص جس کے بارے میں بات ہورہی ہے اس کو عربی میں ''غائب'' کہتے ہیں۔

تحریر اور گفتگو میں نام (Noune) بھی استعمال ہوتے ہیں، اور اکثر نام کی جگہ بعض دوسرے الفاظ بھی ذکر کیے جاتے ہیں، ایسے الفاظ جو نام کی جگہ استعمال ہوں ان کو اسمِ ضمیر (Pronoune) کہا جاتا ہے۔

مثال اردو میں

احمد مسجد میں آیا، اس نے وضوء کیا اور نماز پڑھی، پھر اس نے دعا مانگی۔

اس مثال میں احمد اسم ہے، دومرتبہ خط کشیدہ (under line) لفظ ''اس نے'' ضمیر'' ہے۔

عربی میں مثال

هَذَا احْمَدُ، هُوَ قَائِمٌ فِی الْمَسْجِدِ، وَهُوَ يُصَلِّى .... لِأَنَّهُ مُسْلِمٌ

اس میں ''احمد'' اسم ہے، اور دو مرتبہ خط کشیدہ، ھو اور ''لِأَنَّهُ'' میں ''ہ'' اسمِ ضمیر ہے۔

﴿أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (البقرة، آیة ۵)

اس مثال میں ''أُولَئِكَ'' اسم اشارہ ہے اور دونوں خط کشیدہ اسم ''اسمِ ضمیر'' ہیں۔
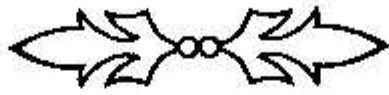
عربی زبان میں جو شخص کوئی کام کرنے والا ہوتا ہے اس کو فاعل (Subject) کہتے ہیں۔ اور جس پر کوئی کام واقع ہو رہا ہو اس کو مفعول (Object) کہتے ہیں۔ اور اس کام کو فعل (Verb) کہتے ہیں۔

عربی میں مثال

''شَرِبَ زَيْدٌ لَبَناً'' (زید نے دودھ پیا)

اس مثال میں ''زَيْدٌ'' فاعل ہے، کیونکہ زید پینے والا ہے، اور ''لَبَناً'' مفعول ہے۔ کیونکہ دودھ پیا جا رہا ہے، اور ''شَرِبَ'' فعل ہے۔

قرآنی مثال: ﴿اللّٰهُ الَّذِى رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ﴾ (الرعد: ۲)

ترجمہ: (وہ اللہ جس نے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے)

اس مثال میں ''اللّٰه'' فاعل ہے۔ اور ''رَفَعَ'' (بلند کیا) فعل ہے، ''السَّمٰوٰتِ'' مفعول ہے۔

عملی مشق

سوال نمبر ۱ صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں (✓) کے ساتھ نشاندہی کریں۔

سوال	صحیح	غلط
❶ اسم کی جگہ جو لفظ استعمال ہوتا ہے، اسے فاعل کہتے ہیں۔		
❷ کام کرنے والے کو فاعل اور اس کام کو مفعول کہتے ہیں۔		
❸ کلام کرنے والے شخص کو متکلّم کہتے ہیں۔		
❹ اسمِ ضمیر اسم کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔		
❺ جس تیسرے شخص کے بارے میں گفتگو ہو اسے غائب کہتے ہیں۔		

سوال نمبر ۲ درج ذیل میں بہت سارے الفاظ دیے گئے ہیں چن کر صحیح خانے میں درج کریں۔

تِلْكَ، اُولٰئِكَ، اَلَّذِيْنَ، هُوَ، خَالِقٌ، پیدا کرنے والا، رزق دینا، مَخْلُوْقٌ، اَلَّتِيْ، ذٰلِكَ، اَلَّذِيْ، اس نے، خَلَقَ (اس نے پیدا کرنا)

اسمِ اشارہ	اسمِ موصول	اسمِ ضمیر	فاعل	مفعول	فعل

سوال نمبر ۳ درج ذیل قرآنی مثالوں میں غور کیجیے، اور اس میں فاعل، مفعول، فعل، اسمِ ضمیر، اسمِ موصول اور اسمِ اشارہ کو الگ الگ کر کے نیچے دیئے گئے جدول کو پر کریں۔

❶ **قرآنی مثال:** ﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ﴾ (الشوریٰ: ۱۷)

ترجمہ: (وہ اللہ جس نے اتاری کتاب)

❷ **قرآنی مثال:** ﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا﴾ (التحریم: ۱۰)

ترجمہ: (دی اللہ نے ایک مثال)

❸ **قرآنی مثال:** ﴿اَحۡبَطَ اللّٰهُ اَعۡمَالَهُمۡ﴾ (الاحزاب: ۱۹)

ترجمہ: (ضائع کردیے اللہ نے اعمال ان کے)

❹ **قرآنی مثال:** ﴿هُوَ الَّذِیۡ یُصَوِّرُكُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ﴾ (ال عمران: ٤)

ترجمہ: (وہی ذات جو تمہارے نقش بناتی ہے رحموں میں)

❺ **قرآنی مثال:** ﴿هُوَالَّذِیۡ ذَرَاَكُمۡ﴾ (الملك: ٢٤)

ترجمہ: (وہی ذات جس نے پھیلایا تم کو)

❻ **قرآنی مثال:** ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ اشۡتَرَوُا الضَّلٰلَةَ﴾ (البقرة: ١٦)

ترجمہ: (وہ لوگ جنہوں نے خرید لی گمراہی)

❼ **قرآنی مثال:** ﴿قَالُوۡا هٰذَا الَّذِیۡ رُزِقۡنَا﴾ (البقرة: ٢٥)

ترجمہ: (کہنے لگے، یہ ہے وہ چیز جو ہمیں دی گئی)

❽ **قرآنی مثال:** ﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ (البينة: ٧)

ترجمہ: (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل کیے نیک)

❾ **قرآنی مثال:** ﴿هُوَالَّذِیۡ جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا﴾ (الملك: ١٥)

ترجمہ: (وہی ذات جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو، پست)

مثال نمبر	فاعل	مفعول	فعل	اسمِ ضمیر	اسمِ موصول	اسمِ اشارہ
①						
②						
③						
④						
⑤						
⑥						
⑦						
⑧						
⑨						

سوال نمبر ۴ سورۃ المائدہ کے آخری رکوع کی تلاوت کیجئے، اور متعلقہ خانوں کو صحیح الفاظ سے پر کیجئے۔

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؔؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾

اسمِ اشارہ	اسمِ موصول	فاعل	مفعول	حرفِ سوال

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (249) پر

سبق نمبر ۶

متکلم کی ضمیریں

پچھلے سبق میں ہم یہ پڑھ چکے ہیں کہ جو الفاظ کسی اسم (Noune) کی جگہ استعمال ہوں وہ اسمِ ضمیر (Pronoune) کہلاتے ہیں۔ اسمِ ضمیر کی تین قسمیں ہیں:

❶ ضمیرِ متکلّم　❷ ضمیرِ مخاطب　❸ ضمیرِ غائب

اہم نوٹ: یاد رہے کہ ان میں سے ضمیر کی ہر قسم کبھی فاعل کی جگہ استعمال ہوتی ہے، اس کو ضمیر کی ''فاعلی حالت'' کہتے ہیں، اور کبھی مفعول کی جگہ استعمال ہوتی ہے، اس کو ضمیر کی ''مفعولی حالت'' کہتے ہیں۔

آج کے سبق میں ہم ضمیر کی صرف پہلی قسم ضمیرِ متکلّم کے بارے میں پڑھیں گے۔

تفصیل:

فاعلی حالت میں ضمیرِ متکلّم کے استعمال کی دو صورتیں ہیں۔

۱ - أَنَا

واحد متکلّم کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ﴾ (طٰہٰ: ۱۲)

ترجمہ: (میں تمہارا رب ہوں، سو اپنے جوتے اتار لیجئے)

قرآنی مثال: ﴿اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا﴾ (طٰہٰ: ١٤)

ترجمہ: (بے شک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں)

٢- نَحۡنُ

یہ لفظ تثنیہ (Double) اور جمع (Plural) دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے:

قرآنی مثال: ﴿ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ﴾ (الحجر: ٩)

ترجمہ: (بے شک ہم نے ہی قرآن نازل کیا ہے۔ اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں)

قرآنی مثال: ﴿ نَحۡنُ نُحۡیِ الۡمَوۡتٰی﴾ (یٰسین: ١٢)

ترجمہ: (ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے)
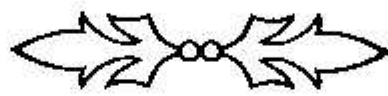
مفعولی حالت

مفعولی حالت میں ضمیرِ متکلّم درج ذیل صورتوں میں استعمال ہوتی ہے۔

٭- "یَ، نِیۡ":

واحد متکلّم کی مفعولی حالت ظاہر کرنے کے لیے "یَ" آتی ہے، اور کبھی اُس پر "نِ" زیر والا آتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿فَاِیَّایَ فَاعۡبُدُوۡنِ﴾ (العنکبوت: ٥٦)

ترجمہ: (اور میری ہی تم عبادت کرو)

قرآنی مثال: ﴿وَّ اَنِ اعۡبُدُوۡنِیۡ ؕ ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ﴾ (یٰسین: ٦١)

ترجمہ: (سو تم میری ہی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے)

❊- نَا :

جمع متکلّم کی مفعولی حالت کے اظہار کے لیے "نَا" آتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ (الفاتحہ، ۵)

ترجمہ: (ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دیجیے)

قرآنی مثال: ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً﴾ (البقرۃ، ۲۰۱)

ترجمہ: (اے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما)

متکلّم کی ان دونوں ضمیروں کو جدول میں ملاحظہ فرمائیے

واحد متکلّم	جمع متکلّم
أَنَا (میں)	نَحْنُ (ہم)
یَ، یِ، نِی (مجھے، مجھ پر، میری)	نَا (ہمیں، ہم پر، ہمارا)

عملی مشق

سوال نمبر۱ غلط اور صحیح جملوں کی متعلقہ خانوں میں (✓) کے ساتھ نشاندہی کیجیے۔

	صحیح	غلط
① اسم اشارہ اور اسم ضمیر دونوں ایک ہی چیز ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔		
② اسم کی جگہ جو لفظ استعمال ہو، اسے "اسم ضمیر" نہیں کہتے۔		
③ ضمیر فاعلی حالت میں اور کبھی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے۔		
④ ضمیر کی تین قسمیں ہیں، متکلم، مخاطب، غائب۔		
⑤ "أَنَا" اسم اشارہ واحد متکلّم کے لیے آتا ہے۔		
⑥ "أَنَا" واحد اور تثنیہ جبکہ "نَحْنُ" جمع متکلّم کے لیے آتا ہے۔		
⑦ فاعلی حالت میں متکلّم "أَنَا" یا "نَحْنُ" کی شکل ہے۔		
⑧ "أَنَا" کی مفعولی حالت "نَا" اور "نَحْنُ" کی مفعولی حالت "یَ" یا "نِی" ہے۔		
⑨ "تِلْكَ" اسم موصول واحد مؤنث کے لیے استعمال ہوتا ہے۔		
⑩ "أُولٰئِكَ" جمع مذکر بعید اور "هٰؤُلَاءِ" جمع مؤنث قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔		

سوال نمبر۲ درج ذیل قرآنی مثالوں میں غور کر کے بتلایئے خط کشیدہ الفاظ متکلّم کی کونسی قسم ہے، اور کس حالت میں استعمال ہوئی ہے، اور خالی جگہ میں صحیح ترجمہ درج کریں۔

قرآنی مثالیں	ضمیر		حالت	
	واحد متکلّم	جمع متکلّم	فاعلی	مفعولی
① ﴿قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ﴾ (ص: ۷۶) کہنے لگے .... اس سے بہتر ہے				

				٢ ﴿يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (الاعراف، ٦١) اے میری قوم نہیں ہے .... کوئی گمراہی لیکن میں رب العالمین کا رسول ہوں
				٣ ﴿وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ﴾ (المؤمنون: ٣٧) اور نہیں ہیں .... بھیجے ہوئے
				٤ ﴿وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الاعراف: ١٤٣) اور .... مومنین میں سے پہلا ایمان والا ہوں
				٥ ﴿وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ﴾ (ھود، ٦٩) اور یقیناً ابراہیم کے پاس ہمارے .... آئے
				٦ ﴿وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ﴾ (الانبیاء: ٥٦) اور .... تمہارے ساتھ گواہ ہیں
				٧ ﴿وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا﴾ (ھود: ٥٨) اور جس وقت .... حکم آیا تو ہم نے ھود کو نجات دی
				٨ ﴿اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ﴾ (یوسف، ٤٣) تم .... بتلاؤ .... خواب کے بارے میں اگر تم خوابوں کی تعبیر جانتے ہو
				٩ ﴿نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ﴾ (الزخرف، ٣٢) .... نے تقسیم کیا ہے ان کی معاش کو

				⓯ ﴿إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا﴾ (یونس: ۷) بے شک وہ لوگ جو نہیں امید کرتے .... ملاقات کی

سوال نمبر ۳ ذیل میں دو کالم دیئے گئے ہیں، پہلے کا صحیح جواب دوسرے کالم میں موجود ہے صحیح جواب کو تیر (⟵) کے نشان کے ساتھ ملایئے۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ فَاعِلٌ	① وہ شخص جو
❷ أَنَا	② ہمیں
❸ أُولٰئِكَ	③ کام کرنے والا
❹ اَلَّذِي	④ میں
❺ نِيْ	⑤ گویا کہ
❻ نَحْنُ	⑥ کیا
❼ أَنَا، نَ	⑦ ہم
❽ نَا	⑧ مجھے، مجھ پر، میری
❾ اَلَّتِي	⑨ کہاں
❿ أَيْنَ	⑩ شاید کہ
⓫ كَأَنَّ	⑪ وہ عورت جو
⓬ أَ	⑫ متکلم کی ضمیریں
⓭ لَعَلَّ	⑬ وہ لوگ

سوال نمبر ۴ کالم نمبر ا میں واحد درج کیے گئے ہیں اور آپ پڑھے گئے اسباق کی روشنی میں ان کی جمع لکھیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۱
واحد	جمع
❶ هٰذَا	①
❷ اَلَّذِي	②

❸ یٰ، نِی	③
❹ اَلَّتِیْ	④
❺ تِلْكَ	⑤
❻ هٰذِهٖ	⑥
❼ اَنَا	⑦
❽ ذٰلِكَ	⑧

سوال نمبر ۵ کالم نمبر ۱ میں جمع لکھے گئے آپ کالم نمبر ۲ میں واحد لکھیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
جمع	واحد
❶ اَلّٰتِیْ	①
❷ اُولٰٓئِكَ	②
❸ هٰٓؤُلَاۤءِ	③
❹ نَحْنُ	④
❺ اَلَّذِيْنَ	⑤
❻ اُولٰٓئِكَ	⑥
❼ هٰٓؤُلَاۤءِ	⑦
❽ نَا	⑧

سوال نمبر ٦ سورۂ بقرہ کے آخری دو رکوع کی تلاوت کیجئے اور اس میں متکلّم کی ضمیریں تلاش کر کے درج ذیل جدول میں درج کیجئے:

وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۞ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ
فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ نَقُوْلُ
ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۞ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ
لِّلْعَبِيْدِ ۞ اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا

بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالَّذِیْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِیْۤ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۫ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًی كَثِیْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ

وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا

قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يٰٓاَيُّھَا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (250) پر

سبق نمبر ۷

ضمیرِ مخاطب کا تعارف

یہ آپ پچھلے سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ گفتگو میں شریک اس شخص کو جو کلام کرتا ہے، ''متکلم'' کہتے ہیں (متکلم کی ضمیروں کا تعارف پچھلے سبق میں گزر چکا ہے۔) جس شخص سے گفتگو کی جاتی ہے اسے ''مخاطب'' کہتے ہیں۔

فاعلی حالت میں استعمال:

فاعلی حالت میں مخاطب کی تین ضمیریں استعمال ہوتی ہیں:

أَنْتَ　　　أَنْتُمَا　　　أَنْتُمْ

تفصیل

*- أَنْتَ

مخاطب کی یہ ضمیر واحد مذکّر کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اس کا معنی ''آپ'' یا ''تو'' کیا جاسکتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ﴾ (القلم: ۲)

ترجمہ: (اور آپ اپنے رب کے فضل سے پاگل نہیں ہیں)

قرآنی مثال: ﴿لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى﴾ (طٰہٰ:٦٨)

ترجمہ: (اور آپ خوف نہ کیجئے، بے شک آپ ہی غالب ہوں گے)

٭- اَنْتُمَا

یہ ضمیر تثنیہ مذکّر کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ "آپ دونوں" یا "تم دونوں" سے کیا جاتا ہے۔

٭- اَنْتُمْ

یہ ضمیر جمع مذکّر مخاطب کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ "تم سب" سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿أَأَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ﴾ (النّٰزعٰت:٢٧)

ترجمہ: (کیا پیدائش کے اعتبار سے تم زیادہ سخت ہو یا آسمان)

مخاطب مؤنّث کی ضمیریں

فاعلی حالت میں مخاطب مؤنّث کی بھی تین ضمیریں ہیں:

أَنْتِ أَنْتُمَا أَنْتُنَّ

مثالیں

٭- اَنْتِ

یہ ضمیر واحد مؤنّث کے لیے استعمال ہوتی ہے، جیسے "أَنْتِ إِمْرَأَةٌ" (تو ایک عورت ہے)

٭- اَنْتُمَا

یہ ضمیر تثنیہ مؤنّث کو مخاطب کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے "أَنْتُمَا بِنْتَانِ" (تم دونوں بچیاں ہو)۔

✽-أَنْتُنَّ

یہ ضمیر جمع مؤنث کے لیے استعمال ہوتی ہے، جیسے "أَنْتُنَّ مُسْلِمَاتٌ" (تم سب مسلمان خواتین ہو)۔
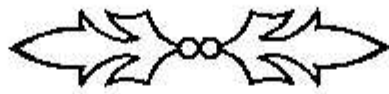
مفعولی حالت میں استعمال:

مفعولی حالت میں مخاطب مذکر کی ضمیر تین طرح استعمال ہوتی ہے۔

❶ كَ ❷ كُمَا ❸ كُمْ

✽-كَ

یہ ضمیر واحد مذکر کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ "آپ کو" یا "تجھے" یا "اپنا"۔

قرآنی مثال: ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ﴾ (سورۃ النزعت: ۴۲)

ترجمہ: (یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں)

قرآنی مثال: ﴿وَمَا أَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ﴾ (القدر: ۲)

ترجمہ: (اور آپ کو کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے)

✽-كُمَا

یہ ضمیر تثنیہ مذکر کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ "آپ دونوں کو" یا "تم دونوں کو"۔

قرآنی مثال: ﴿إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرٰى﴾ (طٰہٰ: ۴۶)

ترجمہ: (بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں)

﴿قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يَا مُوْسٰى﴾ (طٰہٰ:۴۹)

(وہ کہنے لگا، تم دونوں کا پروردگار کون ہے اے موسیٰ)

❁- کُمْ

یہ ضمیر جمع مذکر کی مفعولی حالت کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ ''آپ سب کو'' یا ''تمہیں''۔

❁- كِ

یہ ضمیر واحد مؤنث کی مفعولی حالت کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ ہے۔ آپ (مونث) کو یا ''تیرا'' یا ''تجھے''۔

قرآنی مثال: ﴿اِنَّمَا أَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ﴾ (مریم:۱۹)

ترجمہ: (میں تو تمہارے (مؤنث کی ضمیر) رب کا قاصد ہوں تاکہ تجھے دوں)

قرآنی مثال: ﴿يَاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ أَبُوْكِ امْرَأَ سَوْءٍ﴾ (مریم:۲۸)

ترجمہ: (اے ہارون کی بہن، آپ کے والد تو برے آدمی نہ تھے)

❁- كُمَا

یہ ضمیر تثنیہ مؤنث کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ آپ دونوں (مونث) کو'' یا ''تمہیں''۔

قرآنی مثال: ﴿قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِيْ﴾ (القصص:۲۳)

ترجمہ: (کہا کہ تمہارا کیا حال ہے کہنے لگیں کہ ہم پانی نہیں پلا سکتیں)

❁- کُنَّ

یہ ضمیر جمع مؤنث کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ ہے، آپ سب (خواتین) یا تمہیں۔

قرآنی مثال: ﴿فَذٰلِكُنَّ الَّذِی لُمْتُنَّنِی فِیهِ﴾ (یوسف:۳۲)

ترجمہ: (یہی ہے وہ جس کے بارے میں تم نے مجھے ملامت کی تھی)

قرآنی مثال: ﴿وَقَرْنَ فِی بُیُوتِكُنَّ﴾ (الاحزاب:۳۳)

ترجمہ: (اور تم (سب خواتین) اپنے گھروں میں ٹھہری رہو)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّ كَیْدَكُنَّ عَظِیمٌ﴾ (یوسف:۲۸)

ترجمہ: (بے شک تمہارا مکر بہت بڑا ہے)
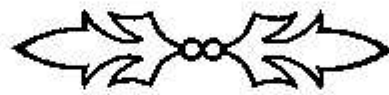
مخاطب کی ان ضمیروں کو ایک جدول (Table) میں ملاحظہ فرمائیے

	مذکر مخاطب		مؤنث مخاطب	
	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت
واحد	أَنْتَ آپ، تو	كَ آپ کو، تجھے، تیرا	أَنْتِ آپ، تو	كِ آپ کو، تجھے، تیرا
تثنیہ	أَنْتُمَا آپ دونوں، تم دونوں	كُمَا تمہیں، آپ دونوں کو	أَنْتُمَا آپ دونوں، تم دونوں	كُمَا آپ دونوں کو، تمہیں، تمہارا
جمع	أَنْتُمْ آپ سب، تم	كُمْ آپ کو، تمہیں	أَنْتُنَّ آپ سب، تم سب	كُنَّ تمہیں، آپ کو، تمہارا

عملی مشق

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں۔

	صحیح	غلط
❶ "أَنْتَ" ضمیر واحد مؤنث مخاطب کے لیے استعمال ہوتی ہے۔		
❷ "أَنْتُمْ" ضمیر مخاطب کی "کُمْ" مفعولی حالت ہے۔		
❸ "أَنْتَ" ضمیر واحد متکلّم کے لیے استعمال نہیں ہوتی۔		
❹ "أَنْتُمَا" اور "کُمَا" ضمیروں میں صرف مذکّر اور مؤنّث کا فرق ہے۔		
❺ "أَنْتُمْ" "نَحْنُ" "أَنْتُنَّ" سب جمع کی ضمیریں ہیں۔		
❻ "أَنَا" متکلّم واحد کے لیے جبکہ "أَنْتُمْ" جمع مخاطب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔		
❼ "أَنْتُنَّ" کو جمع مؤنّث کے لیے ہے، لیکن "نَحْنُ" جمع مخاطب کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔		
❽ "کُمَا" ضمیر مفعولی حالت میں تثنیہ مذکّر و مؤنّث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔		
❾ ضمیر مخاطب کی فاعلی اور مفعولی حالت میں ترجمہ ایک جیسا ہوتا ہے۔		
❿ "أَنْتَ" کا ترجمہ "تجھے" اور "كَ" کا ترجمہ "آپ" سے کیا جاتا ہے۔		

سوال نمبر ۲

درج ذیل قرآنی مثالوں میں غور کیجیے، اور متعلقہ خانوں کو پُر کیجیے، اور خالی جگہ پر صحیح ترجمہ لکھیے۔

	واحد	جمع	مذکر	مؤنث
❶ ﴿وَمَآ أَدْرٰكَ مَا الْقَارِعَةُ﴾ (القارعة:۳) اور .... کو کیا معلوم کہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے۔				
❷ ﴿اُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ (البقرة:۳۵) ٹھہریے .... اور .... کی بیوی جنت میں۔				

	واحد	جمع	مذکر	مؤنث
❸ ﴿أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ﴾ (الواقعة:۵۹) کیا............اس کو پیدا کرتے ہو یا............پیدا کرنے والے ہیں۔				
❹ ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ (الرحمن:۱۳) سو............رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔				
❺ ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾ (البقرة:۱۵۲) سو تم............یاد کرو تو میں............یاد کروں گا۔				
❻ ﴿قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ﴾ (مریم:۹) کہا............کے رب نے کہ وہ مجھ پر آسان ہے۔				

سوال نمبر ۳ کالم نمبر(۱) کا صحیح جواب کالم نمبر(۲) میں ہے، اسے تیر کے نشان (←——) کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ أَنْتُمْ	① تم سب (مونّث)
❷ أَنْتِ	② مجھے، میرا
❸ كُمَا	③ آپ (مونّث)
❹ كُنَّ	④ وہ عورت
❺ نَحْنُ	⑤ کاش
❻ یَ، نِی	⑥ تم سب
❼ كُمْ	⑦ تجھے
❽ ذٰلِكَ	⑧ ہم
❾ الَّتِي	⑨ آپ
❿ لَيْتَ	⑩ آپ سب کو، تمہیں
⓫ كَ	⑪ تم دونوں، تمہارا (دونوں کا)
⓬ أَنْتَ	⑫ وہ عورت جس نے

سوال نمبر ۴ کالم نمبر (۱) میں واحد لکھے گئے ہیں۔ ان کی تثنیہ کالم نمبر (۲) اور جمع کالم نمبر (۳) میں لکھیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲	کالم نمبر ۳
۱ هٰذِهٖ	۱ ______	۱ ______
۲ اَلَّتِیْ	۲ ______	۲ ______
۳ أَنَا	۳ ______	۳ ______
۴ ذٰلِكَ	۴ ______	۴ ______
۵ كَ	۵ ______	۵ ______
۶ أَنْتَ	۶ ______	۶ ______
۷ كِ	۷ ______	۷ ______
۸ هٰذَا	۸ ______	۸ ______
۹ ذٰلِكَ	۹ ______	۹ ______
۱۰ اَلَّذِیْ	۱۰ ______	۱۰ ______
۱۱ أَنْتِ	۱۱ ______	۱۱ ______
۱۲ تِلْكَ	۱۲ ______	۱۲ ______

سوال نمبر ۴ سورۃ ''آل عمران'' کے پہلے رکوع کی تلاوت کیجئے، اور اس میں استعمال ہونے والی ضمائر کو درج ذیل خانوں میں درج کریں۔

الٓمّٓ ۚ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ؕ نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۙ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ
وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ
ذُو انْتِقَامٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰى عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ؕ هُوَ
الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ؕ
هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ

مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۞ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۞ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۞

واحد متکلّم	جمع متکلّم	فاعلی حالت	مفعولی حالت
ضمیر متکلم		ضمیر مخاطب	

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (250) پر

سبق نمبر ۸

ضمیرِ غائب کا تعارف

پچھلے اسباق میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ کلام سے تین شخص متعلق ہو سکتے ہیں۔

❶ متکلّم ❷ مخاطب ❸ غائب

متکلّم اور مخاطب کی ضمیروں کے بارے میں تفصیلات آپ حضرات پچھلے اسباق میں ملاحظہ فرما چکے ہیں، آج کے اس سبق میں ضمیر غائب کا تعارف پیش کیا جائے گا، جس کی تفصیل یہ ہے۔

ضمیر غائب فاعلی حالت میں بھی استعمال ہوتی ہے، اور مفعولی حالت میں بھی۔ اور فاعلی حالت میں ''ضمیر غائب مذکر'' تین طرح سے استعمال ہوتی ہے۔

❶ هُوَ ❷ هُمَا ❸ هُمْ

❋-هُوَ

یہ ضمیر واحد مذکّر غائب کے لیے استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ ''وہ'' سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿وَهُوَ أَرْحَمُ الرّاحِمِينَ﴾ (یوسف: ٦٤)

ترجمہ: (اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے)

قرآنی مثال: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (اخلاص: ١)

ترجمہ: (آپ کہہ دیجیے وہ اللہ یکتا ہے)

٭-هُمَا

یہ ضمیر تثنیہ مذکّر غائب کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اور اس کا معنیٰ کیا جاتا ہے ''وہ دونوں'' یا ''وہ دو''۔

قُرآنی مِثال: ﴿وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ﴾ (احقاف:۱۷)

ترجمہ: (اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کر رہے ہیں)

﴿اِذْ هُمَا فِى الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ﴾ (توبہ:۴۰)

(اور وہ وقت یاد کرو جب وہ دونوں نماز میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے)۔

٭-هُمْ

یہ ضمیر جمع مذکّر غائب کے لیے استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ یہ ہے ''وہ سب (مذکر)'' یا ''وہ لوگ''۔

قُرآنی مِثال: ﴿اَلَّذِيْنَ هُمْ فِىْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ﴾ (المومنون:۲)

ترجمہ: (وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں)

قُرآنی مِثال: ﴿لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ﴾ (الانبیآء:۲۳)

ترجمہ: (اس سے اس کے فعل کے بارے میں سوال کیا جا سکتا اور وہ لوگ سوال کیے جائیں گے)۔

مفعولی حالت میں بھی مذکّر کی ضمیرِ غائب تین طرح استعمال ہوتی ہے۔

❶ ہٗ ❷ هُمَا ❸ هُمْ

※- ہٗ

یہ ضمیر واحد مذکّر غائب کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ ''اسے'' یا ''اس'' کو کبھی کبھی یہ زیر کے ساتھ بھی آتی ہے۔

قرآنی مثال: ﴿أَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ﴾ (یوسف:۵۱)

ترجمہ: (میں نے ہی اس کو اس کے نفس کے بارے میں پھسلایا)

قرآنی مثال: ﴿مَآ أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ﴾ (اللھب:۲)

ترجمہ: (نہ کام آیا اس کو اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا)

※-هُما

یہ ضمیر تثنیہ مذکّر غائب کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ ''ان دونوں پر'' یا ''ان دونوں کو''۔

قرآنی مثال: ﴿إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الصّٰفّٰت:۱۲۲)

ترجمہ: (بے شک یہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے)

قرآنی مثال: ﴿وَ نَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ﴾ (الصّٰفّٰت:۱۱۵)

ترجمہ: (اور ہم نے ان دونوں اور ان دونوں کی قوم کو بڑی تکلیف سے نجات دی)

※-هُم

یہ ضمیر جمع مذکّر غائب کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے ''ان سب پر'' یا ''ان کو'' یا ''انہیں''۔

قرآنی مثال: ﴿الَّذِىٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾ (قریش:۴)

ترجمہ: (وہ ذات جس نے ان کو بھوک میں کھلایا، اور انہیں خوف سے نجات دی)

قرآنی مثال: ﴿اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَهُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ﴾ (الفیل:۲)

ترجمہ: (کیا نہیں بنایا اس نے ان کی تدبیر کو گمراہی میں)

خلاصہ واضح رہے کہ غائب کی ان ضمیروں کی فاعلی اور مفعولی حالت میں صرف واحد مذکّر کا فرق ہے، باقی تثنیہ اور جمع کی ضمیریں فاعلی اور مفعولی حالت میں ایک ہی طرح استعمال ہوتی ہیں۔

عملی مشق

سوال نمبر ۱ درج ذیل جملوں میں غور کیجیے، صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں۔

	صحیح	غلط
۱ "هُمْ" ضمیر مخاطب جمع مذکر کے لیے استعمال ہوتی ہے۔		
۲ ضمیر غائب مذکر صرف فاعلی حالت میں آتی ہے۔		
۳ "هُوَ" ضمیر غائب فاعلی حالت میں جبکہ "ہٗ" مفعولی حالت میں آتی ہے۔		
۴ تثنیہ مذکر غائب کی فاعلی اور مفعولی حالت میں ضمیر ایک ہی طرح آتی ہے۔		
۵ "كُمْ" ضمیر مخاطب اور "هُمْ" غائب کی مفعولی حالت میں آتی ہے۔		
۶ هُوَ کا ترجمہ "وہ" اور "ہٗ" کا ترجمہ "انہیں" کیا جاتا ہے۔		
۷ "هُمْ" ضمیر غائب جمع مؤنث کے لیے استعمال نہیں ہوتی۔		
۸ هُوَ، هُمْ، هُمَا میں صرف واحد تثنیہ جمع کا فرق ہے۔		
۹ أَنَا، أَنْتَ اور هُوَ تینوں واحد کی ضمیریں ہیں، اور فرق متکلم غائب مخاطب ہونے کا ہے۔		
۱۰ "كُمْ" ضمیر غائب اور "هُمْ" ضمیر مخاطب کے لیے استعمال نہیں ہوتی۔		

سوال نمبر ۲ بریکٹ میں مختلف ضمیریں دی گئی ہیں، آپ صحیح خانہ میں اس کا اندراج کریں، ایک ضمیر کئی جگہ بھی استعمال ہوسکتی ہے۔

(هُوَ، أَنَا، نَحْنُ، هُمَا، هُمْ، ہٗ)

واحد متکلم	تثنیہ متکلم	جمع متکلم	واحد غائب	تثنیہ غائب	جمع غائب

سوال نمبر ۳ کالم نمبر (۱) صحیح جواب کالم نمبر (۲) میں تیر (←——) کے نشان کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ كَ	① تثنیہ مذکر غائب
❷ كُمْ	② واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت
❸ هُوَ	③ واحد مذکر مذکر مخاطب کی مفعولی حالت
❹ كُنَّ	④ واحد مذکر غائب کی فاعلی حالت
❺ هُمْ	⑤ تثنیہ مذکر مخاطب کی مفعولی حالت
❻ كِ	⑥ جمع مذکر غائب
❼ هٗ	⑦ جمع مذکر مخاطب کی مفعولی حالت
❽ هُمَا	⑧ جمع مؤنث مخاطب
❾ كُمَا	⑨ واحد مؤنث مخاطب

سوال نمبر ۴ درج ذیل قرآنی آیات کو پڑھیے، اور بتلایئے کہ خط کشیدہ ضمیر کی کونسی قسم میں شامل ہے، اور نیچے دیئے گئے جدول میں صحیح خانہ میں (✓) کا نشان لگایئے۔

❶ **قرآنی مثال:** ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾

❷ **قرآنی مثال:** ﴿ثُمَّ رَدَدْنٰهُ أَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ﴾

❸ **قرآنی مثال:** ﴿فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ﴾

❹ **قرآنی مثال:** ﴿إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾

❺ **قرآنی مثال:** ﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ﴾

❻ **قرآنی مثال:** ﴿جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ﴾

❼ **قرآنی مثال:** ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ﴾

❽ **قرآنی مثال:** ﴿وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ﴾

❾ **قرآنی مثال:** ﴿إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ﴾

❿ **قرآنی مثال:** ﴿فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ﴾

⓫ **قرآنی مثال:** ﴿فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ﴾

⓬ **قرآنی مثال:** ﴿أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾

⓭ **قرآنی مثال:** ﴿يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ﴾

⓮ **قرآنی مثال:** ﴿الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾

⓯ **قرآنی مثال:** ﴿لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ﴾

⓰ **قرآنی مثال:** ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾

⓱ **قرآنی مثال:** ﴿مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ﴾

⓲ **قرآنی مثال:** ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾

⓳ **قرآنی مثال:** ﴿نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا﴾

⓴ **قرآنی مثال:** ﴿وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ﴾

㉑ **قرآنی مثال:** ﴿إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾

قرآنی مثال نمبر	واحد متکلم		جمع متکلم		واحد مذکر غائب		تثنیہ مذکر غائب		جمع مذکر غائب	
	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت
۱										
۲										
۳										
۴										
۵										
۶										
۷										

قرآنی الفاظ نمبر	واحد متکلم		جمع متکلم		واحد مذکر غائب		تثنیہ مذکر غائب		جمع مذکر غائب	
	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت
۸										
۹										
۱۰										
۱۱										
۱۲										
۱۳										
۱۴										
۱۵										
۱۶										
۱۷										
۱۸										
۱۹										
۲۰										
۲۱										

سوال نمبر ۵ سورۃ النسآء کے پہلے رکوع میں سے ضمیروں کا انتخاب کریں اور درج ذیل خانوں میں لکھیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ

مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ؕ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ؕ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ وَلْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّیَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَیْهِمْ ۪ فَلْیَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْیَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ؑ

جوابات کے لیے دیکھیے صفحہ نمبر (252) پر

سبق نمبر ۹

ضمیرِ مؤنث غائب کا تعارف

ضمیرِ غائب میں مذکّر کی ضمیریں اور ان کا فاعلی اور مفعولی حالت میں استعمال آپ حضرات پڑھ چکے ہیں۔ آج کا درس مؤنث کی ضمیر غائب پر مشتمل ہے۔

تفصیل

فاعلی حالت میں مؤنث غائب کے لیے درج ذیل تین ضمیریں استعمال ہوتی ہیں:

❶ هِيَ ❷ هُمَا ❸ هُنَّ

٭—هِيَ

یہ ضمیر واحد مؤنث غائب کے لیے استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ ''وہ'' (برائے مؤنث) کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ (القدر: ۵)

ترجمہ: (وہ رات فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے)

قرآنی مثال: ﴿قَالَ هِيَ عَصَايَ﴾ (طٰهٰ: ۱۸)

ترجمہ: (کہنے لگا وہ میری لاٹھی ہے)

٭-هُمَا

یہ ضمیر تثنیہ مؤنث غائب کی فاعلی حالت میں استعمال ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ ''وہ (دونوں)'' سے کیا جاتا ہے۔
قرآن مجید میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

٭-هُنَّ

یہ ضمیر جمع مؤنث غائب کی فاعلی حالت میں استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ وہ (سب عورتیں) کیا جاتا ہے۔

﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾ (البقرة:١٨٧)

(وہ عورتیں تمہارے لباس ہیں، اور تم ان کے لباس ہو)

مفعولی حالت میں بھی مؤنث کی ضمیر غائب تین طرح استعمال ہوتی ہے:

❶ هَا ❷ هُمَا ❸ هُنَّ

٭-هَا

یہ ضمیرِ غائب واحد مؤنث کی مفعولی حالت کے لیے استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ ''اس کو، اسے'' وغیرہ کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کا استعمال بڑی کثرت کے ساتھ ہوا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿وَالْأَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ﴾ (الزٰريٰت:٤٨)

ترجمہ: (اور زمین اس کو ہم نے فرش بنایا، سو ہم بہترین بچھانے والے ہیں)

قرآنی مثال: ﴿فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ﴾ (اللهب:٥)

ترجمہ: (اس (عورت) کی گردن میں رسی ہے مونجھ کی)

٭-هُمَا

یہ ضمیرِ غائب تثنیہ مؤنث کی مفعولی حالت کو بیان کرنے کے لیے آتی ہے، اور اس کا ترجمہ ''ان دونوں کو یا انہیں'' کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿قَالَتْ إِحْدٰهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ﴾ (القصص:۲٦)

ترجمہ: (ان میں ایک کہنے لگی، اے میرے ابا اس کو اجرت پر رکھ لیجیے)

٭-هُنَّ

یہ ضمیرِ غائب جمع مؤنث کی مفعولی حالت کے لیے استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ ''ان سب کو یا انہیں'' کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (النساء:۱۹)

ترجمہ: (اور ان (بیویوں) سے اچھا سلوک کرو)

قرآنی مثال: ﴿فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ﴾ (الممتحنة:۱۱۲)

ترجمہ: (سو آپ ان کو بیعت کر لیجیے، ان خواتین کے لیے استغفار کیجئے)

مذکر میں ھو فاعلی حالت میں اور ''ہ'' مفعولی حالت میں اور مؤنث میں ''ھِیَ'' فاعلی حالت میں اور ''ھَا'' مفعولی حالت میں استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ مذکّر میں ''ھُمَا، اور ''ھُمْ'' فاعلی حالت اور مفعولی حالت دونوں میں استعمال ہوتا ہے، اور ''ھُمَا'' اور ''ھُنَّ'' بھی فاعلی اور مفعولی دونوں حالتوں میں استعمال ہوتا ہے۔

غائب کی ضمیروں کی اصل استعمال کی حالت تو وہی ہے جو ذکر کی گئی ہے، لیکن کبھی کبھی اپنے سے پہلے لفظ کے تقاضا کی بناء پر بعض ضمیروں میں بجائے زبر کے زیر آجاتی ہے۔ اس سے معنیٰ میں کوئی فرق نہیں پڑتا، جیسے ''ہٗ'' کی جگہ ''ہٖ'' اور ''ھُمَا'' کی جگہ ''ھِمَا'' اور ''ھُم'' کی جگہ ''ھِم'' اور مؤنث

میں "هُنَّ" کی جگہ "هِنَّ" پڑھا جاتا ہے۔
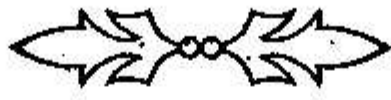
جب سرسری نظر ان ضمیروں پر ڈالیں تو ہمیں ان میں درج ذیل فرق کا مشاہدہ ہوتا ہے۔
تثنیہ کے لیے "ما" بطور علامت ضمیر کے آخر میں آتا ہے۔

أَنتَ	سے	أَنتُمَا	كِ	سے	كُمَا
هُوَ	سے	هُمَا	هِيَ	سے	هُمَا

اور جمع مذکر کے لیے "مْ" میم ساکن علامت بنتی ہے۔ جیسے

أَنتَ	سے	أَنتُمْ	كَ	سے	كُمْ
هُوَ	سے	هُمْ			

اور جمع مؤنث کی پہچان کے لیے ضمیر کے آخر میں "نّ" نون تشدید والا لکھا جاتا ہے جیسے

أَنتِ	سے	أَنتُنَّ	هِيَ	سے	هُنَّ
كِ	سے	كُنَّ			

اہم نوٹ:

متکلم، مخاطب اور غائب کی ضمیریں آپ حضرات پڑھ چکے ہیں، اگر ان سب پر طائرانہ نظر ڈالیں تو درج ذیل امور خلاصہ کے طور پر معلوم ہوتے ہیں۔

1. ان ضمیروں میں بعض ضمیریں ایسی ہیں جو ایک ہی طرح سے مختلف انداز میں استعمال ہوتی ہیں۔
2. ضمیرِ متکلّم "أَنَا" اور "نَحْنُ" میں مذکر اور مؤنث کا کوئی فرق نہیں۔
3. "نَحْنُ" ضمیرِ تثنیہ اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔
4. ضمیرِ مخاطب میں تثنیہ مذکر اور تثنیہ مؤنث کی ایک ہی ضمیر ہے فاعلی حالت میں بھی جیسے

''اَنْتُمَا'' اور مفعولی حالت میں بھی جیسے ''کُمَا''.

۵ ضمیرِ غائب میں بھی تثنیہ مذکر اور تثنیہ مؤنث دونوں کے لیے ایک ہی ضمیر استعمال ہوتی ہے اور وہ ''ھُمَا'' ہے نیز مفعولی حالت میں بھی یہی ضمیر ''ھُمَا'' استعمال ہوتی ہے۔

۶ ضمیر غائب میں فاعلی اور مفعولی حالت کا صرف واحد کی ضمیروں میں پہچانا جاسکتا ہے، باقی تثنیہ اور جمع دونوں کی ضمیریں مذکّر میں فاعلی اور مفعولی حالت میں ایک ہی ہیں کوئی فرق نہیں ہے۔ جیسے ''ھُو''.

ان تمام ضمیروں کو ایک نظر جدول میں ملاحظہ کیجئے

	ضمیر متکلّم		ضمیر مخاطب مذکّر		ضمیر مخاطب مؤنّث		ضمیر غائب مذکّر		ضمیر غائب مؤنّث	
	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت
واحد	أَنَا	ی، نِی	أَنْتَ	كَ	أَنْتِ	كِ	هُوَ	هٗ	هِیَ	هَا
تثنیہ	نَحْنُ	نَا	أَنْتُمَا	كُمَا	أَنْتُمَا	كُمَا	هُمَا	هُمَا	هُمَا	هُمَا
جمع	نَحْنُ	نَا	أَنْتُمْ	كُمْ	أَنْتُنَّ	كُنَّ	هُمْ	هُمْ	هُنَّ	هُنَّ

عملی مشق

سوال نمبر ۱

کالم نمبر ۱ میں ضمیروں کی فاعلی حالت اور کالم نمبر ۲ میں مفعولی حالت صحیح جواب کو ملائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ أَنْتَ	① كُمْ
❷ هُمْ	② ی، نِی
❸ هُوَ	③ هُمَا
❹ هُمَا	④ كُنَّ
❺ أَنْتُنَّ	⑤ هُنَّ
❻ أَنْتُمَا	⑥ نَا
❼ هِیَ	⑦ كَ
❽ أَنْتُمْ	⑧ هُ
❾ هُمَا	⑨ كُمَا
❿ أَنَا	⑩ هُمَا
⓫ هُنَّ	⑪ كُمَا
⓬ أَنْتِ	⑫ هُمْ
⓭ نَحْنُ	⑬ كِ
⓮ أَنْتُمَا	⑭ هَا

سوال نمبر۲ درج ذیل ضمیروں کی فاعلی حالت کالم نمبر۲ میں لکھیں:

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ هُمَا	① ________
❷ كُمْ	② ________
❸ كُنَّ	③ ________
❹ هٗ	④ ________
❺ نَا	⑤ ________
❻ ى، نِى	⑥ ________
❼ هَا	⑦ ________
❽ كُمَا	⑧ ________
❾ هُمَا	⑨ ________
❿ هُمْ	⑩ ________
⓫ هُنَّ	⑪ ________

سوال نمبر۳ درج ذیل قرآنی آیات میں غور کیجئے، اور خط کشیدہ (Over Line) کو دیکھتے ہوئے صحیح جواب پر (✓) کا نشان لگایئے۔

❶ قرآنی مثال: ﴿هُوَالَّذِى بَعَثَ فِى الْأُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا﴾

☐ واحد مونث غائب ☐ واحد مذکر غائب ☐ جمع متکلم

❷ قرآنی مثال: ﴿خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾

☐ واحد مذکر ☐ جمع متکلّم ☐ ضمیر مخاطب

❸ قرآنی مثال: ﴿كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهٗ﴾

☐ ضمیر مخاطب ☐ ضمیر غائب جمع مذکر ☐ ضمیر غائب واحد مذکر

❹ قرآنی مثال: ﴿لَّبِثِيْنَ فِيْهَا أَحْقَابًا﴾

☐ واحد مونث غائب ☐ واحد مونث حاضر ☐ جمع مونث غائب

۵ قرآنی مثال: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾

☐ واحد مذکر غائب　☐ واحد مذکر مخاطب　☐ واحد مؤنث غائب

۶ قرآنی مثال: ﴿إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ﴾

☐ واحد متکلّم　☐ واحد مذکر مخاطب　☐ واحد مؤنث مخاطب

۷ قرآنی مثال: ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا﴾

☐ جمع متکلّم　☐ جمع مذکر غائب　☐ واحد مؤنث غائب

۸ قرآنی مثال: ﴿إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ﴾

☐ جمع مذکر غائب　☐ جمع مذکر حاضر　☐ جمع متکلّم

۹ قرآنی مثال: ﴿إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا﴾

☐ واحد مؤنث غائب　☐ جمع مؤنث غائب　☐ جمع مذکر غائب

۱۰ قرآنی مثال: ﴿إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ﴾

☐ واحد مؤنث غائب　☐ اسم اشارہ واحد مؤنث　☐ اسم موصول

۱۱ قرآنی مثال: ﴿حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ﴾

☐ جمع مؤنث غائب　☐ جمع مؤنث مخاطب　☐ جمع متکلّم

۱۲ قرآنی مثال: ﴿نَّحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ﴾

☐ جمع مذکر غائب　☐ واحد مؤنث غائب　☐ تثنیہ مذکر مخاطب

۱۳ قرآنی مثال: ﴿رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا﴾

☐ واحد مذکر مخاطب　☐ تثنیہ مذکر مخاطب　☐ تثنیہ مذکر غائب

۱۴ قرآنی مثال: ﴿وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا﴾

☐ جمع متکلّم　☐ جمع مؤنث غائب　☐ جمع مذکر غائب

۱۵ قرآنی مثال: ﴿أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ﴾

☐ جمع مؤنث غائب　☐ واحد مؤنث مخاطب　☐ واحد مؤنث غائب

۱۶ قرآنی مثال: ﴿فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ﴾

☐ واحد مؤنث غائب　☐ واحد مذکر غائب　☐ واحد مذکر مخاطب

۱۷ قرآنی مثال: ﴿هَلْ أَتٰكَ حَدِيثُ مُوسٰى﴾

واحد مؤنث مخاطب	واحد مذکر غائب	واحد مذکر مخاطب

۱۸ قرآنی مثال: ﴿رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا﴾

جمع مذکر مخاطب	واحد مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب

۱۹ قرآنی مثال: ﴿إِنَّا أَنْشَأْنٰهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ أَبْكَارًا﴾

جمع مؤنث مخاطب	تثنیہ مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب

۲۰ قرآنی مثال: ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ إِذَا تَلٰهَا﴾

جمع مذکر غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مؤنث غائب

سوال نمبر۴ آخری پارے سے سورۃ الفجر کی تلاوت فرمایئے اور جو ضمیریں اس سورت میں آئی ہیں ان کو چن کر درج ذیل خانوں میں درج کیجئے۔

وَ الْفَجْرِ ﴿۱﴾ وَ لَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾ وَ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ ﴿۳﴾ وَ الَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ﴿۴﴾ هَلْ فِي ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ﴿۵﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿۸﴾ وَ ثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾ وَ فِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّآ إِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾ وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّآ إِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّ لَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ

الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾ وَ
ادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (253) پر

سبق نمبر ۱۰

حروف کا بیان

کلمہ (Word) کی تعریف

ہر وہ لفظ جس کا کوئی نہ کوئی معنی یا مفہوم ہو "کلمہ" کہلاتا ہے، جیسے سورہ فاتحہ میں "اَلْحَمْدُ" کلمہ ہے، جس کا معنی ہے "تمام تعریفیں" جیسے "لِلّٰہِ" میں لام کلمہ ہے جس کا معنی ہے "کے لیے" لفظ اللہ بھی کلمہ ہے، جس سے مراد ہمارے خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہیں۔ "رَبُّ" بھی کلمہ ہے، جس کا معنی ہے "پروردگار" اور "اَلْعَالَمِیْنَ" بھی کلمہ ہے جس کا معنی ہے "تمام جہان" ...... چنانچہ اس پوری آیت میں کئی الفاظ ہیں جن کو اوپر ذکر کردہ تعریف کے مطابق کلمہ کہا جاسکتا ہے۔

کلمہ کی اقسام

کلمہ کی تین اقسام ہیں:

❶ اسم (NOUN) ❷ فعل (VERB) ❸ حرف (LETTER)

اسم (Noun) کی تعریف

اسم وہ کلمہ ہے جس کا مطلب بغیر کسی دوسرے کلمہ کے ملائے سمجھ آجائے اور اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جاتا ہو۔

مثال: جیسے سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت میں "اَلْحَمْدُ" اسم ہے کیونکہ اس کا معنی سمجھنے کے لیے

کوئی دوسرا کلمہ ضروری نہیں ہے، اور نہ ہی اس کے معنی میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ پایا جاتا ہے۔

فعل (Verb) کی تعریف

فعل وہ ہے جس کا مطلب سمجھنے کے لیے کسی دوسرے کلمہ کو ملانا ضروری نہ ہو، البتہ اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جاتا ہو۔

مثال: سورۃ فاتحہ کی آیت ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ میں "نَعْبُدُ" اور "نَسْتَعِينُ" دونوں فعل ہیں۔ اس لیے کہ ان کا معنی سمجھنے کے لیے دوسرا کلمہ ملانا ضروری نہیں البتہ دونوں کلمات میں زمانہ حال پایا جاتا ہے۔

حرف (Letter) کی تعریف

حرف وہ کلمہ ہے جس کا معنی سمجھنے کے لیے دوسرے کلمہ کا ملانا ضروری ہوتا ہے اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہیں پایا جاتا۔

مثال: جیسے سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت ﴿اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ میں "لِلّٰهِ" کے شروع میں آنے والا "لِ" حرف ہے جس کا معنی ہے "کے لیے" چونکہ اس کے معنی کو سمجھنے کے لیے دوسرے کلمہ کو ملانا ضروری ہے۔ دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر "صرف لِ کے لیے" کا کوئی مطلب سمجھ نہیں آتا ہے۔ نیز اس میں کوئی زمانہ بھی نہیں پایا جاتا اس لیے یہ "حرف" کی تعریف میں شامل ہے۔

آج کے سبق میں ان حروف کا تعارف پیش کیا جائے گا جو بڑی کثرت سے اسماء کے ساتھ مل کر استعمال ہوئے ہیں۔

ان حروف اور ان کے معانی کو آسانی سے سمجھنے کے لیے نیچے دیئے گئے جدول کو ملاحظہ کیجئے:

قرآنی حروف	معنی	قرآنی مثال اور ترجمہ
وَ	اور، حالانکہ، قسم ہے،	❶ ﴿مِنَ الجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ (الناس:٦) ترجمہ: (جنات میں سے اور انسانوں میں سے) ❷ ﴿لِمَ حَشَرْتَنِىٓ أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا﴾ (طٰہٰ:١٢٥) ترجمہ: (مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا، حالانکہ میں تو بینا تھا) ❸ ﴿وَالْعَصْرِ﴾ (العصر:١) ترجمہ: (قسم ہے زمانہ کی)
بِ	ساتھ، پر، سے	❶ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾ (ھود:٤١) ترجمہ: (اللہ کا نام کے ساتھ) ❷ ﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ﴾ (القدر:٤) ترجمہ: (فرشتے اور روح الامین اس رات میں اپنے رب کی اجازت سے اترتے ہیں) ❸ ﴿اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُونَ وَمُوسٰى﴾ (طٰہٰ:٧٠) ترجمہ: (ایمان لائے ہم رب ہارون و موسیٰ پر)
كَ	جیسا کہ (حرف تشبیہ)	❶ ﴿كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا﴾ (الجمعہ:٥) ترجمہ: (ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو)

قرآنی حروف	معنی	قرآنی مثال اور ترجمہ
اِلٰی	طرف	❶ ﴿ تُوبُوٓا اِلَى اللّٰهِ ﴾ (التحريم:٨) ترجمہ: (اللہ کی طرف رجوع کرو)
	تک	❷ ﴿وَاِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا﴾ (هود:٨٤) ترجمہ: (مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا) ❸ ﴿وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ﴾ (المائدة:٦) ترجمہ: (اور ہاتھوں کو دھولو کہنیوں تک)
مِنْ	سے	❶ ﴿ جَزَاءً مِّنْ رَّبِّكَ ﴾ (النبأ:٢٦) ترجمہ: (بدلہ ہے آپ کے رب کی طرف سے)
	بعض	❷ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ (لقمٰن:٦) ترجمہ: (اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو لہو ولعب خریدتے ہیں)
فِی	اندر	❶ ﴿ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَافِي الْقُبُورِ ﴾ (العديٰت: ٩) ترجمہ: (سو کیا وہ نہیں جانتا جب اٹھایا جائے گا جو کچھ قبروں کے اندر ہے)
	میں	❷ ﴿ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ ﴾ (اللهب: ٥) ترجمہ: (اس کی گردن میں رسی ہے)
عَلٰی	پر	❶ ﴿وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (المائدہ: ١٩) ترجمہ: (بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں)
	اوپر	❷ ﴿ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ ﴾ (يوسف: ١٠٠) ترجمہ: (اور اس نے بٹھایا اپنے والدین کو تخت کے اوپر)

قرآنی حروف	معنی	قرآنی مثال اور ترجمہ
حَتّٰی	یہاں تک، جب تک، تک	❶ ﴿هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ (القدر: ۵) ترجمہ: (یہ رات فجر کے طلوع ہونے تک ہے)
لِ ، لَ	کے لیے	❶ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (فاتحہ: ۱) ترجمہ: (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) ❷ ﴿لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (الحدید: ۵) ترجمہ: (اسی کے لیے ہے آسمان وزمین کی بادشاہت)
عَنْ	سے	❶ ﴿وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ﴾ (المؤمنون: ۱۷) ترجمہ: (اور ہم مخلوق سے غافل نہیں)
مَعَ	ساتھ	❶ ﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (التوبة: ۴۰) ترجمہ: (غم مت کیجئے، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہیں) ❷ ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ﴾ (الحدید: ۴) ترجمہ: (وہ ذات تمہارے ساتھ ہے)
قَدْ	یقیناً، تحقیق	❶ ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى﴾ (الاعلیٰ: ۱۴) ترجمہ: (تحقیق کامیاب ہوگیا، جس نے پاکی اختیار کی) ❷ ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (المؤمنون: ۱) ترجمہ: (یقیناً ایمان والے کامیاب ہوگئے)

عملی مشق

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں سے صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں (✓) کے ساتھ نشاندہی کریں۔

	صحیح	غلط
۱ ہر وہ لفظ جس کا معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر سمجھ میں نہ آئے حرف کہلاتا ہے۔		
۲ "عَلٰی" کا معنی "کی طرف" اور "اِلٰی" کا معنی "پر" کیا جاتا ہے۔		
۳ اسم میں زمانہ کا پایا جانا ضروری ہے۔		
۴ "قَدْ" کا معنی وہی ہے، جو "إِنَّ" اور "أَنَّ" کا معنی ہے۔		
۵ جس لفظ میں زمانہ نہ پایا جائے، وہ فعل نہیں کہلاتا ہے۔		
۶ "مِنْ" کا معنی ہے "کون" اور "مَنْ" کا معنی "سے" ہے۔		
۷ "میں" کے لیے عربی کا لفظ "فِی" استعمال ہوتا ہے۔		
۸ "بِ" اور "مَعَ" دونوں کا معنی "ساتھ" ہے۔		
۹ اسم اور فعل میں بنیادی فرق زمانہ کا ہے۔		
۱۰ کلمہ کی تین قسمیں ہیں، اسم، اسم اشارہ، اسم موصول۔		

سوال نمبر ۲ نیچے بریکٹ میں کچھ الفاظ دیئے گئے ہیں، ان میں سے جس لفظ کے لیے ایک سے زیادہ عربی الفاظ ہیں وہ تمام الفاظ کالم نمبر ۱ میں اور ایک ہی لفظ والے کو کالم نمبر ۲ میں ذکر کریں۔

(جیسا کہ، کون، کیا، وہ عورت جس نے، یقیناً، کی طرف، اوپر، کے لیے، سے، میں، ہیں، مجھے وہ لوگ، وہ لوگ جو، کیسے، کاش، شاید)

ایک سے زیادہ عربی الفاظ		ایک عربی لفظ	
اردو	عربی	اردو	عربی

سوال نمبر۳ کالم نمبر۱ کا صحیح جواب کالم نمبر۲ میں ہے۔ صحیح جواب کو تیر (⟵) کے نشان سے ملائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ عَلٰی	① شاید
❷ بِ	② گویا کہ
❸ مَعَ	③ اوپر
❹ إِنَّ	④ میں
❺ تِلْكَ	⑤ سے
❻ لَعَلَّ	⑥ یقیناً
❼ اَلَّذِیْنَ	⑦ قسم ہے
❽ كَ، كَأَنَّ	⑧ بے شک
❾ كُمْ	⑨ ساتھ
❿ نَحْنُ	⑩ پر
⓫ مِنْ	⑪ وہ عورت
⓬ فِیْ	⑫ تمہیں
⓭ مَنْ	⑬ ہم
⓮ وَ	⑭ کون
⓯ قَدْ	⑮ وہ لوگ جو

سوال نمبر ۴ سورہ بروج کی تلاوت فرمایئے اور درج ذیل خانوں کو صحیح جواب سے پُر کریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ وَ الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ وَ شَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿۶﴾ وَّ هُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿۷﴾ وَ مَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۸﴾ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَ يُعِيْدُ ﴿۱۳﴾ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِىْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾

اسمائے موصولہ	اسمائے اشارات	حروف	ضمیریں

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (253) پر

سبق نمبر ۱۱

حروف کا ضمیر کے ساتھ استعمال

آپ حضرات پچھلے اسباق میں دواہم مضامین الگ الگ پڑھ چکے ہیں۔

❶ ضمیریں (Pronouns) ❷ حروف (Letters)

آج کے اس سبق میں ان دونوں (ضمیروں اور حروف) کے ملاپ سے پیدا ہونے والے نئے قرآنی الفاظ کی تفصیلات پڑھی جائیں گی۔

تفصِیل

وہ حروف جو کثرت سے ضمیروں کے ساتھ مل کر آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

① إِنَّ (یقیناً) ② عَلٰی (پر، اوپر) ③ إِلٰی (کی طرف)

④ فِیْ (میں) ⑤ عَنْ (سے) ⑥ مِنْ (سے)

⑦ لَ (کے لئے) ⑧ مَعَ (ساتھ)

اب ہم ان حروف کی الگ الگ تفصیل پیش کرتے ہیں:

✲- اِنَّ

اس حرف کا معنیٰ ''یقیناً، بے شک'' کیا جاتا ہے جب یہ ضمیر کے ساتھ ملتا ہے تو معنیٰ میں اسی ضمیر کے حساب سے مزید اضافہ ہوتا ہے۔

اس تفصیل کو جدول میں ملاحظہ کیجئے

	متکلم	مخاطب		غائب	
		مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	إِنَّنِیْ ، إِنِّیْ بے شک	إِنَّكَ یقیناً آپ	إِنَّكِ یقیناً آپ	إِنَّهٗ یقیناً وہ	أَنَّهَا یقیناً وہ
تثنیہ	إِنَّا ، إِنَّنَا یقیناً ہم	إِنَّكُمَا یقیناً آپ	إِنَّكُمَا یقیناً آپ	إِنَّهُمَا یقیناً وہ	إِنَّهُمَا یقیناً وہ
جمع	إِنَّا ، إِنَّنَا یقیناً ہم	إِنَّكُمْ یقیناً تم	إِنَّكُنَّ یقیناً تم	إِنَّهُمْ یقیناً وہ	إِنَّهُنَّ یقیناً وہ

قرآنی مثالیں

آسانی کے لیے مکمل جدول ذکر کردیا گیا ہے قرآنِ کریم میں موجود جو جو مثالیں ضمیروں کی "اِنَّ" کے ساتھ مل کر استعمال ہوسکتیں ہیں اُن کو بالترتیب ذکر کیا جاتا ہے۔

واحد متکلّم کی مثال

❶ ﴿إِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ﴾ (مریم:٤)

ترجمہ: (بے شک کمزور ہوگئی ہیں میری ہڈیاں)

جمع متکلّم کی مثال

❶ ﴿رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا﴾ (آل عمران:١٩٣)

ترجمہ: (اے ہمارے رب بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا)

❷ ﴿إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ﴾ (الکوثر:۱)

ترجمہ: (بے شک ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا کی)

إِنّ اور ضمیر مخاطب

"إِنَّ" جب ضمیرِ مخاطب کے ساتھ ملتا ہے تو درج ذیل صورتیں وجود میں آتی ہیں:

	مذکر			مؤنث		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
إِنَّ بے شک یقیناً	إِنَّكَ بے شک آپ	إِنَّكُمَا بے شک آپ دونوں (مرد)	إِنَّكُمْ بے شک آپ سب (مرد)	إِنَّكِ بے شک آپ (مؤنث)	إِنَّكُمَا بے شک آپ دونوں	إِنَّكُنَّ بے شک آپ سب (خواتین)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ﴾ (زمر: ۳)

ترجمہ: (بے شک آپ کو موت آنے والی ہے)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّكُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ تُبۡعَثُونَ﴾ (مومنون: ۱۶)

ترجمہ: (بے شک تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے)

إِنَّ اور ضمیر غائب

"إِنَّ" جب ضمیرِ غائب کے ساتھ مل کر آتا ہے تو درج ذیل صورتیں وجود میں آتی ہیں:

"إِنَّ" جب ضمیرِ مخاطب کے ساتھ ملتا ہے تو درج ذیل صورتیں وجود میں آتی ہیں:

	مذکر			مؤنث		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
إِنَّ بے شک	إِنَّهُ بے شک وہ	إِنَّهُمَا بے شک وہ دونوں	إِنَّهُمْ بے شک وہ سب	إِنَّهَا بے شک وہ	إِنَّهُمَا بے شک وہ دونوں	إِنَّهُنَّ بے شک وہ سب

قرآنی مثال: ﴿إِنَّهُ هُوَالسَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (اسراء: ١)

ترجمہ: (بے شک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ﴾ (صفت: ١٢٢)

ترجمہ: (بے شک وہ دونوں ہمارے مومنین بندوں میں سے تھے)

قرآنی مثال: ﴿وَإِنَّهُم مَيِّتُونَ﴾ (الزمر: ٣٠)

ترجمہ: (اور بے شک وہ مرنے والے ہیں)

قرآنی مثال: ﴿كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ﴾ (عبس: ١١)

ترجمہ: (ہرگز نہیں بے شک وہ نصیحت ہے)

*-علیٰ

علی جب ضمیر متکلّم کے ساتھ آتا ہے تو درج ذیل صورتیں وجود میں آتی ہیں:

	واحد متکلّم	جمع متکلّم
عَلیٰ	عَلَيَّ	عَلَيْنَا
پر	مجھ پر	ہم پر

قرآنی مثال: ﴿وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ﴾ (مریم: ٣٣)

ترجمہ: (اور مجھ پر سلامتی ہو جس دن میں پیدا ہوا)

قرآنی مثال: ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ﴾ (غاشية: ٢٦)

ترجمہ: (پھر بے شک ہمارے اوپر ہے (یعنی ذمہ) ان کا حساب لینا)

اہم نوٹ: یہ بات ذہن میں رہے کہ جمع متکلّم کی مثال "إِنَّا" اپنی اصل میں "إِنْ" اور "نَا"

سے ملکر بنا ہے۔ دراصل قاعدہ یہ ہے کہ جب دو حرف ایک جیسے جمع ہو جائیں تو ان میں ''ادغام'' ہو جاتا ہے، اور اسی کے نتیجے میں ''إِنَّا'' وجود میں آیا ہے۔

اسی طرح ''عَلَيَّ'' بھی دراصل ''عَلیٰ'' اور ''یَ'' کا ادغام اور ملاپ ہے۔

ضمیروں کے ساتھ ملنے والے باقی حروف ''عَنْ ، فِیْ ، لَ ، إِلیٰ ، مَعَ'' وغیرہ کو شرکاءِ درس کی عملی مشق کے لیے ترک کر دیا گیا ہے۔

عملی مشق

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں غور کرکے صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کیجئے۔

	صحیح	غلط
❶ "اِلیٰ، لِ، علیٰ" وغیرہ حروف کا ضمیروں کے ساتھ استعمال بڑی کثرت سے ہوتا ہے۔		
❷ "اِنّیِ" کا معنی بھی اتنا ہی ہے جتنا "اِنَّ" کا معنی ہے۔		
❸ "عَلَیْکُمْ" کا ترجمہ "تمہاری طرف" کیا جاسکتا ہے۔		
❹ "اِلَیْنَا" کا ترجمہ "ہماری طرف" نہیں کیا جاسکتا ہے۔		
❺ "اِنّیِ" اصل میں "اِلیٰ" اور "یْ" ضمیر متکلم سے مل کر بنا ہے۔		
❻ متکلم کی ضمیر پر "عَنْ" آنے سے "عَنِّیْ" اور "عَنَّا" وجود میں آتا ہے۔		
❼ "عَنْهُ" کا ترجمہ "ان سے" اور "عَنْهُمْ" کا ترجمہ "اس سے" ہے۔		
❽ "لَارَیْبَ فِیْهِ" میں ضمیر غائب پر "فِیْ" داخل ہوا ہے۔		
❾ اگر جمع متکلم پر "اِلیٰ" آئے تو لفظ "اِلَیْنَا" وجود میں آتا ہے۔		
❿ "لَهُمْ" کا معنی "ان پر" اور "عَلَیْهِمْ" کا معنی "ان کے لیے" ہے۔		
⓫ "اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا" میں "مَعَنَا" کا معنی "ہمارے ساتھ" ہے۔		

سوال نمبر ۲

کالم نمبر ۱ میں واحد لکھے گئے ہیں، آپ کالم نمبر ۲ میں تثنیہ اور کالم نمبر ۳ میں جمع تحریر فرمائیں۔

کالم نمبر ۱ - واحد	کالم نمبر ۲ - تثنیہ	کالم نمبر ۳ - جمع
❶ اِلَیْهِ	❶ ________	❶ ________
❷ اِنَّكَ	❷ ________	❷ ________
❸ عَلَیَّ	❸ ________	❸ ________

کالم نمبر ۱ - واحد	کالم نمبر ۲ - تثنیہ	کالم نمبر ۳ - جمع
۴ عَنْهُ	۴ ______	۴ ______
۵ لَهَا	۵ ______	۵ ______
۶ إِنِّی	۶ ______	۶ ______
۷ فِيهِ	۷ ______	۷ ______
۸ مِنْكَ	۸ ______	۸ ______
۹ لَهُ	۹ ______	۹ ______
۱۰ إِنَّنِی	۱۰ ______	۱۰ ______
۱۱ لَكَ	۱۱ ______	۱۱ ______
۱۲ عَلَيْكَ	۱۲ ______	۱۲ ______
۱۳ إِنَّهُ	۱۳ ______	۱۳ ______
۱۴ مَعَكَ	۱۴ ______	۱۴ ______

سوال نمبر ۳

ذیل میں خالی جدول بنایا گیا ہے، آپ متکلّم کے خانہ میں ضمیر کے ساتھ ایسا لفظ ملائیں کہ ''یقیناً'' والا معنی ادا ہو، مخاطب کی ضمیروں کے ساتھ ایسا لفظ ملائیں کہ ''سے'' کا معنی ادا ہو اور ''غائب'' کی ضمیروں کے ساتھ ایسا لفظ لگائیں کہ ''کی طرف'' والا معنی ادا ہو ان باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے جدول پُر کریں۔

	متکلم		مخاطب		غائب	
	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث
واحد						
تثنیہ						
جمع						
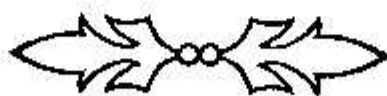
سوال نمبر ۴ کالم نمبر (۱) کا صحیح جواب کالم نمبر (۲) میں ہے، صحیح کو تیر (⟵) کے نشان سے ملائیے۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ لَنَا	① مجھ سے
❷ أَنَّا	② تمہارے اندر، تم میں
❸ عَنِّیْ	③ ہمارے لیے
❹ إِلَيْهَا	④ اس پر
❺ فِيْكُمْ	⑤ بے شک ہم
❻ مِنْهُمْ	⑥ ان (جمع مؤنث) میں
❼ عَلَيْهِ	⑦ ہماری طرف
❽ فِيْهِنَّ	⑧ بے شک تم
❾ لَهَا	⑨ تمہارے لیے
❿ إِنَّكُمْ	⑩ اس (مؤنث) کی طرف
⓫ عَلَيْهِنَّ	⑪ ان (عورتوں) پر
⓬ لَكُمْ	⑫ ان دونوں سے
⓭ إِلَيْنَا	⑬ اس (مذکر) کی طرف
⓮ عَنْهُمَا	⑭ ان سے
⓯ إِلَيْهِ	⑮ اس (مؤنث) کے لیے

سوال نمبر ۵ درج ذیل جدول میں غور کریں اور جہاں جہاں غلطی ہے، کالم نمبر ۱ میں ان کی نشاندہی کریں، اور کالم نمبر ۲ میں اصلاح کریں۔

	متکلم		مخاطب		غائب	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	① لَهٗ	④ لنا	⑦ لَكَ	⑩ لَكُنَّ	⑬ لَهٗ	⑯ لِیْ
تثنیہ	② لَكُمَا	⑤ لِیْ	⑧ لَكُمْ	⑪ لَكُمَا	⑭ لَكُمَا	⑰ لَهُمَا
جمع	③ لَكُمْ	⑥ لَنَا	⑨ لَكُمَا	⑫ لَهُمْ	⑮ لَهُنَّ	⑱ لَهُنَّ

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲

سوال نمبر ۶ نیچے بریکٹ میں بہت سارے قرآنی حروف دیے گئے ہیں آپ کالم نمبر ۱ میں تحریر کردہ اردو معنی کے جو قرآنی لفظ صحیح سمجھتے ہیں اسے کالم نمبر ۲ میں لکھیے۔

(لَنَا، عَلَيْكُمْ، إِنَّهَا، مَعَنَا، إِلَيَّ، إِنَّنَا، فِينَا، لَهَا، عَلَيْهِ، عَنْهُمْ، لَكُمْ، إِنَّكُمْ، عَلَيْنَا)

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ بے شک تم لوگ	①
❷ ہمارے لیے	②
❸ اس (مذکر) پر	③
❹ اس کے لیے (مؤنث)	④
❺ ان سے	⑤
❻ میری طرف	⑥
❼ ہم میں، ہمارے بارے میں	⑦

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❽ یقیناً ہم	⑧
❾ تمہارے اوپر	⑨
❿ بے شک وہ (عورت)	⑩
⓫ تمہارے لیے	⑪
⓬ ہمارے اوپر	⑫
⓭ ہمارے ساتھ	⑬

سوال نمبر ۷ سورہ مزمل کی تلاوت فرمایئے اور وہ الفاظ چن کر درج ذیل خانوں میں درج کریں جو سبق میں پڑھے ہوئے کسی حالت میں بھی "ضمیروں" کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ﴿۳﴾ اَوْزِدْ عَلَيْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ﴿۷﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿۹﴾ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾ وَ ذَرْنِيْ وَ الْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّ جَحِيْمًا ﴿۱۲﴾ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى

مِنۡ ثُلُثَيِ الَّيۡلِ وَ نِصۡفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيۡنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيۡلَ
وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنۡ لَّنۡ تُحۡصُوۡهُ فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ فَاقۡرَءُوۡا مَا تَيَسَّرَ مِنَ
الۡقُرۡاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنۡ سَيَكُوۡنُ مِنۡكُمۡ مَّرۡضٰى ۙ وَ اٰخَرُوۡنَ يَضۡرِبُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ
يَبۡتَغُوۡنَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ ۙ وَ اٰخَرُوۡنَ يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۖ فَاقۡرَءُوۡا مَا تَيَسَّرَ
مِنۡهُ ۙ وَ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقۡرِضُوا اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا ؕ وَمَا
تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ تَجِدُوۡهُ عِنۡدَ اللّٰهِ هُوَ خَيۡرًا وَّ اَعۡظَمَ اَجۡرًا ؕ وَ
اسۡتَغۡفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝٢٠

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (253) پر

سبق نمبر ۱۲

حروفِ نفی کا تعارف

(Negetive Letters)

جو حروف کسی بات کی نفی یا کسی بات کا انکار کرنے کے لیے آتے ہیں، وہ حروفِ نفی (Negative Letters) کہلاتے ہیں۔

حروفِ نفی درج ذیل ہیں:

① لَا ② مَا ③ لَم ④ لَن

⑤ غَیرَ ⑥ لَیسَ ⑦ لَیسَتْ ⑧ إِنْ

تفصیل

اب ان حروف کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے:

※-لَا

یہ حرف اکثر فعل مضارع (حال و مستقبل) پر آکر اس میں نفی کا معنی پیدا کرتا ہے۔

﴿لَا یُؤْمِنُوْنَ﴾ (البقرۃ: ۱)

(وہ ایمان نہیں لائیں گے)

نوٹ: کبھی کبھی یہ "لَا" اسم کے شروع میں آتا ہے اور ایسے اسم پر "زبر" ہوتی ہے، تو جملہ میں بڑی زبردست قسم کی نفی پیدا کر دیتا ہے۔ اور ایسی حالت میں اس کا ترجمہ "کوئی" سے کیا

جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿هُوَاللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ (الحشر:۲۲)

ترجمہ: (وہ اللہ ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی)

قرآنی مثال: ﴿ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ﴾ (البقرۃ:۲)

ترجمہ: (یہ کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے)

ایسے "لَا" کو عربی میں "لائے نفی جنس" کہتے ہیں۔

٭-مَا

یہ لفظ بھی نفی کا معنی پیدا کرنے کے لیے آتا ہے، یہ حرف اکثر فعل ماضی (Past) کی نفی کے لیے آتا ہے، اور کبھی کبھی فعل مضارع (حال، مستقبل) کی نفی کے لیے بھی آتا ہے، اس کا معنی "نہیں" سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿مَا اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ﴾ (اللھب:۲)

ترجمہ: (نہیں کام آیا اس کو اس کا مال اور اس کی کمائی)

قرآنی مثال: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى﴾ (النجم:۱۱)

ترجمہ: (نہیں جھوٹ سمجھا دل نے جو کچھ اس نے دیکھا)

قرآنی مثال: ﴿مَايَشْعُرُوْنَ﴾ (البقرۃ:۹)

ترجمہ: (وہ شعور نہیں رکھتے)

قرآنی مثال: ﴿وَمَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً﴾ (یٰسٓ:۴۹)

ترجمہ: (اور یہ نہیں انتظار کر رہے مگر ایک زبردست چیخ کا)

نوٹ: نفی والا "مَا" ایسے جملوں میں بھی آتا ہے جو کسی اسم سے شروع ہوتے ہیں (خواہ وہ اسم

اسم ضمیر ہی کیوں نہ ہو) اور اس میں کوئی فعل نہیں ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ﴾ (حٰم السجدة: ٤٦)

ترجمہ: (اور نہیں ہے آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا)

قرآنی مثال: ﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ﴾ (التكوير: ٢٤)

ترجمہ: (اور نہیں ہے وہ غیب پر بخل کرنے والا)

٭-لَمْ

یہ حرف فعل مضارع پر آ کر نفی کا معنی پیدا کرتا ہے اور فعل مضارع کو ماضی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ اس کا معنی ''نہیں'' یا ''نہ'' کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ﴾ (الاخلاص: ٣)

ترجمہ: (نہ تو اس نے جنا اور نہ ہی وہ خود پیدا ہوا)

قرآنی مثال: ﴿أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرٰى﴾ (العلق: ١٤)

ترجمہ: (کیا نہیں جانا اس نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے)

٭-لَنْ

یہ حرف فعل مضارع پر آ کر ایسی زبردست قسم کی نفی پیدا کرتا ہے کہ اس فعل کے ہونے کا ہر قسم کا امکان ختم کر دیتا ہے۔ اور اس کا ترجمہ ''ہرگز نہیں'' سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ﴾ (البقرة: ٦١)

ترجمہ: (ہم ہرگز ایک ہی کھانے پر صبر نہیں کریں گے)

قرآنی مثال: ﴿لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى﴾ (البقرة: ١٢٠)

ترجمہ: (ہرگز راضی نہ ہوں گے آپ سے یہودی اور نہ عیسائی)

*-غَیرَ

یہ حرف بھی نفی کے معنی میں آتا ہے اور اس کا معنی بھی "نہیں" یا "نہ" سے کیا جاتا ہے۔ عام طور سے یہ کسی مثبت کلام کے بھی نفی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿غَیرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ﴾ (الفاتحة:۷)

ترجمہ: (نہ کہ راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ کا غصہ نازل ہوا)

*-لَیسَ اور لَیسَتْ

یہ دونوں لفظ ایسے جملوں میں نفی کے لیے استعمال ہوتے ہیں جو اسم سے شروع ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ "لَیسَ" مذکر کی نفی کے لیے آتا ہے اور "لَیسَتْ" مؤنث کی نفی کے لیے آتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿أَلَیسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ﴾ (الزمر:۳۶)

ترجمہ: (کیا نہیں اللہ اپنے بندے کے لیے کافی)

قرآنی مثال: ﴿لَیسَتِ الْیَهُودُ عَلٰى شَیْءٍ﴾ (البقرة:۱۱۳)

ترجمہ: (نہیں یہودی کسی حقیقت پر)

اس مثال میں یہاں لفظ یہودی بحیثیت جماعت کے مؤنث ہے۔

*-إِنْ

یہ حرف بھی فعل پر داخل نہیں ہوتا بلکہ ایسے جملوں کی نفی کے لیے آتا ہے جو اسم سے شروع ہوتے ہیں۔ یہ حرف اس صورت میں نفی کے معنی دیتا ہے جب اسی جملہ میں اس حرف کے بعد "إِلَّا"

بمعنی ''مگر'' کا حرف آرہا ہو۔

قرآنی مثال: ﴿إِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (الشعراء:۱۱۵)

ترجمہ: (نہیں ہوں میں مگر واضح ڈرانے والا)

قرآنی مثال: ﴿وَإِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ﴾ (بنی اسرائیل:۴۴)

ترجمہ: (اور نہیں ہے کوئی چیز مگر اس کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرتی ہے)

عملی مشق

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں۔

	صحیح	غلط
۱ "لَن" حرفِ نفی کا معنی "ہرگز نہیں" سے کیا جاتا ہے۔		
۲ "لَم" حرفِ نفی فعل ماضی پر داخل ہوتا ہے۔		
۳ "مَا" ایسا حرفِ نفی ہے جو سوال کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔		
۴ "لَا" اکثر ماضی پر اکثر مضارع کی نفی کے لیے آتا ہے۔		
۵ "اِنْ" جہاں بھی استعمال ہو بغیر شرط کے نفی کا معنی دیتا ہے۔		
۶ "مَا" حرفِ نفی فعل ماضی کے علاوہ فعل مستقبل کی نفی کے لیے بھی آتا ہے۔		
۷ "لَا" حرفِ نفی فعل مستقبل کے علاوہ فعل ماضی کی نفی کے لیے بھی آتا ہے۔		
۸ "لَيسَ" اور "لَيسَتْ" کی نفی میں صرف واحد جمع کا فرق ہے۔		
۹ "لَم" اور "لَن" دونوں حروف فعل مضارع کی نفی کے لیے آتے ہیں۔		
۱۰ "اِنْ" کوئی حرفِ نفی نہیں ہے جو فعل مضارع کو ماضی کے معنی میں کر دے۔		

سوال نمبر ۲

بریکٹ میں کچھ الفاظ دیے گئے ہیں انہیں صحیح کالم میں درج کریں۔

(غَيرَ، أَ، لَيسَ، لَمْ، نَحنُ، لَا، مَا، هَلْ، اَنّٰى، هٰذَا، اَلَّتِيْ، لَنْ، اُولٰئِكَ، اَلَّذِيْنَ،

اِنْ، هٰؤُلَاءِ، اَلَّذِيْ، هُمْ، كَيفَ، اَللَّتِيْ، اَنتُمْ، لِمَ، لَيسَتْ، اَنَا، اَيْنَ، تِلْكَ)

حرفِ سوال	حرفِ نفی	اسمائے ضمیر	اسمائے اشارہ	اسمائے موصولہ

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ا کا صحیح جواب کالم نمبر ۲ میں ہے اسے تیر (←——) کے نشان سے ملائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ لَيْتَ	① ہرگز نہیں
❷ إِنَّهُ	② کیا
❸ لَنْ	③ کیوں
❹ إِلَيْنَا	④ کاش
❺ كَأَنَّهُمْ	⑤ وہ (مؤنث)
❻ لَا	⑥ بے شک میں
❼ مَا	⑦ ہماری طرف
❽ أَ	⑧ کیا نہیں
❾ لِمَ	⑨ یقیناً وہ
❿ لَعَلَّهُ	⑩ کاش میں
⓫ تِلْكَ	⑪ گویا کہ وہ
⓬ لَنَا	⑫ نہیں
⓭ إِنِّي	⑬ شاید وہ
⓮ لَيْتَنِي	⑭ ہمارے لیے
⓯ أَلَمْ	⑮ نہیں

سوال نمبر ۴ سورہ "الطارق" کی تلاوت و مطالعہ کے بعد بتلایئے کہ آپ کو اس سورت میں کون کون سے الفاظ پڑھے ہوئے اسباق میں سے ملتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ

نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ
دَافِقٍ ﴿۶﴾ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ ﴿۷﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ
تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾
وَ الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ
يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾ وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (256) پر

سبق نمبر ۱۳

تنبیہ، تحضیض، ردع اور حروفِ نداء کا تعارف

آج جس سبق کا آغاز کیا جا رہا ہے اس میں ایسے حروف کا بیان ہوگا جو قرآن مجید میں مختلف مواقع میں بڑی تعداد میں استعمال ہوئے ہیں اور عربی گرامر میں ان کا خاص خاص ناموں سے ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ حروف یہ ہیں:

① حروفِ تنبیہ ② حروفِ تحضیض ③ حروفِ ردع ④ حروفِ ندا

تفصیل

اب اوپر ذکر کردہ حروف کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے:

۱- حروفِ تنبیہ

کسی بھی اہم معاملہ سے متعلق خبردار اور ہوشیار کرنے کے لیے جو حروف استعمال ہوتے ہیں ''حروفِ تنبیہ'' کہلاتے ہیں۔ یہ حروف دو ہیں:

❶ هَا ❷ أَلَا

قرآنی مثال: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ فَيَقُولُ هَآؤُمُ ٱقْرَءُوا۟ كِتَٰبِيَهْ﴾ (الحاقة: ۱۹)

ترجمہ: (سو جس کو ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملا وہ کہتا ہے لو جی میرا نامۂ اعمال پڑھو)

قرآنی مثال: ﴿هَاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ (محمد: ۳۸)

ترجمہ: (اور ہاں تم لوگ ایسے ہو کہ تمہیں اللہ کے راستے میں خرچ کے لیے بلایا جاتا ہے)

قرآنی مثال: ﴿أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (الرعد: ۲۸)

ترجمہ: (اور ہاں اللہ کی یاد سے دل اطمینان پاتے ہیں)

۲- حروفِ تحضیض

تحضیض کا معنی ہے ''ابھارنا'' اور ''شوق دلانا'' کسی بھی اہم کام پر ابھارنے اور جوش دلانے کے لیے جو حروف استعمال ہوتے ہیں انہیں ''حروفِ تحضیض'' کہا جاتا ہے۔ یہ حروف چار ہیں:

① اَلَّا ② هَلَّا ③ لَوْلَا ④ لَوْمَا

نوٹ: ان حروف میں "ھَلَّا" یہ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا البتہ احادیث مبارکہ میں اس کا استعمال ہوا ہے۔

اَلَّا	**قرآنی مثال:** ﴿اَلَّا تَتَّبِعَنِ﴾ (طٰہٰ: ۹۳) **ترجمہ:** (کیوں تم نے میری اتباع نہ کی)
هَلَّا	"هَلَّا شَقَقْتَ قَلْبَهُ" (الحدیث:) **ترجمہ:** (کیوں نہ چیر کر دیکھا تو نے اس کا دل)
لَوْلَا	**قرآنی مثال:** ﴿لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ﴾ (القلم: ۴۹) **ترجمہ:** (اگر نہ پایا ہوتا ان کو آپ کے رب کی نعمت نے)
لَوْمَا	**قرآنی مثال:** ﴿لَوْمَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ﴾ (الحجر: ۷) **ترجمہ:** (کیوں نہیں لے آتا یہ ہمارے پاس فرشتے)

۳-حرفِ رَدْعْ

رَدْعْ کے معنی ہے''ڈرانا''جو حرف قرآن مجید میں ڈرانے کے لیے استعمال ہوا ہے اسے ''حرف ردع'' کہتے ہیں۔یہ حرف ایک ہے۔''کَلَّا'' اوراس کا ترجمہ عموماً ''ہرگزنہیں'' سے کیا جاتا ہے۔

ایسے موقع پر جب مخاطب کچھ سوچ رہا ہوتو اس کی سوچ کی اصلاح کے لیے اور یہ بتلانے کے لیے کہ جو کچھ تم صحیح سمجھ رہے ہوایسا ہرگزنہیں ہے اور اصل بات وہ ہے جو ہم بتلا رہے ہیں۔

قرآنی مثال: ﴿ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (التکاثر: ۲)

ترجمہ: (ہرگزنہیں عنقریب تم جان لوگے)

قرآنی مثال: ﴿ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴾ (الهمزة: ٤)

ترجمہ: (ہرگزنہیں اسے ضرور بالضرور آگ میں پھینکا جائے گا)

۴-حرفِ ندا

یہ حرف کسی کو پکارنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اوراس کا معنی''اے'' سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ ﴾ (الجمعة: ٩)

ترجمہ: (اے لوگو جوایمان لائے ہو)

قرآنی مثال: ﴿ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴾ (طٰهٰ: ١٧)

ترجمہ: (اے موسیٰ! وہ آپ کے دائیں ہاتھ میں کیا ہے)

عملی مشق

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کیجیے۔

	صحیح	غلط
❶ کسی چیز سے ڈرانے اور دھمکانے کے لیے جو حروف استعمال ہوتے ہیں ان کو حروف تحضیض کہتے ہیں۔		
❷ "کَلَّا" کا ترجمہ "خبردار" کیا جاتا ہے۔		
❸ "اَلَّا" حرف تنبیہ ہے جس کا معنی ہے "خبردار"۔		
❹ "کَلَّا اِنَّھَا تَذْکِرَۃٌ" میں "کَلَّا" حرف ردع ہے۔		
❺ حروف تنبیہ چار ہیں، "اَلَّا، ھَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا"۔		
❻ ندا اور پکارنے کے لیے "یَا" استعمال ہوتا ہے۔		
❼ حروف تحضیض کا ترجمہ "کیوں" کیا جاتا ہے۔		
❽ "ہرگز نہیں" حروف تنبیہ کا ترجمہ ہے۔		
❾ "اَلَّا" کا ترجمہ "خبردار" اور "اَلَا" کا ترجمہ "کیوں نہیں" ہے۔		
❿ ڈرانے اور دھمکانے کے لیے جو لفظ استعمال ہوا سے "حرف ندا" نہیں کہتے۔		

سوال نمبر ۲

ذیل میں مختلف حروف دیے گئے ہیں صحیح خانے میں ان کا اندراج کریں:

(ھَلَّا، لِمَ، ھُمْ، اَلَا، اَلَّتِیْ، ھُنَّ، اَ، لَمْ، ھَلْ، ھَا، لَوْلَا، تِلْکَ، کُمْ، اَلَّذِیْ، لَنْ، کَیْفَ، اَلَّا، نَحْنُ، لَیْس، ھٰؤُلَاءِ، لَا، مَتٰی، اُولٰٓئِکَ، اَلَّذِیْنَ، مَا، اَیْنَ، لَوْمَا، ھٰذا، نَا)

حروفِ تحضیض	حروفِ سوال	اسمائے اشارہ	حروفِ تنبیہ	حروفِ نفی	اسمِ ضمیر	اسمِ موصول

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ۱ کا صحیح جواب کالم نمبر ۲ میں موجود ہے۔ صحیح جواب کو تیر (←———) کے نشان سے ملا ہے۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ اَلَا	① بے شک ہم
❷ یَا	② گویا کہ وہ
❸ إِنَّ	③ کہاں کدھر
❹ كَأَنَّهٗ	④ خبردار
❺ هَلَّا	⑤ دیکھو
❻ لَعَلَّهُمْ	⑥ وہ لوگ جو
❼ كَلَّا	⑦ اے
❽ لِمَ	⑧ کیوں
❾ اَنّٰی	⑨ یقیناً
❿ هَا	⑩ لیکن
⓫ اَلَّذِيْنَ	⑪ تمہارے اوپر
⓬ لٰكِنَّ	⑫ ہرگز نہیں
⓭ تِلْكَ	⑬ شاید وہ
⓮ عَلَيْكُمْ	⑭ کیوں نہیں
⓯ إِنَّا	⑮ وہ عورت

سوال نمبر ۴ سورۃ "القلم" کی تلاوت ومطالعہ کے ذریعے آج کے سبق میں پڑھے ہوئے حروف درج ذیل خانوں میں درج کریں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ وَاِنَّ لَكَ
لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾
بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَا
تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ
اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ
اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا
بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَا
يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ
كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ
عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا
لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا
تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا
مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ
كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ
الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ

فِيهِ تَدْرُسُونَ ۝ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ۝ سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذَلِكَ زَعِيمٌ ۝ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ۝ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ۝ فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهَذَا الْحَدِيثِ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ۝ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ ۝ لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ۝ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (256) پر

سبق نمبر ۱۴

افعالِ مدح وذم اور حروفِ تاکید کا تعارف

آج کے سبق میں ہم دو اہم چیزوں کی تفصیل پڑھیں گے:

① افعالِ مدح وذم ② حروفِ تاکید

۱- افعالِ مدح

مدح کا معنی ہے ''تعریف کرنا'' چنانچہ وہ افعال جو کسی کی تعریف کے لیے آتے ہیں، ''افعالِ مدح'' کہلاتے ہیں۔ یہ دو فعل ہیں:

1. نِعْمَ
2. حَبَّذَا

ان کا ترجمہ ''بہت اچھا'' یا ''بہت خوب'' کیا جاتا ہے، ان میں سے صرف ''نِعْمَ'' قرآن میں کثرت کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿ نِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴾ (ال عمران: ۱۳۶)

ترجمہ: (بہت اچھا ہے عمل کرنے والوں کا ثواب)

قرآنی مثال: ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (الِ عمران: ۱۷۳)

ترجمہ: (ہمارے لیے اللہ کافی ہیں، اور وہ بہت اچھے کارساز ہیں)

افعالِ ذم

ذم کا معنی ہے کہ کسی کی ''بُرائی بیان کرنا'' چنانچہ وہ افعال جو کسی کی مذمت اور بُرائی بیان کرنے کے لیے آتے ہیں، ''افعالِ ذم'' کہلاتے ہیں۔ یہ دو افعال ہیں:

❶ بِئْسَ

❷ سَاءَ

اور ان کا ترجمہ کیا جاتا ہے ''بہت بُرا''۔

قرآنی مثال: ﴿حَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ﴾ (البقرة:۲۰۶)

ترجمہ: (اس کے لیے جہنم کافی ہے، اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے)

قرآنی مثال: ﴿لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (المائدة:۶۲)

ترجمہ: (البتہ بہت برا ہے، جو وہ عمل کرتے تھے)

قرآنی مثال: ﴿مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ (النساء:۹۷)

ترجمہ: (اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے، اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے)

قرآنی مثال: ﴿سَآءَ مَثَلَاْ نِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا﴾ (الاعراف:۱۷۷)

ترجمہ: (بہت بُری ہے، ان لوگوں کی مثال جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا)
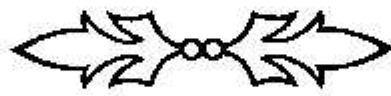
۲- حروفِ تاکید

کسی کلام کی تاکید اور اس کی مزید پختگی کو بیان کرنے کے لیے جو حرف استعمال ہوتا ہے اسے حرفِ تاکید کہتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں تاکید کے لیے درج ذیل الفاظ استعمال ہوئے ہیں:

① كُلٌّ ② أَجْمَعُ ③ لَ ④ قَدْ

☆- ان میں سے پہلے دو (کُلٌّ اور اَجْمَعُ) کا ترجمہ "سب" یا "مکمل" یا "اکٹھے" وغیرہ کیا جاتا ہے۔

اہم نوٹ:

❶ ان میں سے پہلا لفظ "کُلٌّ" کے بعد ہمیشہ ضمیر آتی ہے۔ اور وہ ضمیر واحد، تثنیہ اور جمع یا مذکّر اور مؤنّث ہونے میں اس لفظ کے مطابق ہوتی ہے، جس کی تاکید کرنا مقصود ہوتا ہے، اور وہ "کُلٌّ" سے پہلے ہوتا ہے۔

❷ "اَجْـمَـعُ" کا لفظ اکیلا نہیں آتا، اکثر "کُـلٌّ" کے لفظ کے بعد مزید تاکید کے لیے آتا ہے۔ اور کبھی کبھی اس کے بغیر بھی آتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا﴾ (البقرة:۳۱)

ترجمہ: (انہوں نے آدم کو سب کے سب نام سکھلا دیئے)

قرآنی مثال: ﴿فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ﴾ (ص:۷۳)

ترجمہ: (سو سب کے سب فرشتوں نے اکٹھے سجدہ کیا)

اس مثال میں دونوں حروف تاکید استعمال ہوئے ہیں۔

قرآنی مثال: ﴿فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ﴾ (الشعراء:۱۷۰)

ترجمہ: (سو ہم نے ان کو اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دی)

☆- ان حروف میں سے لَ (زبر کے ساتھ) اور قَدْ کا ترجمہ "البتہ"، "تحقیق" یا "یقیناً" وغیرہ سے کیا جاتا ہے، اور یہ دونوں لفظ جملہ کے شروع میں آتے ہیں۔

کبھی کبھار یہ دونوں مل کر بھی قرآن مجید میں آتے ہیں جیسے لَقَدْ۔

قرآنی مثال: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ﴾ (المجادلة:۱)

ترجمہ: (تحقیق سن لی، اللہ نے اس عورت کی گفتگو جو آپ سے جھگڑتی ہے)

قرآنی مثال: ﴿قَدۡ أَفۡلَحَ مَن زَكَّٰهَا﴾ (الشمس: ۹)

ترجمہ: (تحقیق کامیاب ہوگیا، وہ شخص جس نے اپنے نفس کو پاک کیا)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّ الۡمُنَٰفِقِينَ لَكَٰذِبُونَ﴾ (المنفقون: ۱)

ترجمہ: (بے شک منافق لوگ البتہ جھوٹے ہیں)

قرآنی مثال: ﴿لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱)

ترجمہ: (البتہ تحقیق تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے)

اس سبق کو جدول میں ملاحظہ کریں

افعال مدح وذم					حروف تاکید		
نِعۡمَ	بِئۡسَ	سَآءَ	كُلٌّ	أَجۡمَعُ	لَ	قَدۡ	لَقَدۡ
بہت اچھا	بہت برا	بہت برا	سب، تمام	سب، اکٹھے	یقیناً، البتہ	یقیناً	البتہ، تحقیق

عملی مشق

سوال نمبر ۱ درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں۔

	صحیح	غلط
۱ "قَدْ" کا حرف ہمیشہ تعریف اور مدح کے لیے آتا ہے۔		
۲ "لَ" کا معنیٰ "البتہ" بھی ہے، اور "کے لیے" بھی۔		
۳ "نِعْمَ" کا لفظ "برائی" کے لیے اور "بِئْسَ" کا لفظ "تعریف" کے لیے آتا ہے۔		
۴ "کُلٌّ" کا لفظ کسی بات کی "تاکید" کے لیے آتا ہے۔		
۵ "بِئْسَ" اور "سَآءَ" دونوں کے معنی میں فرق ہے۔		
۶ "کُلٌّ" حرف کے بعد ضمیر کا آنا ضروری نہیں ہے۔		
۷ "قَدْ" اور "لَ" دونوں حرف کبھی ملکر استعمال نہیں ہوتے۔		
۸ "نِعْمَ" اور "سَآءَ" دونوں کا معنیٰ آپس میں متضاد ہے۔		
۹ "کُلٌّ" کے علاوہ "أَجْمَعُ" کا لفظ بھی تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔		
۱۰ "نِعْمَ" اور "بِئْسَ" "تعریف بیان کرنے کے لیے اور "سَآءَ" برائی بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔		

سوال نمبر ۲ درج ذیل الفاظ میں صحیح لفظ چن کر خالی جگہ پُر کریں:

(نِعْمَ، بِئْسَ، سَآءَ، کُلٌّ، لَ، قَدْ، یَا، أَلَا، کَلَّا، اَلَّا، هَا)

۱ کسی کو پکارنے اور ندا کے لیے .... استعمال ہوتا ہے۔

۲ .... کا معنیٰ "بہت برا" سے کیا جاتا ہے۔

۳ کسی پہلے بیان ہونے والی چیز کی تاکید کے لیے .... استعمال ہوتا ہے۔

۴ .... حرف ردع ہے، اور اس کو ڈانٹنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

۵ .... کا لفظ کسی کو خبردار اور ہوشیار کرنے کے لیے آتا ہے۔

۶ .... یہ ان الفاظ سے ہے، جو کسی کی برائی بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۷ کیوں نہیں .... کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

۸ .... حرفِ تنبیہ ہے اور اس کا معنی ہے "خبردار رہو"۔

۹ .... اور .... مل کر کبھی کسی چیز کی تاکید اور اس کا یقینی ہونا بتلانے کے لیے آتے ہیں۔

۱۰ کسی کی اچھائی بیان کرنے کے لیے .... کا لفظ آتا ہے۔

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ۱ کا صحیح جواب کالم نمبر ۲ میں ہے صحیح جواب کو تیر کے نشان کے ساتھ ملائیں:

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
۱ بہت اچھا	① بِئْسَ
۲ البتہ	② کَلَّا
۳ بہت برا	③ لٰکِنَّ
۴ اے	④ نِعْمَ
۵ خبردار	⑤ قَدْ
۶ البتہ تحقیق	⑥ یَا
۷ سارے کے سارے	⑦ یٰلَیْتَ
۸ کیوں نہیں	⑧ اَلَا
۹ شاید	⑨ لَقَدْ
۱۰ لیکن	⑩ کُلٌّ
۱۱ ہرگز نہیں	⑪ لَیْتَ
۱۲ کاش	⑫ لَ
۱۳ اے کاش	⑬ لَعَلَّ
۱۴ یقیناً	⑭ لَوْلَا

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (257) پر

سبق نمبر ۱۵

حروفِ شرط کا تعارف

متفرق طور پر استعمال ہونے والے حروف کو درج ذیل قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

ا لف- ان میں بعض حروف ایسے ہیں، جو شرط کے بیان کرنے کے لیے آتے ہیں، اور ان کا ترجمہ "اگر" یا "جب" کیا جاتا ہے۔ یہ حروفِ شرط کہلاتے ہیں۔ حروفِ شرط یہ ہیں:

اِنْ	لَوْ	اِذَا
اگر	اگر	جب

قرآنی مثال: ﴿فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ﴾ (المرسلات: ۳۹)

ترجمہ: (اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے تو تم تدبیر اختیار کرو)

قرآنی مثال: ﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾ (الانبیاء: ۲۲)

ترجمہ: (اگر آسمان اور زمین میں کئی معبود ہوتے تو یہ تباہ و برباد ہو جاتے)

قرآنی مثال: ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ (النصر: ۱)

ترجمہ: (جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے گی)

ب- بعض حروف کسی مبہم یا مختصر چیز کی وضاحت اور مزید تفصیل بیان کرنے کے لیے آتے ہیں، ان کو "حروفِ تفسیر" کہا جاتا ہے۔ وہ حروف اور ان کا ترجمہ درج ذیل ہے:

اَمَّا	اَنْ
بہرحال	یہ کہ

قرآنی مثال: ﴿فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ﴾ (الواقعة:۸۸)

ترجمہ: (سو بہرحال اگر وہ مقربین میں سے ہوا)

قرآنی مثال: ﴿وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ﴾ (الصّٰفّٰت:۱۰۴)

ترجمہ: (اور ہم نے اس کو پکارا یہ کہ اے ابراہیم)

ج- بعض حروف ایسے ہیں جو قریب کا معنی بتلانے کے لیے آتے ہیں، اور ان کا ترجمہ ''عنقریب'' یا ''بہت جلد'' یا ''قریب ہے کہ'' کیا جاتا ہے۔ یہ الفاظ درج ذیل ہیں:

سَ	سَوْفَ	عَسٰى	كَادَ	يُوْشِكُ
عنقریب	عنقریب	قریب ہے کہ	قریب ہے کہ	قریب ہے کہ

قرآنی مثال: ﴿كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ﴾ (النباء:۴)

ترجمہ: (ہرگز نہیں عنقریب وہ لوگ جان لیں گے)

قرآنی مثال: ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ (التکاثر:۳)

ترجمہ: (ہرگز نہیں عنقریب تم جان لو گے)

قرآنی مثال: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنیٓ اسرآئیل:۷۹)

ترجمہ: (قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود تک بھیجے گا)

قرآنی مثال: ﴿وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾ (البقرة:۷۱)

ترجمہ: (قریب نہیں ہے کہ وہ کر گزریں)

د- بعض حروف ایسے ہیں جو کسی طرف اور سمت (Direction) کو بیان کرنے کے

لیے آتے ہیں۔ ان حروف کو "ظروفِ مکان" کہا جاتا ہے۔ یہ حروف اور ان کا ترجمہ درج ذیل ہے:

عِندَ	تَحتَ	فَوقَ	شِمَالٌ	يَمِينٌ	خَلفَ	اَمَامَ
پاس	نیچے	اوپر	بائیں	دائیں	پیچھے	آگے

قرآنی مثال: ﴿بَلْ يُرِيدُ الْاِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ﴾ (القیمۃ:۵)

ترجمہ: (بلکہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ ڈھٹائی کرے اس کے سامنے)

قرآنی مثال: ﴿وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا﴾ (یٰس:۹)

ترجمہ: (اور ہم نے ان کے سامنے رکاوٹ بنائی، اور ان کے پیچھے رکاوٹ بنائی)

قرآنی مثال: ﴿وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ﴾ (الواقعۃ:۹۰)

ترجمہ: (اور اگر بہر حال وہ دائیں والوں میں سے ہے)

قرآنی مثال: ﴿وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ﴾ (الواقعۃ:۴۱)

ترجمہ: (اور بائیں والے اور آپ کو کیا معلوم کہ بائیں والے کیا ہیں؟)

قرآنی مثال: ﴿وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ﴾ (البقرۃ:۹۳)

ترجمہ: (اور ہم نے تمہارے اوپر طور کو اٹھایا)

قرآنی مثال: ﴿تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ (البقرۃ:۲۵)

ترجمہ: (اس جنت کے نیچے نہریں جاری ہوں گی)

قرآنی مثال: ﴿فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ﴾ (البقرۃ:۱۱۲)

ترجمہ: (اور اس کے لیے اس کا ثواب ہوگا ان کے رب کے پاس)

عملی مشق

سوال نمبر۱ درج ذیل جملوں میں غور کریں اور جو جواب صحیح ہو، اس کو (✓) کے نشان سے واضح کریں، یاد رہے کہ ایک ہی جملہ میں کئی جوابات بھی صحیح ہو سکتے ہیں۔

❶ ''عنقریب'' کے لفظ کے لیے عربی لغت میں استعمال ہوتا ہے۔

① سَوفَ ☐ ② إنَّ ☐ ③ أنْ ☐ ④ سَ ☐

❷ ''یقیناً'' کا معنی ادا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

① کَأنَّ ☐ ② لَ ☐ ③ قَدْ ☐ ④ لَقَدْ ☐

❸ ''ہر حال'' کا معنی ادا کرنے کے لیے عربی میں لفظ استعمال ہوتا ہے۔

① أمَامَ ☐ ② أنْ ☐ ③ لَوْ ☐ ④ أمَّا ☐

❹ ''اگر'' (شرط) کے معنی کے لیے عربی میں لفظ استعمال ہوتا ہے۔

① لَوْلَا ☐ ② لَوْ ☐ ③ أنْ ☐ ④ إنْ ☐

❺ ''ہرگز نہیں'' کا معنی درج ذیل لفظ کا اردو ترجمہ ہے۔

① کَلَّا ☐ ② کُنْ ☐ ③ لِمَ ☐ ④ مَا ☐

❻ ''شاید یا امید ہے'' کے لیے قرآنِ کریم میں لفظ آتا ہے۔

① عَسیٰ ☐ ② لَعَلَّ ☐ ③ لَیْتَ ☐ ④ إذًا ☐

❼ کسی بھی سمت اور طرف کے بیان کے لیے آتا ہے۔

① لَوْ ☐ ② یَمِیْنَ ☐ ③ سَوفَ ☐ ④ أمَّا ☐ ⑤ شِمَالَ ☐

❽ کسی چیز کا شوق پیدا کرنے اور ترغیب دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

① لَوْ ☐ ② إلَّا ☐ ③ ألَا ☐ ④ عِنْدَ ☐

⑨ کسی کی برائی بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔

① نِعْمَ ☐ ② مَاذَا ☐ ③ بِئْسَ ☐

⑩ کسی کی مدح اور تعریف کے لیے قرآنی لفظ ہے۔

① أَ ☐ ② كَلَّا ☐ ③ لِمَ ☐ ④ نِعْمَ ☐

سوال نمبر ۲ کالم نمبر (۱) کا صحیح جواب کالم نمبر (۲) میں تیر کے نشان (⟵) کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ أَمَّا	① بے شک
❷ خَلْفَ	② یہ کہ
❸ أَنَّ	③ عنقریب
❹ أَمَامَ	④ بائیں
❺ إِنَّ	⑤ قریب ہے کہ
❻ أَنْ	⑥ جب
❼ لَوْلَا	⑦ پیچھے
❽ يَمِيْنٌ	⑧ ہر حال
❾ سَ	⑨ دیکھو، خبردار
❿ عِنْدَ	⑩ آگے
⓫ إِنْ	⑪ اگر
⓬ سَوْفَ	⑫ دائیں
⓭ شِمَالٌ	⑬ نیچے
⓮ عَسىٰ	⑭ بہت جلد
⓯ لَعَلَّكُمْ	⑮ اگر
⓰ إِذَا	⑯ شاید تم لوگ
⓱ فَوْقَ	⑰ قریب ہے کہ
⓲ كَادَ	⑱ اوپر
⓳ لَوْ	⑲ کیوں نہیں
⓴ تَحْتَ	⑳ پاس

سوال نمبر ۳ درج ذیل حروف ملتے جلتے ہیں۔ صرف اعراب کا فرق ہے، معنی کا فرق آپ بتلائیں:

إِنَّ	أَنْ	إِنْ	لِمَ	لَمْ

سوال نمبر ۴ درج ذیل حروف میں سے ہر ایک لفظ کے کئی کئی معنی ممکن ہیں متعلقہ خانوں میں معنی لکھیں۔

مَا				
مَنْ				
لِ				

سوال نمبر ۵ آج کے سبق میں پڑھے ہوئے حروف ''سورۃ القیمۃ'' میں تلاش کریں، اور درج ذیل خانوں کو پُر کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿۱﴾ وَلَآ أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿۵﴾ يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿۹﴾ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ
عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ
بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (258) پر

سبق نمبر ١٦

فِعلِ ماضِی کا تعارف

(الف)

گذشتہ اسباق پر اگر آپ طائرانہ نظر ڈالیں تو درج ذیل چند اُمور پڑھ چکے ہیں:

① اسم (Noun) ② فعل (Verb) ③ حرف (Letter)

اسم اور فعل میں یہ فرق ہے کہ اسم میں کوئی زمانہ نہیں ہوتا، جبکہ فعل سے کوئی نہ کوئی زمانہ اور وقت سمجھ میں آتا ہے، اس کا تفصیلی تعارف سبق نمبر ۱۰ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

عربی میں فعل کی دو قسمیں ہیں:

❶ فعلِ ماضی (Past) ❷ فعلِ مضارع (Future Present)

نیز ہر کلام متکلم، مخاطب اور غائب پر مشتمل ہوتی ہے اس کا تفصیلی تعارف سبق نمبر ۵ صفحہ نمبر ۲۵ پر دیکھا جا سکتا ہے۔

فِعلِ ماضی:

فعل ماضی میں کسی بھی فعل اور کام کا گذرے ہوئے زمانے میں ہونا معلوم ہوتا ہے، جیسے

عَلِمَ (اس نے جانا) اور أَكَلَ (اس نے کھایا)

فِعلِ مضارع:

فعل مضارع میں کسی بھی فعل کا زمانہ حال (Present) اور زمانہ مستقبل (Future)

میں ہونا معلوم ہوتا ہے، جیسے یَعْلَمُ (وہ جانتا ہے یا وہ جانے گا) اور یَأْکُلُ (وہ کھاتا ہے یا وہ کھائے گا)۔

اہم نوٹ: ہر فعل خواہ اس کا تعلق ماضی سے ہو یا مضارع (حال اور مستقبل) سے اپنی ایک مخصوص شکل وصورت (Shape) رکھتا ہے، اسی شکل وصورت سے پہچانا جاتا ہے، کہ یہ فعلِ ماضی ہے یا فعلِ مضارع اور یہ مذکر کے لیے استعمال ہوا ہے یا مؤنث کے لیے نیز یہ فعل متکلّم ہے یا مخاطب یا غائب۔

واحد (Singular) تثنیہ (Dual) اور جمع (Plural) مذکّر' مؤنّث' غائب' مخاطب اور متکلّم کے اعتبار سے جو فعلوں کی مختلف شکلیں اور صورتیں وجود میں آتی ہیں، انہیں عربی گرائمر میں ''صیغے'' بولا جاتا ہے۔

وزن کا بیان

مختلف صیغے بنانے کے لیے اور صیغوں کا اردو ترجمہ سمجھنے کے لیے عربی گرائمر میں جس صیغے کو دارومدار اور کسوٹی بنایا گیا ہے، اسے ''میزان'' کہتے ہیں، میزان کا معنیٰ ''ترازو'' ہے اور چونکہ اس مخصوص صیغے پر دوسرے صیغوں کو تولا جاتا ہے، اس لیے اس کو میزان کہا جاتا ہے، اور اس طرح صیغے بنانے اور پہچاننے کے عمل کو ''وزن'' کہا جاتا ہے۔ چنانچہ عربی میں واحد مذکّر غائب کا صیغہ ''فَعَلَ'' (اس نے کیا) میزان اور ترازو ہے۔

تمام افعال میں سب سے بنیادی فعل ''واحد مذکّر غائب'' ہے اس پر مخصوص علامتیں چسپاں کر کے ماضی کے ہر قسم کے افعال بنائے جا سکتے ہیں۔

❶ واحد مذکّر غائب کا وزن اور مخصوص شکل (Shape) عام طور پر "فَعَلَ" یا "فَعِلَ" ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں:

فَعَلَ	فَعِلَ
اس (ایک مرد) نے کیا	اس (ایک مرد) نے کیا
أَخَذَ	سَمِعَ
(اس نے پکڑا)	(اس نے سنا)
أَکَلَ	شَهِدَ
(اس نے کھایا)	(اس نے گواہی دی)
نَصَرَ	عَلِمَ
(اس نے مدد کی)	(اس نے جانا)

❷ کسی بھی فعل کے واحد کے صیغے کے آخر میں ''الف'' لگانے سے تثنیہ کا صیغہ وجود میں آتا ہے، خواہ وہ مذکّر کا صیغہ ہو یا مؤنّث کا، غائب کا صیغہ ہو یا مخاطب کا۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلَا	فَعِلَا
ان دو (مردوں) نے کیا	ان دو (مردوں) نے کیا
اَخَذَا	سَمِعَا
(ان دونوں نے پکڑا)	(ان دونوں نے سنا)
أَکَلَا	شَهِدَا
(ان دونوں نے کھایا)	(ان دونوں نے گواہی دی)
نَصَرَا	عَلِمَا
(ان دونوں نے مدد کی)	(ان دونوں نے جانا)

❸ کسی بھی فعل کے واحد مذکّر غائب کے صیغے کے آخر میں ''واوٌ'' لگانے سے جمع مذکّر غائب کا صیغہ بن جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلُوْا	فَعِلُوْا
ان سب (مردوں) نے کیا	ان سب (مردوں) نے کیا
أَخَذُوْا	سَمِعُوْا
ان سب نے پکڑا	ان سب نے سنا
أَكَلُوْا	شَهِدُوْا
ان سب (لوگوں) نے کھایا	ان سب (لوگوں) نے گواہی دی
نَصَرُوْا	عَلِمُوْا
(ان سب نے مدد کی)	(ان سب نے جانا)

❹ کسی بھی فعل کے واحد مذکّر غائب کے صیغے کے آخر میں ''ت'' (جزم والی) لگانے سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلَتْ	فَعِلَتْ
اس (ایک عورت) نے کیا	اس (ایک عورت) نے کیا
أَخَذَتْ	سَمِعَتْ
اس نے پکڑا	اس نے سنا

أَكَلَتْ	شَهِدَتْ
اس نے کھایا	اس نے گواہی دی
نَصَرَتْ	عَلِمَتْ
اس نے مدد کی	اس نے جانا

❺ کسی بھی فعل کے واحد مذکّر غائب کے صیغے کے آخر میں "نَ" (زبر والا) لگا کر اس سے پہلے والے حرف کی زیر ہٹا کر جزم لگانے سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلْنَ	فَعِلْنَ
ان سب (عورتوں) نے کیا	ان سب (عورتوں) نے کیا
أَخَذْنَ	سَمِعْنَ
(انہوں نے پکڑا)	(انہوں نے سنا)
أَكَلْنَ	شَهِدْنَ
(انہوں نے کھایا)	(انہوں نے گواہی دی)
نَصَرْنَ	عَلِمْنَ
(انہوں نے مدد کی)	(انہوں نے جانا)

عملی مشق

سوال نمبر ۱ درج ذیل جملوں میں سے صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کیجئے۔

	صحیح	غلط
❶ عربی گرائمر میں فعل کی دو قسمیں ہیں: ۱-فعل ماضی، ۲-فعل مضارع۔		
❷ فعل مضارع میں صرف زمانہ حال پایا جاتا ہے۔		
❸ افعال کو پرکھنے اور صیغے بنانے کے لیے "فَعَلَ" کا صیغہ میزان (ترازو) کہلاتا ہے۔		
❹ واحد مؤنث غائب کے صیغے کے آخر میں "و" لگانے سے جمع مذکر غائب کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔		
❺ فَعَلَتْ، سَمِعَتْ، قَالَتْ، واحد مؤنث غائب کے صیغے ہیں۔		
❻ واحد مذکر غائب کے آخر میں "ن" لگانے سے جمع مؤنث غائب وجود میں آتا ہے۔		
❼ فَعَلْنَ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔		
❽ سَمِعُوْا کا معنی ہے ان سب (مذکر) نے سنا۔		
❾ افعال کے تمام صیغے واحد متکلم کے آخر میں تبدیلیوں سے وجود میں آتے ہیں۔		
❿ "ذَکَرَ" "فَعَلَ" کے وزن پر پورا اترتا ہے، اور اس کا معنی ہے اس (مؤنث) نے یاد کیا۔		

سوال نمبر ۲ بریکٹ میں سے صحیح الفاظ چن کر خالی جگہ پُر کریں۔

(واحد مذکر غائب، تثنیہ مذکر غائب، جمع مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، تثنیہ مؤنث غائب، جمع مؤنث غائب)

❶ فَعَلَتْ کی مخصوص شکل اور وزن پر .... کا صیغہ آتا ہے۔

❷ واحد مذکر غائب کے آخر میں "نَ" لگانے سے .... کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔

❸ عَلِمُوْا .... کا صیغہ ہے۔

❹ خَرَجَ (وہ نکلا) کے آخر میں "تْ" لگانے سے .... کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔

❺ اَمَرَا .... کا صیغہ ہے۔

❻ واحد مؤنث غائب کی "ت" کے آخر میں "ا" لگانے سے.................کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ۱ کا صحیح جواب کالم نمبر ۲ میں ہے، اسے تیر کے نشان (⟵) سے ملائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ فَعَلَ	① ان سب (مؤنث) نے کیا
❷ سَمِعُوْا	② اس (مذکر) نے مدد کی
❸ أَخَذَتَا	③ اس (عورت) نے سنا
❹ فَعَلَا	④ ان دو (عورتوں) نے پکڑا
❺ سَمِعَتْ	⑤ اس (مذکر) نے کیا
❻ سَمِعْنَا	⑥ اس (عورت) نے مدد کی
❼ فَعَلُوْا	⑦ ان دونوں (مذکر) نے جانا
❽ نَصَرَ	⑧ ان سب (مذکر) نے سنا
❾ عَلِمْنَ	⑨ ہم سب نے سنا
❿ نَصَرَتْ	⑩ ہم سب نے مدد کی
⓫ فَعَلَتْ	⑪ ان سب (مذکر) نے پکڑا
⓬ نَصَرْنَا	⑫ ان دو (مذکر) نے کیا
⓭ أَخَذُوْا	⑬ اس (عورت) نے کیا
⓮ عَلِمَا	⑭ انہوں (مؤنث) نے جانا
⓯ فَعَلْنَ	⑮ انہوں (مذکر) نے کیا

سوال نمبر ۴ پہلے بریکٹ میں دیئے گئے الفاظ کے معانی یاد کریں، پھر ان کی روشنی میں صیغوں کی علامت لگا کر جدول کے خانے پر کریں، اور ہر خانہ میں صرف اسی مصدر کا صیغہ لکھیں جو اس خانہ کے برابر میں لکھا ہوا ہو۔

أَلْأَمْرُ	أَلْجَعْلُ	أَلْحَمْلُ	أَلْخُرُوْجُ
حکم دینا	بنانا	اٹھانا	نکلنا

جدول (Table) پُر کریں

	مذکر			مؤنث		
	واحد غائب	تثنیہ غائب	جمع غائب	واحد غائب	تثنیہ غائب	جمع غائب
أَلْأَمْرُ حکم دینا						
اَلْجَعْلُ بنانا						
اَلْحَمْلُ اٹھانا						
اَلْخُرُوْجُ نکلنا						

سوال نمبر ۵ سورہ بقرہ کے پہلے رکوع کی تلاوت کیجئے اور ترجمہ کو ملاحظہ کر کے بتلایئے کہ ان میں سے آج تک سبق میں سے پڑھے ہوئے صیغے آئے ہیں یا نہیں؟

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۗ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۷﴾

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (259) پر

سبق نمبر ۱۷

فعلِ ماضی کا تعارف

(ب)

آج کا سبق شروع کرنے سے پہلے وہ تمام مشکل الفاظ اور ان کے معانی ذہن نشین فرمالیں جو آج کے سبق کی مثالوں میں استعمال ہوں گے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اَلْحَشْرُ	جمع کرنا	اَلْحُضُوْرُ	حاضر ہونا
اَلْحِفْظُ	حفاظت کرنا	اَلْحُکْمُ	فیصلہ کرنا
اَلْحَمْدُ	تعریف کرنا	اَلْإِحْسَانُ	گمان کرنا

پچھلے سبق میں ہم فعلِ ماضی کے غائب کے درج ذیل صیغے اور ان کی مثالیں پڑھ چکے ہیں، اب اس جدول میں ان صیغوں کا ترجمہ ملاحظہ کریں:

مذکر			مؤنث		
واحد غائب	تثنیہ غائب	جمع غائب	واحد غائب	تثنیہ غائب	جمع غائب
فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوْا	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ
اس نے کیا	ان دونوں نے کیا	انہوں نے کیا	اس (عورت) نے کیا	ان دو (عورتوں) نے کیا	انہوں (عورتوں) نے کیا

آج کے سبق میں ہم ماضی، مخاطب اور متکلّم کے صیغے پڑھیں گے۔

تفصِیل

❶ واحد مذکّر غائب کے صیغے کے آخر میں "تَ" (زبر کے ساتھ) لگانے اور واحد کے صیغے کے آخری حرف کی زبر کو جزم کے ساتھ بدلنے سے واحد مذکّر مخاطب کا صیغہ وجود میں آتا ہے جیسے:

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلَ + تَ	فَعَلْتَ
اس نے کیا	آپ نے کیا
حَشَرَ + تَ	حَشَرْتَ
اس نے جمع کیا	آپ نے جمع کیا
حَفِظَ + تَ	حَفِظْتَ
اس نے حفاظت کی	آپ نے حفاظت کی

❷ واحد مذکّر غائب کے صیغے کے آخر میں "تُمَا" لگایا جائے تو تثنیہ مذکّر مخاطب کا صیغہ وجود میں آتا ہے جیسے:

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلَ + تُمَا	فَعَلْتُمَا
اس نے کیا	تم دونوں (مذکر) نے کیا
حَكَمَ + تُمَا	حَكَمْتُمَا
اس نے فیصلہ کیا	تم دونوں نے فیصلہ کیا
حَضَرَ + تُمَا	حَضَرْتُمَا
وہ حاضر ہوا	تم دونوں حاضر ہوئے

❸ واحد مذکّر غائب کے صیغے کے آخر میں "تُمْ" لگانے سے جمع مذکّر مخاطب کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ ہوں

فَعَلَ + تُمْ	فَعَلْتُمْ
اس نے کیا	تم سب نے کیا
حَسِبَ + تُمْ	حَسِبْتُمْ
اس نے گمان کیا	تم سب نے گمان کیا
حَمِدَ + تُمْ	حَمِدْتُمْ
اس نے تعریف کی	تم سب نے تعریف کی

❹ اگر واحد مذکّر غائب کے صیغے کے آخر میں "تِ" (زیر کے ساتھ) لگائی جائے تو واحد مؤنّث مخاطب کا صیغہ بن جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلَ + تِ	فَعَلْتِ
اس نے کیا	تو (مؤنّث) نے کیا
حَکَمَ + تِ	حَکَمْتِ
اس نے فیصلہ کیا	تو (مؤنّث) نے فیصلہ کیا
حَفِظَ + تِ	حَفِظْتِ
اس نے حفاظت کی	تو (مؤنّث) نے حفاظت کی

❺ اگر واحد مذکّر غائب کے صیغہ کے آخر میں "تُمَا" لگایا جائے تو تثنیہ مؤنّث مخاطب کا صیغہ وجود

میں آتا ہے۔یاد رہے کہ تثنیہ مذکّر مخاطب اور تثنیہ مؤنّث مخاطب دونوں کا صیغہ ایک جیسا ہوتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ فرمائیں

فَعَلَ + تُمَا	فَعَلْتُمَا
اس نے کیا	تم دونوں (مؤنث) نے کیا
حَضَرَ + تُمَا	حَضَرْتُمَا
وہ حاضر ہوا	تم دونوں (مؤنث) حاضر ہوئے
حَشَرَ + تُمَا	حَشَرْتُمَا
اس نے جمع کیا	تم دونوں (مؤنث) نے جمع کیا

۶ واحد مذکّر غائب کے صیغے کے آخر میں اگر "تُنَّ" لگایا جائے تو جمع مؤنّث مخاطب کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلَ + تُنَّ	فَعَلْتُنَّ
اس نے کیا	تم سب (مؤنّث) نے کیا
حَسِبَ + تُنَّ	حَسِبْتُنَّ
اس نے گمان کیا	تم سب (مؤنّث) نے گمان کیا
حَکَمَ + تُنَّ	حَکَمْتُنَّ
اس نے فیصلہ کیا	تم سب (مؤنّث) نے فیصلہ کیا

۷ واحد مذکّر غائب کے صیغے کے آخر میں اگر "تُ" (پیش والی) لگائی جائے تو واحد متکلّم کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔یاد رہے کہ واحد متکلّم کا صیغہ مذکّر اور مؤنّث دونوں کے لیے

ایک ہی ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کریں

فَعَلَ + تُ	فَعَلْتُ
اس نے کیا	میں نے کیا
حَمِدَ + تُ	حَمِدْتُ
اس نے تعریف کی	میں نے تعریف کی
حَشَرَ + تُ	حَشَرْتُ
اس نے جمع کیا	میں نے جمع کیا

❽ اگر واحد مذکّر غائب کے صیغے کے آخر میں "نَا" لگایا جائے تو جمع متکلّم کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔ یاد رہے کہ جمع متکلّم کا صیغہ ضمیروں کی طرح تثنیہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور اس میں بھی واحد متکلّم کی طرح مذکّر و مؤنّث دونوں کے لیے ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلَ + نَا	فَعَلْنَا
اس نے کیا	ہم نے کیا
حَكَمَ + نَا	حَكَمْنَا
اس نے فیصلہ کیا	ہم نے فیصلہ کیا
حَضَرَ + نَا	حَضَرْنَا
وہ حاضر ہوا	ہم حاضر ہوئے

خلاصہ: فعل ماضی کے مکمل صیغے بنانے کے لیے درج ذیل علامات ہمارے سامنے

آئی ہیں، جن کے لگانے سے سارے صیغے وجود میں آتے ہیں:

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث
واحد	فَعَلَ	تْ	تَ	تِ	تُ	تُ
تثنیہ	ا	ا	تُمَا	تُمَا	نَا	نَا
جمع	وْا	نَ	تُمْ	تُنَّ	نَا	نَا

عَمَلی مشق

اہم نوٹ: عملی مشق شروع کرنے سے پہلے درج ذیل قرآنی الفاظ کے معنی یاد کرلیں تاکہ مشق کے حل کرنے میں سہولت ہو:

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اَلْخُرُوْجُ	نکلنا	اَلْخَلْقُ	پیدا کرنا
اَلْخَسَارَةُ	نقصان اٹھانا	اَلْخَشِيَةُ	ڈرنا
اَلْخُشُوْعُ	عاجزی کرنا	اَلدُّخُوْلُ	داخل ہونا

سوال نمبر ۱ درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی نشاندہی متعلقہ خانوں میں کیجیے۔

	صحیح	غلط
۱ مذکر مخاطب اور مؤنث مخاطب کے لیے تثنیہ کے صیغے ایک جیسے ہوتے ہیں۔		
۲ واحد متکلم کا صیغہ "نَا" سے وجود میں آتا ہے۔		
۳ واحد مذکر غائب کے آخر میں "تْ" لگانے سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔		
۴ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ "تُنَّ" اور مؤنث کا صیغہ "تُمْ" لگانے سے وجود میں آتا ہے۔		
۵ واحد متکلم کا صیغہ مخاطب کے صیغے کے آخر میں "تُ" لگانے سے وجود میں آتا ہے۔		

سوال نمبر ۲ وہ کونسا حرف ہے، جس پر زبر، زیر، پیش اور جزم آنے سے صیغہ بدلتا ہے، پہلے اس حرف کی نشاندہی کریں اس کے بعد دیئے گئے مصادر سے اس حرف پر اعراب کی تبدیلی سے بننے والے صیغے درج ذیل خانوں میں لکھیں۔

اَلْخَلْقُ پیدا کرنا				

اَلْخُرُوْجُ نکلنا				
اَلدُّخُوْلُ داخل ہونا				

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ۱ کو کالم نمبر ۲ کے صحیح جواب کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ خَرَجْتُ	① ہم ڈر گئے
❷ خَسِرْتُمْ	② تو نکلی
❸ خَشِيْنَا	③ اس نے پیدا کیا
❹ دَخَلْتُمْ	④ وہ سب نکلیں
❺ خَلَقْتُ	⑤ تم سب نے نقصان اٹھایا
❻ خَشَعُوْا	⑥ میں نکلا
❼ خَرَجْتُنَّ	⑦ اس (مؤنث) نے عاجزی کی
❽ خَشَعْتُمْ	⑧ میں داخل ہوا
❾ خَرَجْتِ	⑨ انہوں نے عاجزی کی
❿ دَخَلْتُمَا	⑩ میں نے پیدا کیا
⓫ خَسِرُوْا	⑪ تم سب داخل ہوئے
⓬ دَخَلْتُ	⑫ تم سب نکلیں
⓭ خَلَقَ	⑬ ان (سب) نے نقصان اٹھایا
⓮ خَرَجْنَ	⑭ تم دونوں داخل ہوئیں
⓯ خَشَعَتْ	⑮ تم سب نے عاجزی کی

سوال نمبر ۴ کالم نمبر ۱ میں واحد کے صیغے لکھے گئے ہیں، آپ کالم نمبر ۲ میں جمع کے صیغے بنائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ حَمَلَ	① ________
❷ خَشِيْتُ	② ________
❸ دَخَلَتْ	③ ________
❹ خَشَعْتُ	④ ________
❺ حَسِبَ	⑤ ________
❻ حَفِظْتُ	⑥ ________
❼ حَكَمْتُ	⑦ ________

سوال نمبر ۵ درج ذیل جملوں میں سے ہر ایک کے کئی کئی جوابات دیئے گئے ہیں آپ صحیح جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

❶ حَفِظَتْ

☐ واحد مؤنث غائب ☐ واحد مذکر غائب ☐ واحد متکلم

❷ حَكَمْتُمْ

☐ جمع مذکر مخاطب ☐ جمع مذکر غائب ☐ جمع متکلم

❸ حَسِبْتَ

☐ جمع مذکر غائب ☐ واحد مؤنث غائب ☐ واحد مذکر مخاطب

❹ جَمَعْنَا

☐ جمع مؤنث غائب ☐ جمع متکلم ☐ واحد متکلم

❺ اٰمَنْتُ

☐ واحد متکلم ☐ واحد مذکر مخاطب ☐ واحد مؤنث مخاطب

سوال نمبر ۲ سورۃ البقرۃ کا تیسرا رکوع تلاوت فرمائیے، اور بتلائیے کہ اس میں آپ کو ماضی کے چودہ صیغوں میں سے کون سا صیغہ ملا۔

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِیْعًا ۚ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (260) پر

فعلِ ماضی کا تعارف

(ج)

پچھلے سبق میں آپ حضرات یہ تفصیل پڑھ چکے ہیں کہ فعلِ ماضی کے واحد مذکّر غائب کا صیغہ "فَعَلَ" یا "فَعِلَ" کے وزن (shape) پر آتا ہے۔ اور یہی صیغہ ماضی کے چودہ صیغوں کی بنیاد بنتا ہے۔

آج کے سبق میں یہ وضاحت پیش کی جائے گی کہ فعل ماضی کا یہ صیغہ دوسری شکلوں میں بھی آتا ہے۔ اور ان صیغوں کے آخر میں بھی وہ علامات لگانے سے (جو پچھلے سبق میں آپ پڑھ چکے ہیں) ماضی کے چودہ صیغے وجود میں آتے ہیں۔

تفصِیل

فعل ماضی "فَعَلَ" اور "فَعِلَ" کے علاوہ "اَفْعَلَ"، "فَعَّلَ" اور "إِسْتَفْعَلَ" کے وزن (Shape) پر بھی آتی ہے۔

❶ "فَعَّلَ" سے ماضی کے صیغے سمجھنے کے لیے درج ذیل جدول کو ملاحظہ کیجیے:

غائب کے صیغے

جمع مؤنّث	تثنیہ مؤنّث	واحد مؤنّث	جمع مذکّر	تثنیہ مذکّر	واحد مذکّر
فَعَّلْنَ	فَعَّلَتَا	فَعَّلَتْ	فَعَّلُوْا	فَعَّلَا	فَعَّلَ

مخاطب کے صیغے

جمع مؤنّث	تثنیہ مؤنّث	واحد مؤنّث	جمع مذکّر	تثنیہ مذکّر	واحد مذکّر
فَعَّلْتُنَّ	فَعَّلْتُمَا	فَعَّلْتِ	فَعَّلْتُم	فَعَّلْتُمَا	فَعَّلْتَ

متکلّم کے صیغے

جمع متکلّم	واحد متکلّم
فَعَّلْنَا	فَعَّلْتُ

❷ ''اَلتَّـنْـزِيْلُ'' کا معنیٰ ''اتارنا'' ہے۔ اس سے ماضی کے چودہ صیغے درج ذیل جدول میں دیکھیں:

غائب

	جمع	تثنیہ	واحد
مذکر	نَزَّلُوْا ان سب (مردوں) نے اتارا	نَزَّلَا ان دو (مردوں) نے اتارا	نَزَّلَ اس ایک (مرد) نے اتارا
مؤنث	نَزَّلْنَ ان سب (عورتوں) نے اتارا	نَزَّلَتَا ان دو (عورتوں) نے اتارا	نَزَّلَتْ اس ایک (عورت) نے اتارا

مخاطب

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	نَزَّلْتَ تو ایک (مرد) نے اتارا	نَزَّلْتُمَا تم دونوں (مردوں) نے اتارا	نَزَّلْتُم تم سب (مردوں) نے اتارا
مؤنث	نَزَّلْتِ تو (مؤنث) نے اتارا	نَزَّلْتُمَا تم دو (مؤنث) نے اتارا	نَزَّلْتُنَّ تم سب (مؤنث) نے اتارا

متکلم

واحد	جمع
نَزَّلْتُ میں (مذکر/مؤنث) نے اتارا	نَزَّلْنَا ہم (مذکر/مؤنث) نے اتارا

۳ اسی طرح "بَدَّلَ" جو کہ (فَعَّلَ) کے وزن پر ہے کا معنی ہے "اس نے تبدیل کیا" اس کے آخر میں بھی یہی علامات لگانے سے صیغے اور اس کا معنی تبدیل ہو جاتا ہے۔

۴ "سَبَّحَ" جو کہ (فَعَّلَ) کے وزن پر ہے کا معنی ہے "اس نے تسبیح بیان کی" اس کے آخر میں علامات مخصوصہ لگانے سے صیغے بن جاتے ہیں۔

ماضی کا صیغہ "أَفْعَلَ" کے وزن (Shape) پر بھی بڑی کثرت کے ساتھ آتا ہے، چنانچہ "أَفْعَلَ" یا اس وزن پر پورا اترنے والا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، اس کے آخر میں بھی اسی طرح یہی علامات لگانے سے چودہ صیغے وجود میں آتے ہیں، وہ صیغے اور ان کا ترجمہ ایک جدول میں ملاحظہ کیجئے۔

قرآنی صیغے

	غائب						مخاطب						متکلم	
قرآنی مصادر	واحد مذکر	تثنیہ مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	تثنیہ مؤنث	جمع مؤنث	واحد مذکر	تثنیہ مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	تثنیہ مؤنث	جمع مؤنث	واحد	جمع
اَلْاِفْعَالُ	اَفْعَلَ	اَفْعَلَا	اَفْعَلُوْا	اَفْعَلَتْ	اَفْعَلَتَا	اَفْعَلْنَ	اَفْعَلْتَ	اَفْعَلْتُمَا	اَفْعَلْتُمْ	اَفْعَلْتِ	اَفْعَلْتُمَا	اَفْعَلْتُنَّ	اَفْعَلْتُ	اَفْعَلْنَا
کرنا	کرایا اس مرد نے	کرایا ان دو مردوں نے	کرایا ان سب مردوں نے	کرایا اس ایک عورت نے	کرایا ان دو عورتوں نے	کرایا ان سب عورتوں نے	کرایا تو ایک مرد نے	کرایا تم دو مردوں نے	کرایا تم سب مردوں نے	کرایا تم ایک عورت نے	کرایا تم دونوں عورتوں نے	کرایا تم سب عورتوں نے	کرایا میں نے	کرایا ہم سب نے
اَلْاِحْسَانُ	اَحْسَنَ	اَحْسَنَا	اَحْسَنُوْا	اَحْسَنَتْ	اَحْسَنَتَا	اَحْسَنَّ	اَحْسَنْتَ	اَحْسَنْتُمَا	اَحْسَنْتُمْ	اَحْسَنْتِ	اَحْسَنْتُمَا	اَحْسَنْتُنَّ	اَحْسَنْتُ	اَحْسَنَّا
احسان کرنا	اس ایک مرد نے احسان کیا	ان دو مردوں نے احسان کیا	ان سب مردوں نے احسان کیا	اس ایک عورت نے احسان کیا	ان دو عورتوں نے احسان کیا	ان سب عورتوں نے احسان کیا	تو ایک مرد نے احسان کیا	تم دو مردوں نے احسان کیا	تم سب مردوں نے احسان کیا	تو ایک عورت نے احسان کیا	تم دو عورتوں نے احسان کیا	تم سب عورتوں نے احسان کیا	میں نے احسان کیا	ہم سب نے احسان کیا
اَلْاِخْرَاجُ	اَخْرَجَ	اَخْرَجَا	اَخْرَجُوْا	اَخْرَجَتْ	اَخْرَجَتَا	اَخْرَجْنَ	اَخْرَجْتَ	اَخْرَجْتُمَا	اَخْرَجْتُمْ	اَخْرَجْتِ	اَخْرَجْتُمَا	اَخْرَجْتُنَّ	اَخْرَجْتُ	اَخْرَجْنَا
نکالنا	نکالا اس ایک مرد نے	نکالا ان دو مردوں نے	نکالا ان سب مردوں نے	نکالا اس ایک عورت نے	نکالا ان دو عورتوں نے	نکالا ان سب عورتوں نے	نکالا تو ایک مرد نے	نکالا تم دو مردوں نے	نکالاتو تم سب مردوں نے	نکالا تو ایک عورت نے	نکالا تم دو عورتوں نے	نکالا تم سب عورتوں نے	نکالا میں نے	نکالا ہم سب نے
اَلْاِرْسَالُ	اَرْسَلَ	اَرْسَلَا	اَرْسَلُوْا	اَرْسَلَتْ	اَرْسَلَتَا	اَرْسَلْنَ	اَرْسَلْتَ	اَرْسَلْتُمَا	اَرْسَلْتُمْ	اَرْسَلْتِ	اَرْسَلْتُمَا	اَرْسَلْتُنَّ	اَرْسَلْتُ	اَرْسَلْنَا
بھیجنا	اس ایک مرد نے بھیجا	ان دو مردوں نے بھیجا	ان سب مردوں نے بھیجا	اس ایک عورت نے بھیجا	ان دو عورتوں نے بھیجا	ان سب عورتوں نے بھیجا	تو ایک مرد نے بھیجا	تم دو مردوں نے بھیجا	تم سب مردوں نے بھیجا	تو ایک عورت نے بھیجا	تم دو عورتوں نے بھیجا	تم سب عورتوں نے بھیجا	میں نے بھیجا	ہم سب نے بھیجا

اہم نوٹ: ماضی کے صیغے "اِسۡتَفۡعَلَ" کے وزن (Shape) پر کثرت سے آتے ہیں، جیسے واحد مذکّر غائب کا صیغہ "اِسۡتَغۡفَرَ، اِسۡتَخۡرَجَ" وغیرہ۔

ان کے آخر میں بھی علامات لگائیں تو ماضی کے چودہ صیغے وجود میں آتے ہیں۔

عملی مشق

سوال نمبر ۱

نیچے ماضی کے مختلف قرآنی صیغے دیے گئے ہیں اور ہر صیغے کے ساتھ اس کا نمبر لکھا گیا ہے، آپ صیغوں کی علامات میں غور کر کے صرف ان کا نیچے دیے گئے جدول میں نمبر صحیح خانے میں درج کریں۔

① اَحْسَنُوْا ② اَكْرَمْنَا ③ سَبَّحَ ④ بَدَّلْتُمْ

⑤ اَخَّرَتْ ⑥ دَخَلْتُمْ ⑦ رَزَقْنَا ⑧ اَحْضَرَتْ

⑨ اَحْبَطَ ⑩ بَشَّرْتُمْ ⑪ نَزَّلْتُ ⑫ حَرَّمَ

⑬ خَلَقْتَ ⑭ رَحِمَ ⑮ عَرَّفَ ⑯ سَوَّلْتُ

⑰ اَنْذَرْتُمْ ⑱ غَلَبَتْ ⑲ رَحِمْنَا ⑳ عَجِبْتَ

㉑ اَعْجَبَ ㉒ قَدَّرْنَا ㉓ اَقْبَلْتُ ㉔ كَتَبَا

㉕ كَرِهَ ㉖ مَكَرُوْا ㉗ اَلْفَقَ ㉘ اَنْعَمْنَا

㉙ مَرِضْتُ ㉚ يَسَّرْنَا ㉛ كَشَفَ

غائب

واحد مذکّر	تثنیہ مذکّر	جمع مذکّر	واحد مؤنّث	تثنیہ مؤنّث	جمع مؤنّث

مخاطب

واحد مذکّر	تثنیہ مذکّر	جمع مذکّر	واحد مؤنث	تثنیہ مؤنث	جمع مؤنث

متکلّم

واحد	جمع

سوال نمبر ۲ پہلے نمبر وار دیے گئے قرآنی مصادر کا معنی ذہن نشین کر لیجئے، اس کے بعد جدول کی خالی جگہوں پر قرآنی صیغوں کا ترجمہ لکھیں:

❶ "اَلتَّکْذِیْبُ" کا معنی ہے "جھٹلانا"۔

كَذَّبَ	كَذَّبُوْا	كَذَّبَتْ	كَذَّبْنَا	كَذَّبْتُمْ

❷ "اَلْاِهْلَاكُ" کا معنی ہے "ہلاک کرنا"۔

اَهْلَكَ	اَهْلَكْنَا	اَهْلَكْتُ	اَهْلَكْتَ

❸ "اَلتَّفْرِيْقُ" کا معنی ہے "جدا کرنا"۔

فَرَّقَتْ	فَرَّقُوْا	فَرَّقْتُمْ	فَرَّقْنَا

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (260) پر

سبق نمبر ۱۹

فعلِ مضارع کا تعارف

(Present Future)

(حصہ الف)

آپ حضرات پچھلے اسباق میں فعلِ ماضی (Past) کا تعارف اور ماضی کے صیغے بنانے کا طریقہ بھی تفصیل سے پڑھ چکے ہیں، آج کے سبق میں ''فعلِ مضارع'' کے بارے میں تفصیل پیش کی جائے گی۔

تفصِیل

فعلِ مضارع ایسا فعل ہے جس میں زمانہ حال اور زمانہ مستقبل دونوں بیک وقت ہوتے ہیں، جیسے ''یَفْعَلُ'' کا معنی ہے ''وہ کرتا ہے'' یا ''وہ کرے گا''۔

فعلِ مضارع بنانے کا طریقہ یہ ہے ''فعلِ ماضی'' واحد مذکّر غائب کا صیغہ جو کہ تمام صیغوں کی بنیاد ہے، اس سے مخصوص انداز میں فعلِ مضارع کا واحد مذکّر غائب کا صیغہ وجود میں آتا ہے اور پھر اس پر مختلف علامات اور تبدیلیوں سے ماضی کی طرح مضارع کے باقی تیرہ صیغے وجود میں آتے ہیں۔

فعلِ مضارع کا واحد مذکّر غائب بنانے کا طریقہ

❶ سب سے پہلے ماضی کے واحد مذکّر غائب کے کسی صیغے کو لیجئے اور اس کے شروع میں "يَ" زبر والی لگا دیجئے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کریں

ملائیں	ملانے کے بعد
يَ + فَعَلَ	يَفعَلَ
يَ + نَصَرَ	يَنَصَرَ
يَ + حَسِبَ	يَحَسِبَ
يَ + فَتَحَ	يَفَتَحَ
يَ + سَمِعَ	يَسَمِعَ

❷ پھر اس کے بعد ماضی کے واحد مذکّر غائب کے صیغے کے پہلے حرف کی "زبر" کو ختم کر کے اس کو "جزم" دے دیں۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کریں

جزم سے پہلے صیغہ کی شکل	زبر ہٹا کر جزم لگانے کے بعد
يَفَعَلَ	يَفْعَلَ
يَحَسِبَ	يَحْسِبَ
يَنَصَرَ	يَنْصَرَ
يَفَتَحَ	يَفْتَحَ
يَسَمِعَ	يَسْمَعَ

۳ پھر اس کے بعد صیغے کے آخری حرف جو "یَفۡعَلُ" میں "ل" ہے۔ اور دوسرے صیغوں میں لام والی جگہ جو بھی آخری حرف ہو اس کے اعراب کو ہٹا کر پیش دے دی جائے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

پیش لگانے سے پہلے صیغہ کی شکل	پیش لگانے کے بعد صیغہ کی مکمل شکل
یَفۡعَلَ	یَفۡعَلُ
یَنۡصُرَ	یَنۡصُرُ
یَفۡتَحَ	یَفۡتَحُ
یَحۡسِبَ	یَحۡسِبُ
یَسۡمَعَ	یَسۡمَعُ

اہم نوٹ: مضارع بنانے کے لیے صیغے میں ہونے والی ضروری تبدیلیاں تو آپ حضرات نے دیکھ لیں۔ بسا اوقات شروع اور آخر کے علاوہ درمیان والے حروف میں بھی اعراب کی تبدیلی ہو جاتی ہے جیسے نَصَرَ سے یَنۡصُرُ بناتے ہوئے "ص" کی زبر کی جگہ پیش لگائی گئی ہے۔
اسی طرح سَمِعَ سے یَسۡمَعُ بناتے ہوئے "م" کی زیر کی جگہ زبر لگائی گئی ہے، اسی طرح ضَرَبَ سے یَضۡرِبُ بناتے ہوئے "ر" کی زبر کی جگہ زیر لگائی ہے، عربی گرامر اور قواعد کے اعتبار سے اس میں جو راز پوشیدہ ہیں۔ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے چونکہ ہمارا مقصد قرآنی صیغوں کی پہچان ہے، اور وہ فعل کے شروع اور آخری علامات کو دیکھ کر ہمیں حاصل ہو جاتی ہے لہٰذا اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

عملی مشق

سوال نمبر۱

فعل مضارع کا واحد مذکّر غائب کا صیغہ بنانے کے لیے آپ کے پاس شروع میں لگانے کے لیے ''یَ'' اور آخرحرف کی زبر ہٹا کر ''پیش'' موجود ہے۔

نمونہ کی مثال دیکھ کر درج ذیل قرآنی الفاظ میں یہ علامات لگا کر مضارع کا واحد مذکّر غائب کا صیغہ بنائیں:

ماضی کا صیغہ	تبدلی کا عمل	مضارع کا صیغہ
نمونہ: بَعَثَ (اس نے بھیجا)	یَ + بَعَثَ	یَبْعَثُ وہ بھیجتا ہے/ بھیجے گا
جَعَلَ اس نے بنایا		
جَمَعَ اس نے جمع کیا		
حَضَرَ وہ حاضر ہوا	+''ض'' کی زبر کی جگہ پیش لگائیں	
حَمَلَ اس نے اٹھایا	+''م'' کی زبر کی جگہ زیر لگائیں	
خَلَقَ اس نے پیدا کیا	+''ل'' کی زبر کی جگہ پیش لگائیں	

سوال نمبر ۲ بریکٹ میں بہت سارے قرآنی صیغے دیئے گئے ہیں آپ علامت کے ذریعے پہچان کر فعل ماضی اور فعل مضارع کے صیغے الگ کریں۔

(خَلَقَ، یَدْخُلُ، دَمَّرَ، یَرْجِعُ، یَرْکَعُ، یَرْحَمُ، ذَهَبَ، رَحِمَ، اَرْسَلُوْا، یَرْفَعُ، رَکَعَ، زَعَمْتُمْ، سَبَقَتْ، أَخْلَقْنَا، رَزَقْنَا، سَحِرُوْا، یَسْجُدُ، فَسَبِّحُوْا، یَسْئَلُكَ، سَكَنْتُمْ، یَشْهَدُ)

فعل ماضی	فعل مضارع

سوال نمبر ۳

پہلے درج ذیل مصادر کے معنی ذہن نشین کرلیں، ان مصادر سے بنائے گئے صیغوں میں کالم نمبر (۱) کا صحیح جواب کالم نمبر (۲) میں موجود ہے، آپ صحیح جواب تیر (⟵) کے نشان کے ساتھ ملائیں۔

مصادر	معنی	مصادر	معنی
أَلْإِصْلَاحُ	نیکی اختیار کرنا	أَلشُّكْرُ	شکر کرنا
اَلطَّعْمُ	کھانا	أَلْإِشْرَاكُ	شرک کرنا
أَلطُّغْیَانُ	سرکشی کرنا	أَلشِّدَّةُ	مضبوط کرنا
أَلتَّطْهِیْرُ	پاک کرنا	أَلصُّنْعُ	بنانا
أَلضِّحْكُ	ہنسنا	أَلطَّبْعُ	مہر لگانا
أَلْعَمَلُ	کام کرنا	أَلْإِعْلَانُ	ظاہر کرنا

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ أَصْلَحُوْا	① تو نے شرک کیا
❷ يَصْبِرُ	② وہ ہنسا
❸ طَعِمْتُمْ	③ انہوں نے سرکشی کی
❹ أَشْرَكْتَ	④ وہ کام کرتا ہے
❺ شَدَدْنَا	⑤ انہوں نے کیا (بنایا)
❻ طَغَوْا	⑥ وہ شکر کرتا ہے
❼ يُصْلِحُ	⑦ انہوں نے نیکی اختیار کی
❽ طَهَّرَ	⑧ تم نے کھانا کھایا
❾ يَشْكُرُ	⑨ اس نے پاک کیا
❿ ضَحِكَ	⑩ میں نے ظاہر کیا
⓫ صَنَعُوْا	⑪ تم نے شکر کیا
⓬ يَطْبَعُ	⑫ ہم نے مضبوط کیا
⓭ شَكَرْتُمْ	⑬ وہ صبر کرتا ہے
⓮ يَعْمَلُ	⑭ وہ نیکی اختیار کرتا ہے
⓯ أَعْلَنْتُ	⑮ وہ مہر لگاتا ہے

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (261) پر

سبق نمبر ۲۰

فعلِ مضارع کا تعارف

(حصہ ب)

پچھلے سبق میں آپ حضرات ''فعلِ ماضی'' سے فعلِ مضارع بنانے کا طریقہ پڑھ چکے ہیں کہ فعلِ ماضی میں مخصوص علامات لگانے سے فعلِ مضارع واحد مذکّر غائب کا صیغہ وجود میں آتا ہے، جیسے:

❶ فَعَلَ	سے	یَفْعَلُ
❷ نَصَرَ	سے	یَنْصُرُ
❸ حَسِبَ	سے	یَحْسِبُ
❹ فَتَحَ	سے	یَفْتَحُ

آج کے سبق میں فعلِ مضارع واحد مذکّر غائب کے صیغے سے فعلِ مضارع کے باقی تیرہ صیغوں کے بنانے کا طریقہ بیان کیا جائے گا۔

سب سے پہلے دو کالموں میں تقابلی انداز میں ماضی اور مضارع کی وہ علامات پڑھتے ہیں، جن کے اضافے سے ماضی اور مضارع دونوں کے بقیہ صیغے وجود میں آتے ہیں۔

		فعل ماضی	فعل مضارع	
بنیادی صیغہ	واحد مذکر غائب	فَعَلَ	یَفْعَلُ	
		آخر میں	شروع میں	آخر میں
غائب	تثنیہ مذکر	ا	یَ	ان
	جمع مذکر	وْا	یَ	وْنَ
	واحد مؤنث	تْ	تَ	
	تثنیہ مؤنث	ا	تَ	ان
	جمع مؤنث	نَ	یَ	نَ
مخاطب	واحد مذکر	تَ	تَ	
	تثنیہ مذکر	تُمَا	تَ	ان
	جمع مذکر	تُمْ	تَ	وْنَ
	واحد مؤنث	تِ	تَ	یْنَ
	تثنیہ مؤنث	تُمَا	تَ	ان
	جمع مؤنث	تُنَّ	تَ	نَ
متکلم	واحد متکلم	تُ	أ	
	جمع متکلم	نَا	نَ	

اب مختلف مصادر سے فعل مضارع کے چودہ صیغے بنانے کا طریقہ سمجھتے ہیں۔

❶ "اَلْفِعْلُ" کا معنی ہے "کرنا" اس سے مضارع کے صیغوں کے درج ذیل جدول کو

ملاحظہ کیجیے:

	صیغہ	فعل	معنی
غائب	واحد مذکر غائب	يَفْعَلُ	وہ (مذکر) کرتا ہے یا وہ کرے گا
	تثنیہ مذکر غائب	يَفْعَلَانِ	وہ دونوں (مذکر) کرتے ہیں یا کریں گے
	جمع مذکر غائب	يَفْعَلُوْنَ	وہ سب مذکر کرتے ہیں یا کریں گے
	واحد مؤنث غائب	تَفْعَلُ	وہ (مؤنث) کرتی ہے یا کرے گی
	تثنیہ مؤنث غائب	تَفْعَلَانِ	وہ دو (مؤنث) کرتی ہیں یا کریں گی
	جمع مؤنث غائب	يَفْعَلْنَ	وہ سب (مؤنث) کرتی ہیں یا کریں گی
مخاطب	واحد مذکر مخاطب	تَفْعَلُ	تو (مذکر) کرتا ہے یا کرے گا
	تثنیہ مذکر مخاطب	تَفْعَلَانِ	تم دو (مذکر) کرتے ہو یا کرو گے
	جمع مذکر مخاطب	تَفْعَلُوْنَ	تم سب (مذکر) کرتے ہو یا کرو گے
	واحد مؤنث مخاطب	تَفْعَلِيْنَ	تو (مؤنث) کرتی ہے یا کرے گی
	تثنیہ مؤنث مخاطب	تَفْعَلَانِ	تم دو (مؤنث) کرتی ہو یا کرو گی
	جمع مؤنث مخاطب	تَفْعَلْنَ	تم سب (مؤنث) کرتی ہو یا کرو گی
متکلم	واحد متکلم	أَفْعَلُ	میں (مذکر/مؤنث) کرتا ہوں یا کروں گا
	جمع متکلم	نَفْعَلُ	ہم (مذکر/مؤنث) کرتے ہیں یا کریں گے

اب آپ مختلف مصادر سے فعلِ مضارع کے چودہ صیغے ملاحظہ فرمائیں۔ پہلے مصادر کے معنی یاد کرلیں۔

اہم نوٹ:

فعلِ ماضی اور فعلِ مضارع کے صیغوں میں درج ذیل فرق ہے:

1. ماضی میں مختلف صیغوں کی علامتیں صرف آخر میں آتی ہیں۔
2. مضارع کے بعض صیغوں میں علامتیں صرف شروع میں اور بعض میں شروع اور آخر دونوں میں آتی ہیں۔
3. فعلِ مضارع کے شروع میں لگانے کی علامات "یَ ، تَ ، أَ، نَ" ہیں اور آخر کے لیے "وُ، نَ" صرف "نُ" یا انِ ہیں۔
4. فعلِ مضارع میں واحد مؤنث غائب اور واحد مذکّر غائب کا صیغہ ایک جیسا ہوتا ہے جدول ملاحظہ ہو۔

مصادر	اَلْعَمَلُ	اَلْعِلْمُ	اَلسُّجُوْدُ	اَلْقَتْلُ
معانی	کام کرنا	جاننا	سجدہ کرنا	قتل کرنا

غائب						مخاطب						متکلم	
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ
يَعْمَلُ	يَعْمَلَانِ	يَعْمَلُوْنَ	تَعْمَلُ	تَعْمَلَانِ	يَعْمَلْنَ	تَعْمَلُ	تَعْمَلَانِ	تَعْمَلُوْنَ	تَعْمَلِيْنَ	تَعْمَلَانِ	تَعْمَلْنَ	اَعْمَلُ	نَعْمَلُ
کام کرتا ہے/ کرے گا وہ ایک مرد	وہ دو (مرد) کام کرتے ہیں/ کریں گے	وہ سب (مرد) کام کرتے ہیں یا کریں گے	وہ ایک (عورت) کام کرتی ہے یا کرے گی	وہ دو (عورتیں) کام کرتی ہیں یا کریں گی	وہ سب (عورتیں) کام کرتی ہیں یا کریں گی	تو ایک (مرد) کام کرتا ہے یا کرے گا	تم دو (مرد) کام کرتے ہو یا کرو گے	تم سب (مرد) کام کرتے ہو یا کرو گے	تو ایک (عورت) کام کرتی ہے یا کرے گی	تم دو (عورتیں) کام کرتی ہیں یا کریں گی	تم سب (عورتیں) کام کرتی ہیں یا کریں گی	میں ایک (مؤنث/ مذکر) کام کرتا ہوں یا کروں گا	ہم سب (مرد/عورت) کام کرتے ہیں کریں گے
يَعْلَمُ	يَعْلَمَانِ	يَعْلَمُوْنَ	تَعْلَمُ	تَعْلَمَانِ	يَعْلَمْنَ	تَعْلَمُ	تَعْلَمَانِ	تَعْلَمُوْنَ	تَعْلَمِيْنَ	تَعْلَمَانِ	تَعْلَمْنَ	اَعْلَمُ	نَعْلَمُ
وہ ایک (مرد) جانتا ہے/ جانے گا	وہ دو (مرد) جانتے ہیں یا جانیں گے	وہ سب (مرد) جانتے ہیں یا جانیں گے	وہ ایک (عورت) جانتی ہے یا جانے گی	وہ دو (عورتیں) جانتی ہیں یا جانیں گی	وہ سب (عورتیں) جانتی ہیں یا جانیں گی	تو ایک (مرد) جانتا ہے یا جانے گا	تم دو (مرد) جانتے ہو یا جانو گے	تم سب (مرد) جانتے ہو یا جانو گے	تو ایک (عورت) جانتی ہے یا جانے گی	تم دو (عورتیں) جانتی ہو یا جانو گی	تم سب (عورتیں) جانتی ہو یا جانو گی	میں ایک (مرد/عورت) جانتا ہوں یا جانوں گا	ہم سب (مرد/ عورت) جانتے ہیں یا جانیں گے

عملی مشق

سوال نمبر ۱

ذیل میں بریکٹ کے اندر بہت سارے قرآنی صیغے درج کیے گئے ہیں آپ علامات کے ذریعے پہچان کر صحیح خانے میں ان کا صرف نمبر درج کریں۔

(۱) یَنْصُرُوْنَ (۲) یَخْلُقُ (۳) یَحْمِلْنَ (۴) یَعْمَلُوْنَ
(۵) نَرْزُقُ (۶) یَرْفَعُ (۷) یَسْجُدُ (۸) اَسْجُدُ
(۹) تَشْهَدُ (۱۰) یَشْفَعُوْنَ (۱۱) نَصْبِرُ (۱۲) یَخْلُقُوْنَ
(۱۳) تَذْهَبْنَ (۱۴) نَحْمِلُ (۱۵) أَشْهَدُ (۱۶) تَحْكُمُ
(۱۷) یَكْتُمْنَ (۱۸) تَخْرُجُوْنَ (۱۹) یَظْلِمُ (۲۰) نَدْخُلُ
(۲۱) یَظْلِمُوْنَ (۲۲) یَرْجُوْنَ (۲۳) تَشْهَدُوْنَ (۲۴) تَشْرَبُوْنَ
(۲۵) یَذْكُرُوْنَ (۲۶) تَعْمَلِیْنَ

غائب						مخاطب						متکلم	
مذکر			مؤنث			مذکر			مؤنث				
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	جمع

غائب						مخاطب						متکلم	
مذکر			مؤنث			مذکر			مؤنث				
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	جمع

سوال نمبر۲ ذیل میں دو کالم دیئے گئے ہیں پہلے کالم میں فعلِ مضارع واحد کے قرآنی صیغے اور ان کا ترجمہ درج کیا گیا ہے، آپ دوسرے کالم میں جمع کے صیغے بنائیں اور ان کا ترجمہ درج کریں۔

فعل مضارع کے واحد کے صیغے	فعل مضارع کے جمع کے صیغے
یَکْتُب وہ لکھتا ہے	
تَعْمَلُ تو عمل کرتا ہے	
اَسْمَعُ میں سنتا ہوں	
تَعْرُجُ وہ چڑھتی ہے	
یَجْعَلُ وہ بناتا ہے	
تَبْتَغِ تو تلاش کرتا ہے	
یَغْلِبُ وہ غالب ہوگا	
اَفْعَلُ میں کروں گا	
تَکْذِبُ تو جھوٹ بولتا ہے	
یَکْفُرُ وہ کفر کرتا ہے	
یُقِیْمُ وہ قائم کرتا ہے	

سوال نمبر ۳ سورۃ البقرۃ کے پہلے دو رکوع کی تلاوت فرمائیے اور علامات کے ذریعے پہچان کر کے درج ذیل کالموں کو لکھیے کہ کون سا فعلِ ماضی کا ہے اور کون سا فعلِ مضارع کا ہے۔

فعلِ ماضی	فعلِ مضارع

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (262) پر

سبق نمبر ۲۱

خلاصہ فعلِ مضارع

الف– آپ حضرات پچھلے سبق میں فعلِ مضارِع کے چودہ صیغے پڑھ چکے ہیں۔

❶ فعلِ مضارع کے مختلف انداز آپ نے دیکھے ہیں جیسے:

فَعَلَ	سے	یَفْعَلُ
فَتَحَ	سے	یَفْتَحُ
نَصَرَ	سے	یَنْصُرُ
دَخَلَ	سے	یَدْخُلُ
ضَرَبَ	سے	یَضْرِبُ
سَمِعَ	سے	یَسْمَعُ
نَظَرَ	سے	یَنْظُرُ
کَسَبَ	سے	یَکْسِبُ

❷ مضارع کے ان تمام صیغوں میں یہ نظر آتا ہے کہ ان کے پہلے حرف (خواہ وہ یَ ہو یا کوئی اور مضارع کی علامت جیسے تَ ، أَ، نَ) پر عموماً زبر آتی ہے۔

❸ دوسری یہ چیز مشاہدے میں آئی ہے کہ اس کا آخری حرف ''پیش'' کے ساتھ آتا ہے۔

❹ آخری سے پہلے والے حرف پر کبھی ''زبر'' آتی ہے جیسے یَفْتَحُ اور کبھی اس پر ''پیش'' آتی

ہے جیسے یَنْصُرُ اور کبھی ''زیر'' آتی ہے جیسے یَضْرِبُ.

ب- مضارع کے ان صیغوں کے شروع میں بسا اوقات حرف نفی ''لَمْ'' اور ''لَنْ'' آجاتا ہے اگر مضارع کے شروع میں لَمْ آجائے تو اس میں دو تبدیلیاں آتی ہیں، ایک لفظوں میں اور دوسری معنیٰ میں:

۱- لفظوں میں یہ تبدیلی آتی ہے کہ مضارع کے آخری حرف کا ''پیش'' ختم ہوجاتا ہے۔ اور اس پر ''جزم'' آجاتی ہے۔

۲- معنیٰ میں یہ تبدیلی آتی ہے کہ اس میں ماضی والا معنیٰ پیدا ہوجاتا ہے۔

لَمْ کی قرآنی مثالیں

❶ ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ (الاخلاص:۳)

ترجمہ: (نہ اس نے کوئی جنا، اور نہ وہ پیدا ہوا)

❷ ﴿أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرٰى﴾ (العلق:۱۴)

ترجمہ: (کیا نہیں جانا اس نے کہ اللہ دیکھ رہا ہے)

اہم نوٹ:

مضارع کے وہ صیغے جن کے آخر میں ''الف، ن'' آتا ہے، جیسے تثنیہ کے صیغے اور جن کے آخر میں ''وَ، نَ'' آتا ہے جیسے جمع کے صیغے تو ان میں بجائے آخری حرف کے اعراب کے ختم ہونے کے ''نَ'' ختم ہوجاتا ہے، جیسے:

قرآنی مثال: ﴿أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا﴾ (الانعام:۶)

ترجمہ: (کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے کتنی ہلاک کیں)

ج- اگر مضارع پر حرف "لَنْ" آجائے تو اس میں بھی دو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں:

① لفظوں میں ② معنی میں

لفظوں میں تو یہ تبدیلی آتی ہے کہ فعلِ مضارع کے آخری حرف پر ہمیشہ زبر آتی ہے۔

معنی میں یہ تبدیلی آتی ہے کہ اس کے معنی میں نفی والا معنی بڑی تاکید کے ساتھ آتا ہے، اور اس کا ترجمہ ''ہرگز نہیں'' کیا جاتا ہے جیسے:

قرآنی مثال: ﴿لَنْ نَصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ﴾ (البقرة:٦١)

ترجمہ: (ہم ہرگز ایک کھانے پر صبر نہیں کریں گے)

د- مضارع کے ان صیغوں کے شروع میں لام تاکید "لَ" اور آخر میں نون مشدد والا "نّ" آجاتا ہے، ان دونوں حرفوں سے مضارع کے معنی میں بڑی زبردست قسم کی دوہری (Duble) تاکید پیدا ہو جاتی ہے۔

قرآنی مثال: ﴿وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ﴾ (العنکبوت:١١)

ترجمہ: (جو لوگ ایمان لائے اللہ انہیں بھی ظاہر کر کے رہے گا اور منافقوں کو بھی ظاہر کر کے رہے گا)

قرآنی مثال: ﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾ (التکاثر:٨)

ترجمہ: (پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کا سوال ہوگا)

عملی مشق

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں۔

	صحیح	غلط
۱ فعلِ ماضی کے شروع میں "لَمْ" آجائے تو اس میں نفی والا معنی پیدا ہو جاتا ہے۔		
۲ فعلِ مضارع کے شروع میں "لَ" اور آخر میں "نَّ" سے دوہری تاکید پیدا ہو جاتی ہے۔		
۳ حرف "لَنْ" فعل مضارع پر آتا ہے، اس کا ترجمہ "ہر گز نہیں" کیا جاتا ہے۔		
۴ فعل مضارع کے شروع میں حرف "لَمْ" آنے سے اس کے آخری حرف پر جزم آجاتی ہے۔		
۵ فعل مضارع کے شروع میں حرف "لَنْ" آنے سے اس کے آخری حرف میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔		

سوال نمبر ۲

کالم نمبر "۱" کا صحیح ترجمہ کالم نمبر "۲" میں درج ہے۔ آپ صحیح جواب کو تیر (←) کے نشان سے ملائیں۔ پہلے ایک نظر میں چند مصادر دیکھ لیں، کیونکہ کالم میں ذکر کیے گئے قرآنی صیغے درج ذیل مصادر سے بنائے گئے ہیں۔

مصادر	معانی	مصادر	معانی
اَلْفَرْحَةُ	خوش ہونا	اَلتَّفْضِيلُ	فضیلت دینا
اَلْعِرْفَانُ	پہچاننا	اَلْإِيْمَانُ	ایمان لانا
اَلْفَسَادُ	فساد کرنا	اَلْحَمْلُ	اٹھانا
اَلدُّعَآءُ	پکارنا	اَلْكَوْنُ	ہونا
اَلْكِتَابَةُ	لکھنا		

کالم نمبر ۱

1. اٰمَنُوْا
2. یَحْسِبُ
3. لَیَفْعَلَنَّ
4. یَفْرَحُوْنَ
5. فَضَّلْتُ
6. لَمْ یَعْرِفُوْا
7. لَنْ تُغْنِیَ
8. لَمْ یَکُنْ
9. لَنُفْسِدَنَّ
10. کَتَبْتَ
11. کَذَّبْنَا
12. أَلَمْ تَعْلَمْ
13. لَنْ نُّؤْمِنَ
14. لَیَحْمِلَنَّ
15. لَنْ نَّدْعُوَ

کالم نمبر ۲

1. وہ ضرور بالضرور کرے گا
2. تو نے لکھا
3. کیا تو نے نہیں جانا
4. وہ ایمان لائے
5. ہم ضرور بالضرور فساد کریں گے
6. وہ خوش ہوتے ہیں
7. انہوں نے نہ پہچانا
8. ہم ضرور بالضرور نہیں پکاریں گے
9. ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے
10. ہم نے جھٹلایا
11. میں نے فضیلت دی
12. وہ ضرور بالضرور اٹھائیں گے
13. ہرگز کام نہ آئے گی
14. نہ ہوا
15. وہ گمان کرتا ہے

جوابات کے لئے دیکھیے صفحہ نمبر (263) پر

سبق نمبر ۲۲

ماضی مجہول اور مضارع مجہول کا تعارف

پچھلے اسباق میں آپ حضرات نے ''فعلِ ماضی'' اور ''فعلِ مضارع'' کا جو تعارف پڑھا ہے، ان تمام افعال میں آپ نے دیکھا کہ فعل (Verb) کے ساتھ اس کے فاعل (Subject) کا ذکر تھا، یا اس فعل سے ہی اس کا فاعل سمجھ میں آرہا تھا۔

ماضی کی مثالیں

① ''نَصَرَ اللّٰہُ''

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے مدد کی)

اس مثال میں فعل (مدد کرنے) کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے جو کہ فاعل ہے۔

② أَخْرَجَهُمْ

ترجمہ: (اس نے انہیں نکالا)

اس مثال میں فاعل (واحد مذکر غائب) ہے، جو کہ اس کے فعل ''اَخْرَجَ'' سے سمجھ آرہا ہے۔

مضارع کی مثالیں

① يَنْصُرُ

ترجمہ: (وہ مدد کرتا ہے/کرے گا)

فعلِ مضارع کی اس مثال میں بھی "نَصَرَ" (مدد کرنے) کی نسبت فاعل کی طرف ہے۔

۲ یُخرِجُھُم

ترجمہ: (وہ انہیں نکالتا ہے/ نکالے گا)

اس مثال میں بھی فعل کی نسبت فاعل کی طرف ہے جو کہ واحد مذکر غائب ہے۔

ایسے تمام افعال (فعلِ ماضی ہو یا فعلِ مضارع) جن میں نسبت فعل کی فاعل کی طرف ہے (خواہ وہ فاعل عبارت میں نظر آرہا ہو یا اس فعل سے ضمیر کی صورت میں سمجھ میں آرہا ہو) "فعلِ معروف" (Active Voice) کہلاتے ہیں۔

اگر انہیں افعال میں فعل کی نسبت بجائے فاعل کے مفعول کی طرف ہو، تو یہ افعال "فعلِ مجہول" (Passive Voice) کہلاتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں فعلِ معروف کی طرح فعلِ مجہول بھی بڑی کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

فعلِ مجہول (Pasvive Voice) کی پہچان

ماضی کے افعال میں فعلِ مجہول کی پہچان یہ ہے۔ کہ "فُعِلَ ، فُعِّلَ" یا "اُفْعِلَ" کے وزن (Shape) پر آتے ہیں۔

فعلِ ماضی مجہول بنانے کا طریقہ

اگر "فَعَلَ ، فَعِلَ" یا اس کے وزن پر آنے والے تمام تین حرفی افعال (جیسے نَصَرَ ، فَتَحَ ، سَمِعَ) کے پہلے حرف کے زبر کو پیش بنا دیا جائے ، اور اس کے بعد والے حرف پر اگر زیر نہ ہو تو زیر لگادی جائے ، تو فعل مجہول بن جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ ہوں

فعلِ معرف کی مثالیں	فعلِ مجہول کی مثالیں
نَصَرَ	نُصِرَ

اس نے مدد کی	اس کی مدد کی گئی
فَتَحَ	فُتِحَ
اس نے کھولا	اسے کھولا گیا
شَرِبَ	شُرِبَ
اس نے پیا	اسے پیا گیا
سَمِعَ	سُمِعَ
اس نے سنا	اسے سنا گیا
نَزَّلَ	نُزِّلَ
اس نے اتارا	اسے اتارا گیا
عَلَّمَ	عُلِّمَ
اس نے سکھایا	اسے سکھایا گیا
زَيَّنَ	زُيِّنَ
اس نے مزّین کیا	اسے مزّین کیا گیا

فعلِ ماضی کے چار حرفی صیغے جو "اَفْعَلَ" کے وزن پر پورا اترتے ہیں۔ جیسے "أَكْرَمَ، أَنْزَلَ" وغیرہ میں فعلِ مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اس کے پہلے حرف کو پیش دی جائے، اور صرف تیسرے حرف کی "زبر" کو "زیر" بنا دیا جائے، تو فعلِ مجہول وجود میں آتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ فرمائیں

فعلِ معروف	فعلِ مجہول
أَفْعَلَ	أُفْعِلَ
اس نے کیا	اسے کیا گیا

أُكرِمَ	أَكرَمَ
اس کی عزت کی گئی	اس نے عزت کی
أُنزِلَ	أَنزَلَ
اسے اتارا گیا	اس نے اتارا
أُخرِجَ	أَخرَجَ
اسے نکالا گیا	اس نے نکالا

فعلِ مضارع مجہول بنانے کا طریقہ

مضارع کے وہ تمام افعال جو "یَفعُلُ" یا "یَفعِلُ" یا "یَفعَلُ" کے وزن (Shape) پر پورا اترتے ہیں۔ یہ "فعلِ معروف" کہلاتے ہیں۔ ان کو مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے پہلے حرف (جو کہ کوئی نہ کوئی علامت مضارع ہوتی ہے) کی زبر ہٹا کر پیش دے دی جائے اور تیسرے حرف پر اگر زبر کے علاوہ کوئی اعراب ہو، تو زبر لگا دی جائے تو فعل مضارع مجہول بن جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ ہوں

فعلِ مضارع مجہول کی مثالیں	فعلِ مضارع معروف کی مثالیں
یُفعَلُ	یَفعِلُ
اسے کیا جاتا ہے/کیا جائے گا	وہ کرتا ہے/کرے گا
یُنصَرُ	یَنصُرُ
اس کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی	وہ مدد کرتا ہے/کرے گا

يَفْتَحُ	يُفْتَحُ
وہ کھولتا ہے/کھولے گا	اسے کھولا جاتا ہے/ جائے گا
يَسْمَعُ	يُسْمَعُ
وہ سنتا ہے/ سنے گا	اسے سنا جاتا ہے/ جائے گا
يَضْرِبُ	يُضْرَبُ
وہ مارتا ہے/ مارے گا	اسے مارا جاتا ہے/ مارا جائے گا

☆-ماضی کے وہ صیغے جو "أَفْعَلَ، أَكْرَمَ، أَنْزَلَ، أَخْرَجَ" کے وزن پر آتے ہیں ان کا مضارع "يُفْعِلُ" کی طرز پر شروع ہوتا ہے جیسے:

يُكْرِمُ، يُنْزِلُ، يُخْرِجُ

مضارع کے ان صیغوں میں پہلے حرف پر چونکہ پیش پہلے ہی سے موجود ہوتی ہے لہٰذا صرف تیسرے حرف کی زیر ہٹا کر اگر زبر دے دی جائے تو مجہول کا صیغہ بن جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کیجیے

فعلِ مضارع معروف	فعلِ مضارع مجہول
يُفْعِلُ	يُفْعَلُ
وہ کرتا ہے/کرے گا	اسے کیا جاتا ہے/کیا جائے گا
يُكْرِمُ	يُكْرَمُ
وہ عزت کرتا ہے/کرے گا	اس کی عزت کی جاتی ہے/ کی جائے گی
يُنْزِلُ	يُنْزَلُ
وہ اتارتا ہے/ اتارے گا	اسے اتارا جاتا ہے/ جائے گا

يُخْرِجُ	يُخْرَجُ
وہ نکالتا ہے/ نکالے گا	اسے نکالا جاتا ہے/ جائے گا

☆۔فعلِ ماضی کے وہ صیغے جو "فَعَّلَ" کے وزن پر پورا اترتے ہیں جیسے "نَزَّلَ ، فَضَّلَ ، صَرَّفَ" ان سے فعل مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ "یُفَعِّلُ" کے وزن پر آتا ہے، جیسے "یُفَعِّلُ، یُنَزِّلُ ، یُفَضِّلُ ، یُصَرِّفُ" ان تمام افعالِ مضارع کو معروف سے مجہول بنانے کا سادہ اور آسان طریقہ یہ ہے کہ پہلے حرف پر تو ہماری مطلوبہ پیش پہلے سے ہی موجود ہے۔اب صرف تیسرے حرف کی زیر کو ہٹا کر زبر بنا دیا جائے تو یہ ان افعال سے فعلِ مضارع مجہول بن جائے گا۔

مثالوں کے لیے جدول ملاحظہ فرمائیے

فعلِ مضارع معروف	فعلِ مضارع مجہول
یُفَعِّلُ	یُفَعَّلُ
وہ کام کرتا ہے/ کرے گا	وہ کام کرایا جاتا ہے/ جائے گا
یُنَزِّلُ	یُنَزَّلُ
وہ اتارتا ہے/ اتارے گا	اسے اتارا جاتا ہے/ جائے گا
یُفَضِّلُ	یُفَضَّلُ
وہ فضیلت دیتا ہے/ دے گا	اسے فضیلت دی جاتی ہے/ دی جائے گی
یُصَرِّفُ	یُصَرَّفُ
وہ بیان کرتا ہے/ کرے گا	اسے بیان کیا جاتا ہے/ کیا جائے گا

عملی مشق

سوال نمبر ۱ درج ذیل قرآنی صیغوں میں غور کیجئے اور ان میں "فعلِ ماضی معروف" اور "ماضی مجہول"، "فعلِ مضارع معروف" اور "مضارع مجہول" کو پہچان کر متعلقہ خانوں میں صرف ان کا نمبر درج کیجئے۔

(۱) قَتَلَ (۲) رُزِقُوْا (۳) سُئِلَتْ (۴) سَمِعَتْ (۵) سُعِرَتْ (۶) يَرْجِعُ
(۷) أُرْسِلُوْا (۸) سَأَلْتُ (۹) يَسْجُدُوْنَ (۱۰) حَرِبَ (۱۱) سُئِلَ (۱۲) نُدْخِلُ
(۱۳) ذُكِرَ (۱۴) أَشْرَكْتَ (۱۵) صَبَرْتُمْ (۱۶) يُعَظِّمُ (۱۷) يُظْلَمُوْنَ (۱۸) عَلِمَ
(۱۹) قُتِلَ (۲۰) أَحْضَرَتْ (۲۱) تُحْمَلُوْنَ (۲۲) تُفْتَحُ (۲۳) حُرِّمَ (۲۴) حُمِّلْتُمْ
(۲۵) خُلِقَتْ (۲۶) ذَكَرَتْ (۲۷) يُخْرَجُوْنَ (۲۸) ذُكِّرُوْا (۲۹) اَصْلَحْنَا (۳۰) يُشْهِدُ
(۳۱) أُشْرِبُوْا (۳۲) نَحْشُرُ (۳۳) أُحْضِرَتْ (۳۴) ذُكِّرْتُمْ (۳۵) يُرْزَقُوْنَ (۳۶) أَرْسَلُوْا
(۳۷) يُطْعِمُوْنَ (۳۸) غَفَرْنَا (۳۹) يُفْتَنُوْنَ (۴۰) قُتِلُوْا (۴۱) يُقْتَلُ (۴۲) نُسَبِّحُ
(۴۳) كُذِّبُوْا (۴۴) يُكْرَهُوْنَ (۴۵) يُؤْمِنُوْنَ (۴۶) نَزَّلْنَا (۴۷) يُنْفِقُوْنَ (۴۸) ضُرِبَ

فعلِ ماضی معروف	فعلِ ماضی مجہول	فعلِ مضارع معروف	فعلِ مضارع مجہول

کالم نمبر ''۱'' کا صحیح جواب کالم نمبر ''۲'' میں ہے اسے تیر (⟵) کے نشان کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ يَفْتَحُ	① ہم چھپاتے ہیں
❷ تُقْبَلُ	② تو حرام کرتا ہے
❸ يُوْرَثُ	③ وہ پکڑے گئے
❹ أَجْرَمُوْا	④ اسے (مؤنث) قبول کیا جاتا ہے
❺ أُنْزِلَ	⑤ وہ کھولتا ہے
❻ يُنْكِرُ	⑥ وہ ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے
❼ تُحَرِّمُ	⑦ تبدیل کی جائے گی
❽ نَكْتُمُ	⑧ وہ وارث بنایا جاتا ہے
❾ أُوْتِيْتُ	⑨ تم سے وعدہ کیا جاتا ہے
❿ يَحْسِبُ	⑩ انہوں نے جرم کیا
⓫ قُتِلْتُمْ	⑪ وہ انکار کرتا ہے
⓬ يُدْعَوْنَ	⑫ اسے اتارا گیا
⓭ تُوْعَظُوْنَ	⑬ وہ قتل کیے جاتے ہیں
⓮ أُخِذُوْا	⑭ اسے خوشخبری دی گئی
⓯ بُشِّرَ	⑮ مجھے دیا گیا
⓰ أُحِلَّ	⑯ اس کو حلال کیا گیا
⓱ لَنْ يُّبْعَثُوْا	⑰ تمہیں نصیحت کی جاتی ہے
⓲ يُقْتَلُوْنَ	⑱ وہ گمان کرتا ہے
⓳ تُبَدَّلُ	⑲ وہ بلائے جائیں گے
⓴ تُوْعَدُوْنَ	⑳ تمہیں قتل کیا گیا

جوابات کے لئے دیکھیے صفحہ نمبر (263) پر

سبق نمبر ۲۳

متفرق حروف

آج کے سبق میں متفرق طور پر کچھ حروف بیان کیے جا رہے ہیں۔ جو قرآنِ مجید میں بڑی کثرت کے ساتھ آتے ہیں ان حروف کو اور ان کے معنی کو جدول میں ملاحظہ کیجیے۔

حروف	معنی	قرآنی مثالیں
فَ	سو، لٰہذا، پس، پھر	❶ ﴿فَحَشَرَ فَنَادٰی﴾ (النّٰزعٰت:۲۳) ترجمہ: (سو اس نے جمع کیا، پھر پکارا)
ثُمَّ	پھر	❶ ﴿ثُمَّ أَدْبَرَ﴾ (النّٰزعٰت: ۲۲) ترجمہ: (پھر اس نے پیٹھ پھیری) ❷ ﴿ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ (التکاثر:۴) ترجمہ: (پھر ہرگز نہیں عنقریب تم جان لوگے)
اِمَّا	یا	❶ ﴿فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَآءً﴾ (محمد:۴) ترجمہ: (پھر اس کے بعد یا تو بطور احسان یا فدیہ لے کر چھوڑ دو)
اَوْ	یا	❶ ﴿وَإِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ﴾ (الرعد:۴۰) ترجمہ: (اور ہمیں اختیار ہے خواہ دکھا دیں ہم تم کو کچھ حصہ اس انجام کا جو ہم ڈرا رہے ہیں یا ہم اٹھا لیں)

بَلْ	بلکہ	❶ ﴿كَلَّا بَلْ سكته رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ (المطففين:١٤) ترجمہ: (ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ لگ چکا ہے ان کے کاموں کی وجہ سے)
بَلٰى	کیوں نہیں	❶ ﴿قَالُوْا بَلٰى﴾ (الاعراف:١٧٢) ترجمہ: (کہنے لگے کیوں نہیں)
اِلَّا	مگر	❶ ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ (الحشر:٢٣) ترجمہ: (نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی (اللہ))
ذُوْ	والا	❶ ﴿وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ﴾ (الرحمن:١٢) ترجمہ: (اور طرح طرح کے غلے جن میں بھوسا بھی ہوتا ہے اور دانہ بھی)
اُولُوْا ذُوْ کی جمع ہے	والے	❶ ﴿اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (الرعد: ١٩) ترجمہ: (عقل والے)
ذَاتَ	والی	❶ ﴿ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ﴾ (القمر:١٣) ترجمہ: (تختوں اور کیلوں والی تھی)
كِلَا	دونوں (برائے مذکر)	❶ ﴿اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا﴾ (الاسراء) ترجمہ: (اگر تمہارے پاس ان (والدین) میں کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں)
كِلْتَا	دونوں (برائے مؤنث)	❶ ﴿كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا﴾ (الكهف:٣٣) ترجمہ: (دونوں باغ دینے لگے اپنا پھل)

عَمَلی مَشق

سوال نمبر ا

کالم نمبر(ا) میں حروف دیئے گئے ہیں اور کالم نمبر(۲) میں ان کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ صحیح ترجمہ کو تیر (⟵) کے نشان کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر ا	کالم نمبر ۲
❶ فَ	① کیوں نہیں
❷ کَلَّا	② یا
❸ إِلَّا	③ والا
❹ بَلٰی	④ سو، لہٰذا
❺ بَلْ	⑤ اگر
❻ لِمَ	⑥ مگر
❼ ذُوْ	⑦ دونوں
❽ أُولُوْا	⑧ اور
❾ لَمْ	⑨ کیوں
❿ إِمَّا	⑩ بلکہ
⓫ أَمَّا	⑪ اگر
⓬ ثُمَّ	⑫ پھر
⓭ وَ	⑬ نہیں
⓮ أَوْ	⑭ والے
⓯ إِنْ	⑮ بہرحال
⓰ لَوْ	⑯ یا
⓱ سَوْفَ	⑰ ہرگز نہیں
⓲ لَنْ	⑱ عنقریب

سوال نمبر صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں (✓) کے ساتھ نشاندہی کیجئے۔

جملہ		
❶ "بَلْ" اور "بَلٰی" کے معنی میں کوئی فرق نہیں۔		
❷ "ذُوْ" واحد کے لیے "اُولُوْا" جمع کے لیے اور "ذَاتَ" مؤنث کے لیے استعمال ہوتا ہے۔		
❸ "فَ" کا معنی ہے "سو" اور "ثُمَّ" کا معنی ہے "یا"۔		
❹ "اِلَّا" حرفِ استثناء کے لیے آتا ہے۔ اور اس کا معنی ہے "مگر"۔		
❺ "اَوْ" کا ترجمہ اردو میں "اور" کیا جاسکتا ہے۔		

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (264) پر

سبق نمبر ۲۴

امر، نہی، اِسم فاعل، اِسم مفعول، اِسم تفضیل اور اِسم مبالغہ کا تعارف

۱- امر اور نہی کا بیان

قرآنِ مجید میں ''امر اور نہی'' کے صیغے بہت کثرت سے استعمال ہوئے ہیں۔ چنانچہ ان کے استعمال کی کثرت کے پیشِ نظر ان کو سب سے پہلے ذکر کیا جاتا ہے۔

الف- امر

''امر'' کا معنی ہے کسی کام کے کرنے کا حکم دینا، جیسے أُعْبُدُوْا (تم عبادت کرو)

بنانے کا طریقہ

فعل امر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کا واحد مذکّر مخاطب کا صیغہ لے کر اس کے شروع سے ''ت'' (علامتِ مضارع) گرا کر ہمزہ لگا دیا جائے، اور تثنیہ، جمع مذکر، اور واحد مؤنّث کے آخر سے نون کو گرا دیا جائے، اور ہمزہ پر اعراب کا مدار آخری سے پہلے والا حرف ہے، اگر صیغے کے آخری سے پہلے والے حرف (Secondlast) پر پیش ہے تو ہمزہ پر بھی پیش ہوگا، اور اگر آخری سے

پہلے والے حرف (Secondlast) پر زیر/ زبر ہے، تو ہمزہ پر بھی زیر ہوگی۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کیجئے

امر	مضارع	صیغے
إِفْعَلْ / أُفْعُلْ تو کر	تَفْعَلُ تَفْعُلُ تو کرتا ہے/ کرے گا	واحد مذکّر
إِفْعَلَا / أُفْعُلَا تم دونوں (مرد) کرو	تَفْعَلَانِ تَفْعُلَانِ تم دو (مرد) کرتے ہو/ کروگے	تثنیہ مذکّر
إِفْعَلُوْا / أُفْعُلُوْا تم سب (مرد) کرو	تَفْعَلُوْنَ تَفْعُلُوْنَ تم کرتے ہو/ کروگے	جمع مذکّر
اِفْعَلِىْ / أُفْعُلِىْ تو (ایک عورت) کر	تَفْعَلِيْنَ تَفْعُلِيْنَ تو ایک عورت کرتی ہے/ کرے گی	واحد مؤنّث
إِفْعَلَا / أُفْعُلَا تم دو (عورتیں) کرو	تَفْعَلَانِ تَفْعُلَانِ تم دو (عورتیں) کرتی ہو/ کروگی	تثنیہ مؤنّث
إِفْعَلْنَ / أُفْعُلْنَ تم سب (عورتیں) کرو	تَفْعَلْنَ تَفْعُلْنَ تم سب (عورتیں) کرتی ہو/ کروگی	جمع مؤنّث

قرآنی مثال: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ﴾ (طٰہٰ: ۱۳۲)

ترجمہ: (اپنے اہل کو نماز کا حکم کیجئے)

قرآنی مثال: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ﴾ (النساء: ۳۶)

ترجمہ: (اللہ کی عبادت کرو)

اهم نوٹ:

قرآنِ کریم میں "أمـر" کے صیغے زیادہ تر چونکہ مخاطب کے صیغے استعمال ہوتے ہیں، لہٰذا امر کے سبق میں صرف "امر مخاطب" پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

ب- نہی کا بیان:

نہی کا معنی ہے کسی کام سے روکنا، منع کرنا۔

بنانے کا طریقہ

نہی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعلِ مضارع کے واحد مذکّر کے شروع میں "لا" لگا کر آخر سے اعراب کو ختم کر دیا جائے، تو نہی کا صیغہ وجود میں آجاتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کیجئے

صیغہ	مضارع	نہی
واحد مذکّر غائب	يَفْعَلُ وہ کرتا ہے/کرے گا	لَا يَفْعَلْ وہ ایک (مرد) نہ کرے
تثنیہ مذکّر غائب	يَفْعَلَانِ وہ دو (مرد) کرتے ہیں/کریں گے	لَا يَفْعَلَا وہ دو (مرد) نہ کریں
جمع مذکّر غائب	يَفْعَلُوْنَ وہ سب مرد کرتے ہیں/کریں گے	لَا يَفْعَلُوْا وہ سب (مرد) نہ کریں
واحد مؤنّث غائب	تَفْعَلُ وہ ایک عورت کرتی ہے/کرے گی	لَا تَفْعَلْ وہ ایک عورت نہ کرے

نہی	مضارع	صیغہ
لَا تَفْعَلَا وہ دو عورتیں نہ کریں	تَفْعَلَانِ وہ دو (عورتیں) کرتی ہیں/کریں گی	تثنیہ مؤنّث غائب
لَا يَفْعَلْنَ وہ سب عورتیں نہ کریں	يَفْعَلْنَ وہ سب (عورتیں) کرتی ہیں/کریں گی	جمع مؤنّث غائب
لَا تَفْعَلْ تو ایک (مرد) نہ کر	تَفْعَلُ تو ایک مرد کرتا ہے/کرے گا	واحد مذکّر مخاطب
لَا تَفْعَلَا تم دو (مرد) نہ کرو	تَفْعَلَانِ تم دو مرد کرتے ہو/کرو گے	تثنیہ مذکّر مخاطب
لَا تَفْعَلُوا تم سب (مرد) نہ کرو	تَفْعَلُوْنَ تم سب مرد کرتے ہو/کرو گے	جمع مذکّر مخاطب
لَا تَفْعَلِي تو ایک عورت مت کر	تَفْعَلِيْنَ تو ایک عورت کرتی ہے/کرے گی	واحد مؤنّث مخاطب
لَا تَفْعَلَا تم دو عورتیں مت کرو	تَفْعَلَانِ تم دو عورتیں کرتی ہو/کرو گی	تثنیہ مؤنّث مخاطب
لَا تَفْعَلْنَ تم سب عورتیں نہ کرو	تَفْعَلْنَ تم سب عورتیں کرتی ہو/کرو گی	جمع مؤنّث مخاطب
لَا أَفْعَلْ میں نہ کروں	أَفْعَلُ میں کرتا ہوں/کروں گا	واحد متکلّم
لَا نَفْعَلْ ہم نہ کریں	نَفْعَلُ ہم کرتے ہیں/کریں گے	جمع متکلّم

قرآنی مثال: ﴿لَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ﴾ (بنی اسرائیل:۲۳)

ترجمہ: (اپنے والدین کو اُف تک نہ کہو)

قرآنی مثال: ﴿لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ﴾ (النساء: ۲۶)

ترجمہ: (اللہ کے ساتھ شریک مت ٹھہراؤ)

اسمِ فاعل کا بیان

فاعل کا معنی ہے کام کرنے والا، اسمِ فاعل کے صیغے "فَـاعِـلٌ" کی (Shape) پر آتے ہیں، جیسے عَالِمٌ جاننے والا، شَاهِدٌ گواہی دینے والا۔

اسمِ فاعل کا واحد مؤنث کا صیغہ بنانے کے لیے فاعل کے آخر میں "ة" اور تثنیہ بنانے کے لیے "اَ" اور "ن" اور جمع مذکّر کا صیغہ بنانے کے لیے "و" اور "ن" اور جمع مؤنث کا صیغہ بنانے کے لیے "ا" اور "ت" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کریں

صیغہ	مذکّر	مؤنث
واحد	فَاعِلٌ کرنے والا ایک مرد	فَاعِلٌ + ة/ فَاعِلَةٌ کرنے والی ایک عورت
تثنیہ	فَاعِلٌ + انِ /فَاعِلَانِ کرنے والے دو مرد	فَاعِلٌ + تان / فَاعِلَتَانِ کرنے والی دو عورتیں
جمع	فَاعِلٌ + وْنَ / فَاعِلُوْنَ کرنے والے سب مرد	فَاعِلٌ + اتٌ / فَاعِلَاتٌ کرنے والی سب عورتیں

قرآنی مثال: ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا﴾ (الاحزاب:۴۵)

ترجمہ: (بیشک ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے)

قرآنی مثال: ﴿وَدَاعِياً إِلَى اللّٰهِ﴾ (الاحزاب:٤٦)

ترجمہ: (اور اللہ رب العزت کی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا ہے)
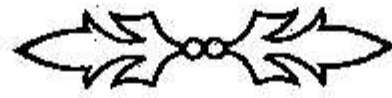
اسمِ مفعول کا بیان

مفعول کہتے ہیں جس پر کام کیا جائے، اسم مفعول کا صیغہ "مَفْعُوْلٌ" کی (Shape) پر آتا ہے جیسے: مَكْتُوْبٌ (لکھا ہوا) مَحْفُوْظٌ (حفاظت میں) اسم مفعول کے واحد مؤنث کا صیغہ بنانے کے لیے مفعول کے آخر میں "ـــة" اور تثنیہ بنانے کے لیے "أ" اور "ن" اور جمع مذکر بنانے کے لیے "و" اور "ن" اور جمع مؤنث بنانے کے لیے "ا" اور "ت" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

صیغہ	مذکّر	مؤنث
واحد	مَفْعُوْلٌ کیا ہوا	مَفْعُوْلٌ + ةٌ / مَفْعُوْلَةٌ کی ہوئی
تثنیہ	مَفْعُوْل + انِ / مَفْعُوْلَانِ کیے ہوئے دو (مذکر)	مَفْعُوْلٌ + تَانِ / مَفْعُوْلَتَانِ کی ہوئی دو (مؤنث)
جمع	مَفْعُوْلٌ + وْنَ / مَفْعُوْلُوْنَ کیے ہوئے سب (مذکر)	مَفْعُوْلٌ + اتٌ / مَفْعُوْلَاتٌ کی ہوئی سب (مؤنث)

قرآنی مثال: ﴿مَكْتُوْباً عِنْدَهُمْ﴾ (الاعراف:١٥٧)

ترجمہ: (لکھا ہوا اپنے پاس)

قرآنی مثال: ﴿وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ﴾ (البروج:٢)

ترجمہ: (وعدہ کیا ہوا دن)

اسمِ مبالغہ

یہ فاعل کے معنی میں مبالغہ (زیادتی) پیدا کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے غَفُوْرٌ (بہت بخشنے والا)، قُدُّوْسٌ (بہت پاکیزہ)، رَحْمَانٌ (بہت رحم کرنے والا)، عَلَّامٌ (بہت جاننے والا)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ﴾ (المائدة:۳۹)

ترجمہ: (بے شک اللہ بہت بخشنے والے اور رحم کرنے والے ہیں)

قرآنی مثال: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

ترجمہ: (اللہ بہت رحم کرنے والے ہیں)

اسمِ تفضیل

جس میں فعل کا معنی سب سے زیادہ پایا جائے، اس کو اسمِ تفضیل کہتے ہیں، اور اس کا مخصوص وزن "اَفْعَلُ" ہے، جیسے اَعْلَمُ (سب سے زیادہ جاننے والا)، اَکْبَرُ (سب سے بڑا) اس سے تثنیہ بنانے کے لیے آخر میں "ا" اور "ن" اور جمع بنانے کے لیے "و" اور "ن" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اسمِ تفضیل

واحد	أَعْلَمُ سب سے زیادہ جاننے والا
تثنیہ	أَعْلَمُ + انِ / أَعْلَمَانِ سب سے زیادہ جاننے والے دو (مذکر)
جمع	أَعْلَمُ + وْنَ / أَعْلَمُوْنَ سب سے زیادہ جاننے والے سب (مذکر)

قرآنی مثال: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ (التين: ٤)

ترجمہ: (بے شک ہم نے انسان کو بہت خوبصورت شکل میں پیدا کیا)

قرآنی مثال: ﴿اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ﴾ (آلِ عمران: ١٦٧)

ترجمہ: (اور اللہ خوب جانتا ہے اس کو جو وہ چھپاتے ہیں)

عملی مشق

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کیجیے

	صحیح	غلط
۱ ''نہی'' کا صیغہ بنانے کے لیے واحد مذکر کے شروع میں ''ھمزہ'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔		
۲ ''امر'' کے صیغوں میں آخری سے پہلے حرف پر ہمیشہ ''پیش'' آتا ہے۔		
۳ ''اسم تفضیل'' میں فعل کا معنی سب سے زیادہ پایا جاتا ہے۔		
۴ ''امر'' کے تثنیہ اور جمع مذکر کے صیغے سے ''نون'' نہیں گرایا جاتا۔		
۵ ''اسم مبالغہ'' میں فاعل کا معنی زیادہ نہیں پایا جاتا۔		
۶ ''نہی'' بنانے کے لیے شروع میں ''لَا'' کا اضافہ نہیں کیا جاتا۔		
۷ ''نہی'' کے صیغے کے آخری حرف سے اعراب ختم کردیا جاتا ہے۔		

سوال نمبر ۲

درج ذیل قرآنی صیغوں میں سے ہر ایک کے کئی جوابات دیئے گئے ہیں آپ صحیح جواب پر (✓) کریں۔

۱ غَفُوْرٌ

نہی ☐ امر ☐ اسم مبالغہ ☐

۲ مَشْهُوْدٌ

اسم فاعل ☐ اسم تفضیل ☐ اسم مفعول ☐

۳ لَا تَقُلْ

اسم مبالغہ ☐ نہی کا واحد مذکر حاضر ☐ نہی کا تثنیہ مذکر حاضر ☐

۴ اِضْرِبْ

اسم تفضیل ☐ امر کا واحد مذکر حاضر ☐ نہی ☐

❺ اَحْمَدُ

☐ اسم مبالغہ ☐ اسم تفضیل ☐ امر حاضر

❻ اَقِيْمُوْا

☐ نہی ☐ امر کا جمع مذکر حاضر ☐ اسم مفعول

❼ شَكُوْرٌ

☐ اسم تفضیل ☐ اسم مفعول ☐ اسم مبالغہ

❽ وَاٰتُوْا

☐ نہی ☐ امر ☐ اسم مفعول

سوال نمبر۳ ذیل میں دو کالم دیے گئے ہیں، پہلے کا صحیح جواب دوسرے کالم میں موجود ہے، صحیح جواب تیر (←——) کے نشان کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
❶ لَا تُشْرِكُوْا	① تو ایک (مؤنث) ہو جا
❷ اُعْبُدُوْا	② تو ایک (مذکر) رہ
❸ مَكْتُوْبٌ	③ تم سب (مذکر) شرک نہ کرو
❹ اَحْسَنُ	④ کھول دے
❺ غَفُوْرٌ	⑤ تم سب (مذکر) عبادت کرو
❻ كُوْنِيْ	⑥ بہت حسین
❼ اِصْبِرْ	⑦ بہت بخشنے والا
❽ اُسْكُنْ	⑧ لکھا ہوا
❾ اِشْرَحْ	⑨ تو ایک (مذکر) صبر کر

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (264) پر

سبق نمبر ۲۵

قرآنِ کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کا مقصد

"سورۃ القمر" میں کئی مرتبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآنِ کریم کا مقصد بیان فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ (القمر: ۱۷)

ترجمہ: اور البتہ تحقیق ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کیا ہے۔ سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

اس آیت مبارکہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں

❶ قرآن مجید آسان کتاب ہے۔

❷ قرآن مجید کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کیا گیا ہے۔

❸ قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنے کی بار بار دعوت دی گئی ہے۔

قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنے سے کیا مراد ہے؟

خود قرآن کریم نے نصیحت حاصل کرنے کی مزید وضاحت اور نصیحت حاصل ہونے کے ثمرات کو بیان فرمایا ہے:

❶ "سورۃ انفال" کے شروع میں ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾ (انفال: ۲)

ترجمہ: مومن تو درحقیقت وہی لوگ ہیں کہ جب لیا جاتا ہے اللہ کا نام تو لرز جاتے ہیں ان کے دل اور جب پڑھی جاتی ہیں، ان کے سامنے اللہ کی آیات تو بڑھا دیتی ہیں، وہ ان کا ایمان اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

پکے اور سچے ایمان والوں کی نشانیاں قرآن کریم نے یہ بیان فرمائیں ہیں:

❶ اللہ کو یاد کر کے ان کے دلوں میں خشیت اور خوفِ الٰہی پیدا ہو۔

❷ قرآنِ کریم کی آیات کو پڑھ کر ان کے دلوں میں ایمان بڑھ جانے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اور جھک جائیں، اور عاجزی اختیار کریں۔

❸ نماز قائم کریں، اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کریں۔

عزیز دوستو! قرآن کریم پڑھ کر اگر مندرجہ بالا کیفیت پیدا ہو تو گویا اس نے قرآن کریم سے نصیحت حاصل کرلی۔ اور اس سے فائدہ اٹھایا، چونکہ قرآن کریم ہدایت کی کتاب ہے، اور جس شخص کو قرآن کریم کے پڑھنے سے واقعی ہدایت حاصل ہوتی ہے اس کی پہچان بھی قرآن کریم نے ذکر فرمائی ہے۔ "سورۃ الزمر" میں ہے:

﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ، ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ، ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَّشَاءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ﴾ (سورۃ الزمر: ۲۳)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے بڑا عمدہ کلام نازل فرمایا ہے، جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی

جلتی ہے، بار بار دہرائی گئی ہے، جس سے ان لوگوں کے جو کہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں بدن کانپ اٹھتے ہیں، پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، یہ قرآن اللہ کی ہدایت ہے جسے وہ چاہتا ہے اس کے لیے ذریعہ ہدایت کرتا ہے، اور خدا جس کو گمراہ کرتا ہے اس کا کوئی ھادی نہیں ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہدایت کی پہچان یہ ہے کہ دلوں کی سختی ختم ہو جاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو قبول کرنے اور ان پر عمل کرنے کے لیے دلوں میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے۔

قرآن کریم وہ ہدایت ہے جس کو لیکر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں، اس سے مقصود صرف اپنے نالج (Knowledge) اور معلومات میں اضافہ نہیں ہے، بلکہ اس پر عمل کرنا اور دلوں میں خشیت اور خوف الٰہی کا ہونا ہی اس کے حقیقی علم حاصل ہونے کی علامت ہے۔

قرآن کریم کی ہدایت اور اس سے حاصل ہونے والے علم کو ''معلمِ قرآن احمدِ کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ایک مثال کے ذریعے سمجھایا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ہدایت اور علم کی مثال جسے دیکر مجھے بھیجا گیا ہے۔ اس موسلا دھار بارش کی طرح ہے۔ جو کسی زمین پر برسی ہو۔ پھر زمین کے بعض حصے تو بڑے اچھے تھے کہ پانی کو اپنے اندر جذب کر لیا۔ پھر گھاس اور کھیتیاں وغیرہ اگائیں، اور زمین کے بعض حصے بڑے پتھریلے تھے کہ انہوں نے روک لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس پانی سے لوگوں کو سیراب کیا۔ انہوں نے خود لیا، اور پلایا اور کھیتیاں اگائیں۔ اور زمین کے بعض حصے (بنجر) چٹیل میدان تھے کہ نہ خود پانی جذب کیا اور نہ کھیتیاں

اگائیں اور نہ دوسروں کے لیے جمع کیا۔

پھر فرمایا اسی طرح (تین زمینوں کی طرح) لوگوں کی مثال ہے، بعض ایسے ہیں جنہوں نے دین کی سمجھ حاصل کی اور اللہ نے اس کو ہدایت کے ذریعے خود اس کو بھی نفع دیا اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے خود بھی علم سیکھا اور آگے بھی سکھایا اور بعض (بنجر زمین کی طرح) ایسے ہیں جنہوں نے (تکبر اور غرور کی وجہ سے) اس پیغام پر ذرا توجہ نہ کی اور ہماری لائی ہوئی ہدایت کو قبول نہ کیا۔

(بخاری و مسلم، کذا فی المشکوٰۃ: باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ، ص:۲۸)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ:

❶ وہ لوگ جو ہدایت کی بات سن کر نفع اٹھالیں اور عمل کرلیں قابل تعریف ہیں۔

❷ وہ لوگ بھی قابل تعریف ہیں جو خود بھی نفع اٹھائیں اور علم اور قرآنی ہدایت پھیلا کر دوسروں کو بھی نفع پہنچائیں۔

❸ ایسے لوگ قابلِ مذمت اور محروم ہیں جو صحیح اور حق بات پر کچھ بھی اثر نہ لیں۔

عملی مشق

سوال نمبر ۱

درج ذیل سوالات کے جوابات زبانی بتلایئے۔

1. قرآنِ کریم مشکل کتاب ہے یا آسان؟
2. قرآنِ کریم کو کس مقصد کے لیے آسان کیا گیا ہے؟
3. کیا قرآنِ کریم سے نصیحت حاصل کرنا اور ہدایت حاصل کرنا ایک ہی چیز ہے یا مختلف؟
4. قرآنِ کریم سے نصیحت حاصل ہو جانے کی تین علامتیں بیان کریں۔
5. قرآن کریم نے سورۃ قمر میں کس چیز کی بار بار دعوت دی ہے؟
6. حدیث شریف کے مطابق کون کون سے لوگ قابل تعریف ہیں اور کون کون سے قابلِ مذمت؟

سوال نمبر ۲

صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں۔

	صحیح	غلط
1. قرآن کریم کی تعلیمات اور احکام سن کر خوف اور دلوں میں نرمی پیدا نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔		
2. دلوں کے بنجر اور خراب ہونے کی علامت یہ ہے، کہ احکام سن کر دلوں میں اعتراضات واشکالات ابھریں۔		
3. قرآن کریم کے صحیح علم کی علامت یہ ہے کہ عقائد اور اعمال کی اصلاح ہو جائے۔		
4. علم اور ہدایت کی مثال بارش کی طرح ہے۔		
5. زمین کی تین قسموں کی طرح دل کی تین قسمیں نہیں ہیں۔		

سوال نمبر ۳ مندرجہ ذیل نمبروں میں غور کریں اور قرآن کریم کے علم کے نتیجے میں ہمیں جو کچھ کرنا چاہیے متعلقہ خانے میں (✓) اور جو کام بالکل نہیں کرنا چاہیے (x) کا نشان بنائیں۔

۱ عاجزی وانکساری کا اظہار ☐
۲ سوالات کی بوچھاڑ ☐
۳ عمل کی پرواہ نہ کرنا ☐
۴ دلوں کی سختی دور کرنا ☐
۵ نماز قائم کرنا ☐
۶ صرف معلومات حاصل کرنا ☐
۷ نئی نئی باتیں گھڑ کر پیش کرنا ☐
۸ ایمان میں اضافہ کی فکر کرنا ☐
۹ خوف الٰہی پیدا کرنا ☐
۱۰ اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنا ☐
۱۱ عام دنیوی کتابوں کی طرح معاملہ کرنا ☐

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (264) پر

سبق نمبر ۲۶

علم حاصل کرنے کے ذرائع

اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے انسان کو اشیاء کا علم حاصل کرنے کے لیے تین ذرائع عطا فرمائے ہیں۔

❶ حواسِ خمسہ ❷ عقل ❸ وحیِ الٰہی

پہلا ذریعہ:- حواسِ خمسہ

حواسِ خمسہ یعنی آنکھ، کان، ناک، زبان اور ہاتھ عطا فرمائے، آنکھ کے ذریعے دیکھ کر کسی چیز کے خوبصورت ہونے یا بدصورت ہونے کا علم حاصل کیا جاتا ہے...... کان کے ذریعے سن کر کسی چیز کا علم حاصل ہوتا ہے، زبان کے ذریعے چکھ کر علم حاصل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان حواسِ خمسہ کا دائرہ کار محدود رکھا ہے، جس کام کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہے بس اسی چیز کا علم ان سے حاصل ہوسکتا ہے، اس کے علاوہ کا علم ان سے حاصل کرنا ناممکن بھی ہے اور اس عضو پر ظلم بھی اگر کوئی شخص کسی عضو کی وضع کے خلاف علم حاصل کرنا چاہے تو ساری دنیا ایسے شخص کو احمق کہے گی آنکھ سے بجائے دیکھنے کے سونگھنے یا چکھنے کا کام نہیں لیا جاسکتا، اس طرح کان سے بجائے سماعت کے دیکھنے، سونگھنے یا چکھنے کا کام نہیں لیا جاسکتا ہے بلکہ عین ممکن ہے ان اعضاء سے ان کا اصلی کام لینے کے بجائے دوسرا کام

لینے سے وہ عضو ضائع ہو جائے اور اپنے اصلی کام سے بھی معطل ہو جائے مثلاً کوئی شخص سالن کا ذائقہ معلوم کرنے کے لیے زبان کی جگہ کان یا آنکھ میں سالن ڈال کر ذائقہ معلوم کرنے کی کوشش کرے تو ہوسکتا ہے کہ کان اور آنکھ، سننے اور دیکھنے سے ہی عاجز آجائیں۔

دوسرا ذریعہ:- عقل

جہاں پر ان حواس خمسہ کی کارکردگی کی انتہاء ہوتی ہے وہاں پر علم حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ''عقل'' بطور آلہ علم کے عطا فرمائی ہے مثلاً کسی چیز کی اچھائی یا برائی، فوائد و مضرات معلوم کرنے کے لیے محض ظاہری اعضاء کارآمد نہیں بلکہ یہاں عقل کے ذریعہ مقصود حاصل ہوتا ہے۔

تیسرا ذریعہ:- وحیِ الٰہی

یہ بات یاد رہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ''حواسِ خمسہ'' کا دائرہ کار محدود رکھا ہے، اسی طرح ''عقل'' کا دائرہ کار بھی محدود ہے، بہت سی اشیاء ایسی ہیں جن کا علم حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے تیسرا ذریعہ ''وحی الٰہی'' کو بنایا، جہاں عقل کی انتہاء ہوتی ہے وہاں سے ''وحی الٰہی'' کی ابتداء ہوتی ہے، جو تحصیل علم کا ایک لامتناہی ذریعہ ہے مثلاً امورِ آخرت کے متعلق علم حاصل کرنا، برزخ، قیامت، جنت و دوزخ وغیرہ کی حقیقت معلوم کرنا وغیرہ وغیرہ ان امور کے ادراک سے نہ صرف حواسِ خمسہ عاجز ہیں، بلکہ عقل سے بھی ان کا اندازہ ممکن نہیں ہے ان کا علم خاص ''وحی الٰہی'' پر موقوف ہے جیسے اس میدان میں حواسِ خمسہ کو استعمال کرنا بے سود و بے فائدہ ہے، اسی طرح اس میدان میں عقلی گھوڑے دوڑانا بھی سخت جہالت ہے۔

احوال آخرت کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنا

بعض لوگ جب جنت و دوزخ کے احوال کے متعلق آیات مبارکہ اور احادیث شریفہ کا مطالعہ کرتے ہیں، تو ان کے عجیب و غریب حالات کو اپنی عقل کی کسوٹی پر پرکھنے لگتے ہیں جب ان کی

حقیقت کسی طرح عقل میں آتی ہی نہیں تو طرح طرح کے وساوس وشبہات کا شکار ہو کر اپنے ایمان پر ضرب کاری لگاتے ہیں، یہاں اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیے، کہ آخرت کی چیزیں چونکہ ہماری دیکھی ہوئی نہیں ہیں، اور ہم نے ان کا کبھی تجربہ ومشاہدہ نہیں کیا ہے اس لیے وہ ہمیں اچنبھے کی سی معلوم ہوتی ہے اور ان کا سمجھنا بعض لوگوں کے لیے مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی بچے سے جو ابھی ماں کے پیٹ ہی میں ہو اگر کسی آلہ کے ذریعہ یہ کہا جائے کہ اے بچے! تو عنقریب ایسی دنیا میں آنے والا ہے، جہاں لاکھوں میل کی زمین ہے اور اس سے بھی بڑے سمندر ہیں، آسمان ہے، چاند، سورج اور لاکھوں ستارے ہیں اور وہاں ہوائی جہاز اڑتے ہیں، ریلیں دوڑتی ہیں اور لڑائیاں ہوتی ہیں توپیں گرجتی ہیں، اور ایٹم بم چلتے ہیں تو وہ بچہ اول تو ان باتوں کو سمجھ ہی نہ پائے گا اگر سوچ سمجھ بھی لے تو اس کے لیے ان باتوں کا یقین کرنا مشکل ہوگا، کیونکہ وہ جس دنیا میں ہے اور جس کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے تو وہ تو بس اسی کے ماں کے پیٹ کی بالشت بھر کی دنیا ہے۔

بالکل ایسا ہی معاملہ آخرت کے بارے میں اس دنیا کے انسانوں کا ہے، واقعہ یہ ہے کہ عالم آخرت اس دنیا کے مقابلے میں اسی طرح بے حد وسیع اور بے انتہا ترقی یافتہ ہوگا، جس طرح ماں کے پیٹ کے مقابلے میں ہماری یہ زمین اور آسمان والی دنیا بے حد وسیع اور ترقی یافتہ ہے اور جس طرح بچہ ماں کے پیٹ سے اس دنیا میں آنے کے بعد وہ سب کچھ دیکھ لیتا ہے، جس کو ماں کے پیٹ کے زمانہ میں سمجھ بھی نہیں سکتا تھا، اسی طرح آخرت کے عالم میں پہنچ کر سب انسان وہ سب کچھ دیکھ لیں گے جو اللہ کے پیغمبروں نے وہاں کے متعلق بتلایا ہے۔

انسان کی عقل کی بے بسی اور کمزوری

ہماری عقلِ نارسا کی پرواز کا عالم تو یہ ہے کہ اگر ایک دو صدیاں پہلے اس سے کہا جاتا کہ ایک ایسی سواری ایجاد ہونیوالی ہے مراد ہوائی جہاز ہے، جو منوں اور ٹنوں وزن اٹھائے، ہزاروں

فٹ بلندی پر، بہت تیزی سے پرواز کرے گی، تو یہ عقل ہرگز اس بات کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہ ہوتی مگر آج کھلی آنکھوں سے اسی چیز کا دن رات مشاہدہ ہو رہا ہے۔

آج سے کچھ عرصہ پہلے جب کہ خوردبین ایجاد نہیں ہوئی تھی، عقل سے یہ کہا جاتا کہ پانی کے ایک قطرے میں سینکڑوں جرثومے ہوتے ہیں، تو عقل کبھی اس کے صحیح ہونے کا حکم نہ لگاتی مگر آج خوردبین کے ذریعے اپنی آنکھوں سے ان جرثوموں کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے۔

آج سے تقریباً ایک صدی پہلے ہی اس عقل سے کہا جاتا کہ کچھ عرصہ کے بعد ایسا اسلحہ ایجاد ہونے والا ہے، مثلاً میزائل اور ایٹم بم وغیرہ کہ میزائل کے ذریعے ہزاروں میل دور ہی اپنے ہدف کو نشانہ بنا کر نیست و نابود کیا جائے گا اور ایک ایٹم بم لاکھوں افراد کے لقمہ اجل بننے کے لیے کافی ہوگا، تو عقل اس بات کو ہنسی اور مذاق پر محمول کرتی مگر آج یہ افسانہ حقیقت بن کر سامنے آچکا ہے۔

جب ہماری عقل اس قدر لاچار ہے کہ ایک دو صدی بعد رونما ہونے والے واقعات کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہے تو اس عقل سے لامحدود زندگی یعنی آخرت کی زندگی، اور جنت و دوزخ کے واقعات کا اندازہ لگانا کیسے ممکن ہو سکتا ہے......؟ معلوم ہوا کہ عقل کی کسوٹی پر عالم آخرت کو پرکھنا سخت ناواقفی کی بات ہے!!

عَمَلی مَشق

سوال نمبر ۱

صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کیجیے۔

	صحیح	غلط
❶ اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم حاصل کرنے کا ایک ہی ذریعہ ''عقل'' دیا ہے۔		
❷ حواسِ خمسہ سے مراد آنکھ، کان، ناک، ہاتھ اور عقل۔		
❸ عقل ایک حد تک کارآمد ہے پھر اس کے بعد حصول علم کا ذریعہ ''وحیِ الٰہی'' ہے۔		
❹ جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان کی حقیقت سمجھ آجانا بھی ضروری ہے۔		
❺ آخرت کے تمام امور کا تعلق وحیِ الٰہی سے ہے، عقل کے ذریعے ان کا سمجھنا ممکن نہیں ہے۔		
❻ احوالِ آخرت اور عالمِ بالا کے احوال کو عقل سے سمجھنے والے گمراہ ہوجاتے ہیں۔		
❼ حصولِ علم کے لیے پہلے حواسِ خمسہ پھر عقل اور پھر وحی کا درجہ آتا ہے۔		
❽ اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کے حصول کے لیے ''عقل'' کچھ بھی مفید نہیں ہے۔		

سوال نمبر ۲ آپ اپنے سبق کا گہرائی اور سمجھ کے ساتھ مطالعہ فرمائیں اور نیچے بریکٹ میں دئے گئے بہت سارے امور کے بارے میں بتلائیے کہ ہم ان میں سے کون کون سی اشیاء کا صحیح علم کس چیز کے ذریعہ حاصل کر سکتے ہیں، متعلقہ صحیح خانہ میں صرف اس نمبر کا اندراج کریں۔

❶ آسمان و زمین کی وسعتوں کا علم
❷ قبر کا ثواب اور عذاب
❸ پھلوں کی مٹھاس
❹ معراج کا واقعہ
❺ تجارت کا نفع بخش ہونا
❻ جنت کے درختوں کا سایہ
❼ اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم
❽ آواز کا سریلا ہونا یا بھدا ہونا

❾ سائنسی ایجادات
❿ جنت ودوزخ کے احوال
⓫ جنت کی بیویوں کا حسن و جمال
⓬ جنات کا وجود
⓭ مقتدا اور پیشواء کا گمراہ یا ہدایت والا ہونا
⓮ چیزوں کی رنگت
⓯ شہیدوں کا زندہ ہونا
⓰ پل صراط کی حقیقت
⓱ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مبارکہ کا علم
⓲ مساجد میں فرشتوں کا ہونا
⓳ قیامت کا برپا ہونا
⓴ اشیاء کا مفید یا مضر ہونا
㉑ حالات
㉒ فرشتوں کی تعداد
㉓ کسی چیز کی سختی یا نرمی کا علم
㉔ معجزات کی حقیقت
㉕ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں حیات مبارکہ
㉖ مسئلہ تقدیر

حواسِ خمسہ	عقل	وحیِ الٰہی

سوال نمبر ۳ درج ذیل جملوں میں غور کریں اور صحیح خانہ میں (✓) کا نشان لگایئے۔

جملے	صراط مستقیم پر چلنے والا	صراط مستقیم سے بہکا ہوا
❶ اگر کوئی شخص احادیث مبارکہ میں بیان ہونے والے عذابِ قبر کا انکار اس وجہ سے کرے کہ وہ اس کی عقل میں نہیں آتا		
❷ اگر کوئی شخص احادیث صحیحہ کا انکار محض اس وجہ سے کرے کہ وہ عقل کے معیار پر پورا نہیں اترتیں		
❸ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سو فیصد ماننے والا خواہ وہ سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں		
❹ ہر معاملہ میں اپنی عقل اور سمجھ کو معیار اور کسوٹی بنانے والا اور اسی کو سب کچھ سمجھنے والا		
❺ اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہ لاشریک پر بغیر سمجھے ایمان رکھنے اور عقل کے ذریعے قدرت الٰہی کے کرشموں میں غور کرے		

سوال نمبر ۴ آپ حضرات کے درس کا حصہ ہے کہ آپ یہ خاص باتیں اپنے اہل وعیال (خاص طور سے اپنے سمجھدار بیٹوں اور بیٹیوں) کو سمجھائیں تاکہ وہ آئندہ فتنوں سے محفوظ رہ کر اپنی متاعِ ایمان کی حفاظت کر سکیں درج ذیل رشتوں میں سے صرف انہی سے متعلقہ خانوں میں (✓) کا نشان لگائیں جن کو آپ نے اپنے سبق کی خاص باتیں سمجھا کر فریضہ تبلیغ اور خدمت قرآن کی ادنیٰ کوشش کی ہے۔

❶ والد	☐	❷ والدہ	☐
❸ اہلیہ	☐	❹ بیٹا	☐
❺ بیٹی	☐	❻ بھائی	☐
❼ بہن	☐	❽ پوتا	☐
❾ پوتی	☐	❿ نواسہ	☐
⓫ نواسی	☐	⓬ دوست	☐

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (265) پر

سبق نمبر ۲۷

تفسیرِ قرآن میں صراطِ مستقیم

قرآنِ کریم جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اور اس کائنات کی سب سے مقدس کتاب ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ''عربی'' میں نازل فرمایا ہے۔

قرآنِ کریم کا معنی ومطلب سمجھنے کے لیے عربی کے علاوہ دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے، پھر ان آیات کی تشریح اس طرح کرنا کہ ان آیات کا یہ مطلب ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس سے یہ مراد ہے، قرآن کریم کی تفسیر کہلاتا ہے، قرآن کریم کی کسی آیت کا مطلب بیان کرنا گویا یہ دعویٰ کرنا ہے کہ اللہ جل شانہ کی اس سے یہ مراد ہے، اور ظاہر ہے یہ بڑا نازک اور مشکل ترین مرحلہ ہے کہ ایک بندہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں اپنے پروردگار کی مراد واضح کرے۔

اسی نزاکت اور انتہائی ذمہ داری کی وجہ سے ہمارے اسلاف حضراتِ صحابہ کرام اور دیگر بڑے بڑے علماء اور بزرگانِ دین تفسیرِ قرآن کے معاملہ میں بہت ڈرتے تھے۔

تفسیرِ قرآنی میں اسلاف کی احتیاط

ہمارے زمانہ میں ہر شخص جو عربی کی معمولی شُد بُد رکھتا ہے، قرآن کریم کے حقائق ومطالب پر کلام کرنے کا اپنے کو مستحق سمجھتا ہے، اور ائمہ تفسیر کے عام بیانات کے برخلاف اس کو خود اپنی طرف سے جدت بیانی کرتے ہوئے کوئی خوف محسوس نہیں ہوتا، لیکن آپ کو شاید یہ سن کر تعجب ہو کہ عہدِ صحابہؓ

وتابعین میں یہ جسارت عام نہیں تھی، جیسا کہ ابھی معلوم ہوا، ان جماعتوں میں خاص خاص حضرات تھے، جو قرآن مجید کی تفسیر بیان کرتے اور کر سکتے تھے، اور ان مباحث اور مطالب میں وہ مرجع قوم و ملت سمجھے جاتے تھے، لیکن اس کے باوجود یہ حضرات بھی تفسیر قرآن کے معاملہ میں حد درجہ احتیاط کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں' کہ میں نے مدینہ طیبہ کے فقہاء کو دیکھا ہے، یہ حضرات تفسیرِ قرآن کے سلسلہ میں گفتگو کرنے کو بڑا اہم اور ذمہ داری کا کام سمجھتے تھے، سالم بن عبداللہ، قاسم بن محمد، سعید بن مسیب اور حضرت نافع رحمہم اللہ تعالیٰ ان ہی حضرات میں سے تھے۔

یحیی بن سعیدؒ کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآنِ مجید کی کسی ایک آیت کی نسبت دریافت کر رہا تھا، مگر آپ نے جواب دیا' میں قرآن سے متعلق کچھ نہیں کہوں گا۔

حضرت شعبیؒ فرماتے تھے، تین چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں مرتے دم تک کچھ نہیں کہہ سکتا، قرآن' روح اور قیاس' اصمعیؒ کو کون نہیں جانتا، لغت وادب کے کتنے بڑے امام تھے، برسوں تحقیقِ لغات، صحیح محاورات اور ان کے معانی کی فکر میں عرب کے جنگلوں کی خاک چھانتے پھرے، اور لفظ لفظ کے لیے عرب کے بدوؤں کے ہاں برسوں تک قیام کیا، لیکن اس کے باوجود قرآن مجید کی تفسیر میں بالکل خاموش رہتے تھے، ان سے کسی آیت کی نسبت دریافت کیا جاتا تھا تو کہتے عرب اس کے تو یہ معنی بیان کرتے ہیں میں نہیں جانتا اس سے کیا مراد ہے۔

ابوطیبؒ کہتے ہیں اصمعیؒ خدا پرست تھے۔ قرآن کی کسی آیت کی تفسیر نہیں کرتے تھے۔

اس درجہ احتیاط کا سبب

غور کیجئے! آخر وہ کونسی بات تھی، جس کی وجہ سے یہ اکابرِ علم وادب اور ائمہ عربیت ولغت بھی

قرآنِ مجید سے متعلق گفتگو کرنے میں اس درجہ احتیاط کرتے تھے۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کیا ہے کہ یہ حضرات تفسیر قرآن کی اہم ذمہ داری کا کامل احساس رکھتے تھے، اور تفسیری اہلیت پیدا کرنے کے لئے جن صفات واوصاف کی ضرورت ہے یہ حضرات ان میں خواہ کیسا ہی مرتبہ کمال رکھتے ہوں تاہم انہیں تفسیر قرآن کی عظیم الشان ذمہ داری کے پیش نظر اپنے متعلق پورا بھروسہ نہیں ہوتا تھا۔ اور اس بناء پر اس باب میں جسارت سے کام لیتے ہوئے ان کو تردد ہوتا تھا اور حتی الوسع وہ اس سے سبکدوش ہی رہنا چاہتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا یہ قول بھی اس سلسلہ میں بہت مشہور ہے۔

"أَيُّ أَرْضٍ تُقِلُّنِيْ وَأَيُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِيْ اِذَا قُلْتُ فِي الْقُرْاٰنِ مَالَا اَعْلَمُ"

ترجمہ: "مجھ کو کون سی زمین اٹھائیگی، اور کون سا آسمان مجھ پر سایہ دے گا، جب کہ میں قرآن میں وہ بات کہوں جسے میں نہیں جانتا"۔

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو بغیر واسطہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سنتے تھے، اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے معلّم اور استاذ اور شیخ و مربّی تھے۔

تمام صحابہ کرام اس کے باوجود بھی فہمِ قرآن کے مرتبہ میں یکساں حیثیت کے نہیں تھے، تمام صحابہ میں صرف چھ یا سات حضرات تھے جو قرآنی حقائق کی توضیح میں مستند مانے جاتے تھے، ان حضرات کے اسماءِ گرامی یہ ہیں:

۱- حضرت عمر، ۲- حضرت علی، ۳- حضرت عبداللہ بن مسعود، ۴- حضرت عبداللہ بن عمر، ۵- حضرت عبداللہ بن عباس، ۶- حضرت زید بن ثابت، ۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حضرت مسروقؒ جو کہ ایک مشہور تابعی مفسّر ہیں، فرماتے ہیں:

میں نے صحابہ کرام سے فیضِ صحبت اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ ان کا علم چھ بزرگوں کی طرف

لوٹتا ہے:

۱- حضرت عمر، ۲- حضرت علی، ۳-حضرت عبداللہ بن عباس،۴-حضرت معاذ، ۵-حضرت ابوالدرداء،۶ -حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

تفسیرِ قرآن میں گمراہی کا بڑا سبب

تفسیرِ قرآن میں گمراہی کے سب سے بڑے اور بنیادی سبب پر روشنی ڈالنے کے لیے ناچیز اپنے استاذ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کی شہرہ آفاق کتاب ''علوم القرآن'' سے اقتباس پیش کرتا ہے۔

پہلا سبب، نااہلیت

تفسیر قرآن میں گمراہی کا سب سے پہلا اور سب سے خطرناک سبب یہ ہے، کہ انسان اپنی اہلیت وصلاحیت کو دیکھے بغیر قرآن کریم کے معاملے میں رائے زنی شروع کردے، خاص طور پر سے ہمارے زمانے میں گمراہی کے اس سبب نے بڑی قیامت ڈھائی ہے، یہ غلط فہمی عام ہوتی جارہی ہے، کہ صرف عربی زبان پڑھ لینے کے بعد انسان قرآن مجید کا عالم ہوجاتا ہے اوراس کے بعد جس طرح سمجھ میں آئے قرآن کریم کی تفسیر کرسکتا ہے، حالانکہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ دنیا کا کوئی بھی علم وفن ایسا نہیں ہے جس میں محض زبان دانی کے بل بوتے پر مہارت پیدا ہوسکتی ہو، آج تک کبھی کسی ذی ہوش نے انگریزی زبان پر مکمل عبور رکھنے کے باوجود یہ دعویٰ نہیں کیا ہوگا کہ وہ ڈاکٹر ہوگیا ہے، اور وہ میڈیکل سائنس کی کتابیں پڑھ کر دنیا پر مشقِ ستم کرسکتا ہے، اسی طرح کوئی شخص محض انجینئرنگ کی کتابوں کا مطالعہ کرکے انجینئر بننے کا دعویٰ نہیں کرسکتا، اور نہ قانون کی اعلیٰ کتابیں دیکھ کر ماہر قانون کہلاسکتا ہے، اور اگر کوئی شخص ایسا دعویٰ کرے تو یقیناً ساری دنیا

اُسے احمق اور بیوقوف کہے گی، اس لیے کہ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ تمام علوم وفنون محض زبان دانی اور نجی مطالعہ سے حاصل نہیں ہوتے، بلکہ اُن کے لیے سالہا سال کی محنت درکار ہے، انہیں ماہر اساتذہ سے پڑھا جاتا ہے، اس کے لیے بڑی بڑی درسگاہوں میں کئی کئی امتحانات سے گزرنا ہوتا ہے، پھر کسی ماہر فن کے پاس رہ کر ان کا عملی تجربہ کرنا پڑتا ہے، تب کہیں انسان ان علوم کا مبتدی کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔

جب کہ ان علوم وفنون کا حال یہ ہے، تو تفسیرِ قرآن جیسا علم محض عربی زبان سیکھ لینے کی بناء پر آخر کیسے حاصل ہو جائے گا؟ آپ گزشتہ صفحات میں دیکھ چکے ہیں کہ علمِ تفسیر میں درک (سمجھ) حاصل کرنے کے لیے کتنی وسیع معلومات درکار ہوتی ہیں، قرآن کریم عام کتابوں کی طرح کوئی ایسی مسلسل کتاب نہیں ہے جس میں ایک موضوع کی تمام باتیں ایک ہی جگہ لکھی ہوئی ہوں، بلکہ وہ دنیا کی تمام کتابوں کے برخلاف اپنا ایک جداگانہ اور ممتاز اسلوب رکھتا ہے، لہٰذا کسی آیت کو واقعی طور پر سمجھنے کے لیے اوّل تو یہ ضروری ہے کہ اس آیت کی مختلف قراءتوں، اس موضوع کی تمام دوسری آیات اور ان کے متعلقات پر پوری نگاہ ہو، پھر آپ پیچھے دیکھ چکے ہیں کہ بہت سی آیتیں کسی خاص واقعاتی پسِ منظر سے وابستہ ہوتی ہیں، جسے سببِ نزول کہا جاتا ہے، اور جب تک سببِ نزول کی مکمل تحقیق نہ ہو اس کا پورا مفہوم نہیں سمجھا جا سکتا، نیز یہ حقیقت بھی آپ کے سامنے آچکی ہے، کہ قرآن کریم بہت سی مجمل باتوں کی تشریح وتفسیر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر چھوڑ دیتا ہے، لہٰذا ہر آیت میں یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ اس کی تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی قولی یا عملی تعلیم موجود ہے یا نہیں؟ اور اگر موجود ہے تو وہ تنقید روایات کے مسلّمہ اصولوں پر پوری اترتی ہے یا نہیں؟ نیز صحابہ کرامؓ نے جو نزول

قرآن کے عینی شاہد تھے اس آیت کا کیا مطلب سمجھا تھا؟ اگر اس بارے میں روایات کے درمیان کوئی تعارض و اختلاف ہے تو اسے کیونکر رفع کیا جاسکتا ہے؟ پھر عربی زبان ایک وسیع زبان ہے جس میں ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنی اور ایک ایک معنی کے لیے کئی کئی لفظ ہوتے ہیں، لہٰذا جب تک اس زمانے کے اہل عرب کے محاورات پر عبور نہ ہو کسی معنی کی تعین بہت مشکل ہوتی ہے، اس کے علاوہ صرف الفاظ کے لغوی معنی جاننے سے کام نہیں چلتا کیونکہ عربی میں نحوی ترکیبوں کے اختلاف سے معانی میں تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے، اور یہ بات عربی لغت وادب پر مکمل عبور کے بغیر طے نہیں کی جاسکتی، کہ اس مقام پر کونسی ترکیب محاورات عرب کے زیادہ قریب ہے؟ اور سب سے آخر میں قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے اسرار و معارف ایسے شخص پر نہیں کھولتا جو اس کی نافرمانیوں پر کمربستہ ہو، لہٰذا تفسیر قرآن کے لیے اللہ کی بندگی اس کے ساتھ تعلق خاص، طاعت وتقویٰ اور حق پرستی کے بے لاگ جذبے کی ضرورت ہے، اس تشریح سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے، کہ تفسیرِ قرآن کے لیے صرف عربی زبان کی معمولی واقفیت کام نہیں دے سکتی، بلکہ اس کے لیے علمِ اصولِ تفسیر، علمِ حدیث، اصولِ حدیث، اصولِ فقہ، علمِ فقہ، علمِ صرف، علمِ لغت، علمِ ادب اور علمِ بلاغت میں ماہرانہ بصیرت اور اس کے ساتھ ساتھ طہارت وتقویٰ ضروری ہے، ان ضروری شرائط کے بغیر تفسیر کی وادی میں قدم رکھنا اپنے آپ کو گمراہی کے راستے پر ڈال دینے کے مترادف ہے، اور اسی طرزِ عمل کے بارے میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ:

"مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ".

ترجمہ: ''جو شخص قرآن میں بغیر علم کے گفتگو کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے''۔

چند غلط فہمیاں

اس سلسلے میں چند غلط فہمیوں کا ازالہ ضروری ہے:

❶ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کریم نے خود اپنے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ (القمر، آیۃ ۱۷)

ترجمہ: ''اور بلاشبہ ہم نے قرآن کریم کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کر دیا ہے''۔

اور جب قرآن کریم ایک آسان کتاب ہے تو اس کی تشریح کے لیے کسی لمبے چوڑے علم وفن کی ضرورت نہیں، بلکہ ہر شخص قرآن کریم کا متن پڑھ کر اس کو سمجھ سکتا ہے،

لیکن یہ استدلال ایک شدید مغالطہ ہے، جو خود کم فہمی اور سطحیت پر مبنی ہے، واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات دو قسم کی ہیں، ایک تو وہ آیتیں ہیں جن میں عام نصیحت کی باتیں، سبق آموز واقعات اور عبرت وموعظت کے مضامین بیان کیے گئے ہیں، مثلاً دنیا کی ناپائیداری، جنّت ودوزخ کے حالات، خوفِ خدا اور فکرِ آخرت پیدا کرنے والی باتیں اور زندگی کے دوسرے سیدھے سادے حقائق، اس قسم کی آیتیں بلاشبہ آسان ہیں، اور جو شخص بھی عربی زبان سے واقف ہو وہ انہیں سمجھ کر نصیحت حاصل کر سکتا ہے، بلکہ یہ مقصد قرآنِ کریم کے مستند تراجم کو دیکھ کر بھی ایک حد تک حاصل ہو جاتا ہے، مذکورہ آیت میں اسی مقصد کے لیے یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے، چنانچہ قرآن کریم نے یہ بات مجمل نہیں چھوڑی ''لِلذِّكْرِ'' (یعنی نصیحت کے واسطے) کا لفظ بڑھا کر اس حقیقت کو

روز روشن کی طرح واضح کر دیا ہے۔

اس کے برخلاف دوسری قسم کی آیتیں وہ ہیں جو احکام وقوانین، عقائد اور علمی مضامین پر مشتمل ہیں، اس قسم کی آیتوں کا کماحقہ سمجھنا اور ان سے احکام ومسائل مستنبط کرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے، جب تک اسلامی علوم میں بصیرت اور پختگی حاصل نہ ہو اس وقت تک قرآن کریم سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا، یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی مادری زبان اگرچہ عربی تھی، اور عربی سمجھنے کے لیے انہیں کہیں تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں تھی، لیکن وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے میں طویل مدتیں صرف کرتے تھے، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے امام عبدالرحمٰن سلمیؒ سے نقل کیا ہے کہ جن حضرات صحابہؓ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآنِ کریم کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی ہے، مثلاً حضرت عثمان بن عفانؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ انہوں نے ہمیں بتایا کہ جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآنِ کریم کی دس آیتیں سیکھتے تو اس وقت تک آگے نہیں بڑھتے تھے جب تک ان آیتوں کے متعلق تمام علمی اور عملی باتوں کا احاطہ نہ کر لیتے، وہ فرماتے تھے کہ:

"فَتَعَلَّمْنَا الْقُرْاٰنَ وَالْعِلْمَ وَالْعَمَلَ جَمِیْعاً".

ترجمہ: "ہم نے قرآن اور علم وعمل ساتھ ساتھ سیکھا ہے"۔

چنانچہ مؤطا امام مالکؒ میں روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے صرف سورۃ بقرہ یاد کرنے میں پورے آٹھ سال صرف کیے، اور مسند احمدؒ میں حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے جو شخص سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھ لیتا، ہماری نگاہوں میں اس کا مرتبہ بہت بلند ہو جاتا تھا۔

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ یہ حضرات صحابہؓ جن کی مادری زبان عربی تھی، جو عربی شعروادب میں مہارت رکھتے تھے، اور جن کو لمبے لمبے قصیدے معمولی توجہ سے ازبریاد ہوجایا کرتے تھے، انہیں قرآن کریم حفظ کرنے اور اس کے معانی سمجھنے کے لیے اتنی طویل مدّت کی کیا ضرورت تھی، کہ آٹھ آٹھ سال صرف ایک سورت پڑھنے میں خرچ ہوجائیں؟ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ قرآن کریم اور اس کے علوم کو سیکھنے کے لیے صرف عربی زبان کی مہارت کافی نہیں تھی، بلکہ اس کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور تعلیم سے فائدہ اٹھانا ضروری تھا، ظاہر ہے کہ جب صحابہ کرامؓ کو عربی زبان کی مہارت اور نزول وحی کا براہ راست مشاہدہ کرنے کے باوجود "عالمِ قرآن" بننے کے لیے باقاعدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت تھی تو نزول قرآن کے سینکڑوں سال بعد عربی کی معمولی شُد بُد پیدا کرکے یا صرف ترجمہ دیکھ کر مفسرِ قرآن بننے کا دعویٰ کتنی بڑی جسارت اور علمِ دین کے ساتھ کیسا افسوس ناک مذاق ہے، ایسے لوگوں کو جو اس جسارت کا ارتکاب کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے کہ:

"مَنْ قَالَ فِی الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".

ترجمہ: جو شخص قرآن کے معاملے میں علم کے بغیر کوئی بات کہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

آخر میں صحیح بخاری (کتاب التفسیر) سے ایک واقعہ نقل کیا جاتا ہے، جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کریم سے اللہ تعالیٰ کی مراد سمجھنے کے لیے صرف عربی کا جاننا کافی نہیں، بلکہ معلم اور استاذ کا ہونا ضروری ہے۔

حضرت عدی ابن حاتمؓ جلیل القدر صحابی رسول ہیں، ابتدائے اسلام میں یہ حکم تھا کہ روزہ افطار کر کے پھر رات بھر کھانے کی اجازت نہیں تھی، گویا سحری نہیں کھاتے تھے، بلکہ رات اور دن کا بھی روزہ بس ایک دفعہ کھانا پینا تھا، ظاہر ہے کہ یہ لوگوں پر بھاری گزرا، تحمل نہیں ہوسکا، برداشت سے باہر ہوگیا، تو حق تعالیٰ نے تخفیف فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ضعف کو دیکھ لیا ہے، اب نیا حکم ہے:

﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ (البقرة: ۱۸۷)

ترجمہ: ''کالا ڈورا سفید ڈورے سے ممتاز نہ ہوجائے اس وقت تک کھاتے پیتے رہو''۔

حضرت عدی بن حاتمؓ دو ڈورے لیتے ایک کالا اور ایک سفید اور تکیہ کے نیچے رکھ لیا کرتے اور ان کو دیکھتے رہتے تھے، جب تک اندھیرا رہتا کھاتے پیتے رہتے، حالانکہ صبح صادق ہوئے تیس منٹ گزر چکے ہوتے، صبح صادق کے بعد کچھ نہ کچھ تاریکی رہتی ہے، کچھ اندھیرا ہوتا تھا، کالے اور سفید ڈورے میں تمیز نہیں ہوتا تھا، تکیہ اٹھایا دیکھ لیا ابھی دونوں میں تمیز نہیں، بس کھا رہے ہیں حالانکہ صبح صادق ہوچکی ہوتی، یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو فرمایا کہ اے عدیؓ! تم کیا کرتے ہو، عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ نے فرمادیا ہے:

﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ (البقرة: ۱۸۷)

ترجمہ: ''کالا ڈورا سفید ڈورے سے ممتاز نہ ہوجائے، اس وقت تک کھاتے پیتے رہو''۔

تو میں نے دو ڈورے تکیے کے نیچے رکھ لیے ہیں، اور ان کو دیکھتا رہتا ہوں فرمایا "اِنَّ وِسَادَتَكَ تَعْرِيْضٌ" تیرا تکیہ بڑا لمبا چوڑا ہے کہ رات دن دونوں اس کے اندر سما گئے، بندہ خدا "خَيْطِ اَبْيَضَ" سے مراد صبح صادق کی سفیدی اور "خَيْطِ اَسْوَدْ" سے مراد رات کی تاریکی ہے، یہ روئی کا ڈورا مراد نہیں ہے تو لغت کے لحاظ سے حضرت عدی ابن حاتم غلط نہیں سمجھے تھے، لغۃً تو "خَيْط" روئی کے دھاگے کو کہتے ہیں، لغت کے لحاظ سے صحیح سمجھے اور عمل بھی صحیح کیا، مگر حق تعالیٰ کی وہ مراد نہیں تھی اس سے مراد رات اور دن ہیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد بتلائی تب ان کے روزے صحیح سمجھے گئے۔

عملی مشق

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں غور کریں اور صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں۔

	صحیح	غلط
❶ صحابہ کرام اور اسلاف بزرگان دین میں قرآن کریم کی تفسیر کا بڑا شوق وولولہ تھا۔		
❷ تمام صحابہ کرام میں چھ سات صحابہ کرامؓ کی تفسیر کو مستند مانا جاتا تھا۔		
❸ قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ نے نصیحت اور اجتہاد ہر مقصد کے لیے آسان کیا ہے۔		
❹ محض عربی زبان جاننے کی بنیاد پر تفسیر کرنا سخت گمراہی ہے۔		
❺ اپنے رائے سے تفسیر قرآن کرنے والے کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔		
❻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے پورے آٹھ برس میں صرف سورۃ بقرہ پڑھی۔		
❼ دنیا کا کوئی علم وہنر محض مطالعہ سے حاصل نہیں ہوتا۔		
❽ حضرت عدی رضی اللہ عنہ کو مادری زبان عربی ہونے کے باوجود قرآن کی آیت کا صحیح مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھایا۔		
❾ ہر مسلمان کو حق ہے کہ وہ آیت کریمہ سے متعلق اللہ تعالیٰ کی مراد واضح کرے۔		

سوال نمبر ۲ مختصر مگر زبانی بتلائیے۔

❶ حضرات صحابہ کرامؓ اور بڑے بڑے بزرگان دین تفسیر قرآن میں اتنا کیوں ڈرتے تھے جب کہ یہ بڑی فضیلت والا کام ہے؟

❷ نااہل آدمی اگر قرآن کریم کی تفسیر صحیح صحیح بتلادے تو کیا پھر اسے ثواب ملے گا؟

❸ اپنی رائے سے تفسیر کرنے والے کے بارے میں کوئی ایک حدیث یا حوالہ سنائیں؟

❹ قرآن کریم میں کون کون سے مضامین آسان ہیں جسے ہر عربی دان سمجھ سکتا ہے؟

۵ قرآن کریم کے وہ کون کون سے مضامین جن کو علمائے راسخین کے سوا ہر عربی زبان کا ماہر نہیں سمجھ سکتا ہے؟

پہلے نمبروار درج ذیل امور ذہن میں بٹھائیں:

۱ اپنے سبق کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

۲ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے استاذ اور شیخ و مربی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

۳ صحابہ کرام میں جو ذوق اور فکر پیدا ہوئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و تربیت مبارکہ کا فیض تھا۔

۴ حضرات صحابہ کرامؓ اور ان کے شاگرد حضرات تابعین، اسلاف بزرگان دین، حضرت ائمۃ اربعہ (حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد بن حنبل) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا راستہ صراط مستقیم ہے اور ان کے راستے سے ہٹ جانا گمراہی کا راستہ ہے۔

ان امور کے ذہن نشین کرنے کے بعد درج ذیل جملوں میں غور کر کے متعلقہ خانہ میں (✓) کے نشان سے وضاحت کریں۔

جملے	صراط مستقیم	گمراہی کا راستہ
۱ حضرات صحابہ کرامؓ اور اسلاف امت کے راستے کو موجودہ دور میں بیکار سمجھنے والا		
۲ مستند علمائے کرام سے برسوں کی محنت کے بعد قرآن کا علم حاصل کرنے والا		
۳ قرآن کریم کا مطلب بتلانے میں ڈرنے اور ازحد احتیاط کرنے والا		
۴ حضرات صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی دعوت دینے والا		
ترجمہ قرآن دیکھ کر یا سن کر مہینوں میں قرآن کریم کا ماہر بننے کا دعویٰ کرنے والا		
۵ اپنے درس قرآن و محافل میں آزادی اور بے خودی پیدا کرنے والا		
۶ حضرات صحابہ کرام یا امت مسلمہ کے اجماعی اور اتفاقی مسئلوں میں نئے نئے راستے پیدا کرنے والا		
۷ بڑے بڑے ائمۃ تفسیر امام ابن کثیر، امام رازی، امام قرطبی، امام آلوسی، امام تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی تفاسیر کا اتباع کرنے والا		

سوال نمبر ۳ آپ حضرات کے درس کا حصہ ہے کہ آپ یہ خاص باتیں اپنے اہل وعیال (خاص طور سے اپنے سمجھدار بیٹوں اور بیٹیوں) کو سمجھائیں تا کہ وہ آئندہ فتنوں سے محفوظ رہ کر اپنی متاعِ ایمان کی حفاظت کر سکیں درج ذیل رشتوں میں سے صرف انہی سے متعلقہ خانوں میں (✓) کا نشان لگائیں جن کو آپ نے اپنے سبق کی خاص باتیں سمجھا کر فریضہ تبلیغ اور خدمت قرآن کی ادنیٰ کوشش کی ہے۔

❶ والد	☐	❷ والدہ	☐
❸ اہلیہ	☐	❹ بیٹا	☐
❺ بیٹی	☐	❻ بھائی	☐
❼ بہن	☐	❽ پوتا	☐
❾ پوتی	☐	❿ نواسہ	☐
⓫ نواسی	☐	⓬ دوست	☐

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (266) پر

سبق نمبر ۲۸

تفسیرِ قرآن میں گمراہی کے اسباب

تفسیر قرآن کے سلسلے میں سب سے بنیادی اور بڑی گمراہی یعنی اپنی رائے سے تفسیر کرنے کے بارے میں توفیق الٰہی سے سبق میں گفتگو کی تھی۔ آج کے سبق میں مزید ان دو اہم اسباب کی نشاندہی کرنا مقصود ہے جن میں قرآنِ کریم کی حق تلفی بھی ہوتی ہے اور انسان اس سے گمراہ بھی ہو جاتا ہے، وہ دو سبب یہ ہیں۔

1. قرآن کریم کو اپنے نظریات کے تابع بنانا۔
2. زمانے کے افکار سے مرعوبیت۔ ان دونوں اسباب کی تفصیل اپنے استاد شیخ الاسلام مولانا مفتی تقی عثمانی مدظلہ کے الفاظ میں بعینہ پیش کی جاتی ہے۔

قرآن کریم کو اپنے نظریات کے تابع بنانا

تفسیرِ قرآن کے سلسلے میں ایک عظیم گمراہی یہ ہے کہ انسان اپنے ذہن میں پہلے سے کچھ نظریات متعین کر لے، اور پھر قرآن کریم کو ان نظریات کے تابع بنانے کی فکر کرے، جیسا کہ علامہ ابن تیمیہؒ نے نشاندہی فرمائی ہے کہ قدیم زمانے سے باطل فرقوں، ظاہر پرستوں، اور اپنے وقت کے فلسفے سے مرعوب لوگوں نے تفسیرِ قرآن میں یہی گمراہ کن طریقہ اختیار کیا ہے، اور الفاظ قرآنی کو توڑ موڑ کر اپنے نظریات کے مطابق بنانے کی کوشش کی ہے، حالانکہ یہ طرزِ عمل دنیا کے کسی بھی معاملہ میں

حق وانصاف کے مطابق نہیں ہے، خاص طور سے قرآن کریم کے بارے میں یہ طریق کار اختیار کرنا اتنا بڑا ظلم ہے، کہ اس کے برابر کوئی ظلم نہیں ہوسکتا، قرآن کریم نے جگہ جگہ اپنے آپ کو ''ہدایت'' کی کتاب قرار دیا ہے، ''ہدایت'' کے معنی یہ ہیں کہ ''جس شخص کو منزل کا راستہ معلوم نہ ہو اسے راستہ دکھلانا'' لہٰذا قرآنِ کریم سے ''ہدایت'' حاصل کرنے کے لیے ناگزیر ہے، کہ انسان اپنے آپ کو اس شخص کی طرح خالی الذہن رکھے جسے اپنی منزل کا پتہ معلوم نہ ہو، اس کے بعد دل میں یہ اعتقاد پیدا کرے کہ قرآن کریم جو راستہ بتائے گا وہی میرے لئے صلاح وفلاح کا موجب ہوگا، خواہ اسے میری محدود عقل قبول کرے یا نہ کرے، اگر میری عقل ایسی ہی قابل اعتماد تھی کہ میں اس کے زور پر سب کچھ معلوم کرسکتا تھا تو پھر قرآن کریم کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ اس اعتقاد کے ساتھ جب انسان قرآنِ کریم کی طرف رجوع کرے گا، اور ان آداب وشرائط کو ملحوظ رکھے گا جو قرآنِ کریم سے ہدایت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہیں تو اسے بلاشبہ ہدایت حاصل ہوگی اور وہ منزلِ مراد کو پالے گا، اس کے برعکس اگر کسی شخص نے محض اپنی عقل کی بنیاد پر کچھ مخصوص نظریات اپنے ذہن میں بٹھالیے، اور پھر قرآنِ کریم کو ان مخصوص نظریات کی عینک سے پڑھنا شروع کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کی اس مقدس کتاب کو ہدایت حاصل کرنے کے لیے نہیں، بلکہ محض اپنے عقلی نظریات کی تائید حاصل کرنے کے لیے پڑھ رہا ہے، ظاہر ہے کہ جو شخص اپنی عقل پر اتنا بھروسہ کرتا ہو اور اپنی عقل کو قرآن کا خادم نہیں، بلکہ (معاذ اللہ) قرآن کو اپنی عقل اور خواہشات کا خادم بنانا چاہتا ہو تو قرآنِ کریم اسے ہدایت کی روشنی عطا کرنے سے بے نیاز ہے، ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی صحیح مراد تک پہنچنے کے بجائے اپنی گمراہی کی دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے، اور اسے ہدایت کی توفیق نہیں ہوتی، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں قرآنِ کریم نے فرمایا ہے:

﴿يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا﴾ (البقرة:٢٦)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس (قرآن) کے ذریعے بہت سوں کو گمراہ کرتا ہے، اور بہت سوں کو ہدایت بخشتا ہے''۔

لہٰذا قرآن کریم سے ہدایت حاصل کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اپنے ذہن کو دوسرے نظریات سے خالی کر کے ایک طالبِ حق کی طرح قرآن کریم کی طرف رجوع کیا جائے، اور اس کی مراد سمجھنے کے لئے جن علوم کی ضرورت ہے، ان کو حاصل کر کے اس کی تفسیر معلوم کی جائے، اور اس سے جو کچھ ثابت ہو اس پر ایک سچے مؤمن کی طرح ایمان رکھا جائے، اور جو شخص اتنی استطاعت نہ رکھتا ہو، یا اسے اپنے ذہن پر یہ اعتماد نہ ہو اس کے لیے سیدھا راستہ یہ ہے کہ وہ خود ''تفسیرِ قرآن'' کی وادی میں قدم رکھنے کے بجائے ان لوگوں کی تفسیر پر بھروسہ کرے، جنہوں نے اپنی عمریں اسی کام میں صرف کی ہیں، اور جن کی علمی بصیرت اور للّٰہیت و خدا ترسی پر اسے زیادہ اعتماد ہو۔

زمانے کے افکار سے مرعوبیت

تفسیر قرآن کے سلسلے میں تیسری گمراہی یہ ہے کہ انسان اپنے وقت کے فلسفیانہ اور عقلی نظریات سے ذہنی طور پر مرعوب ہو کر قرآن کریم کی طرف رجوع کرے، اور تفسیر قرآن کے معاملے میں اُن نظریات کو حق و باطل کا معیار قرار دے دے، یہ گمراہی دراصل دوسری گمراہی کے ذیل میں خود بخود آ جاتی ہے، لیکن چونکہ ہمارے زمانے میں مغربی افکار سے مرعوبیت نے خاص طور سے بڑی قیامت ڈھائی ہے اس لئے یہاں اس گمراہی کو مستقل طور سے ذکر کیا جا رہا ہے۔

تاریخ اسلام کے ہر دور میں ایسے افراد کی ایک جماعت موجود رہی ہے جو قرآن وسنت کے علوم میں پختگی پیدا کئے بغیر اپنے زمانے کے فلسفے کی طرف متوجہ ہوئے، اور وہ فلسفہ انکے ذہنوں پر اس طرح مسلط ہو گیا کہ وہ اس کے بتائے ہوئے فکر و نظر کے دائروں سے باہر نکلنے کی صلاحیت سے ہی محروم ہو گئے، اس کے بعد جب انہوں نے قرآن کریم کی طرف رجوع کیا، اور اس کی بہت سی

باتیں انہیں اپنے آئیڈیل فلسفے کے خلاف محسوس ہوئیں تو انہوں نے اس فلسفے کو جھٹلانے کے بجائے قرآن کریم میں تحریف وترمیم شروع کردی، اور اس کے الفاظ کو کھینچ تان کر اپنے فلسفیانہ افکار کے مطابق بنانا شروع کردیا۔

جب مسلمانوں میں یونانی فلسفے کا چرچا ہوا، اور لوگوں نے قرآن وسنت کے علوم میں پختگی پیدا کئے بغیر اس فلسفے کو حاصل کرنا شروع کیا، تو یہی فتنہ پیش آیا، اور بعض لوگ جو یونانی فلسفے سے بری طرح مرعوب ہو گئے تھے، قرآن کریم کو توڑ موڑ کر اس فلسفے کے مطابق بنانے کی کوشش میں لگ گئے، ان میں بہت سے لوگ مخلص بھی تھے، اور سچے دل سے یہ سمجھتے تھے کہ یونانی فلسفہ ناقابل تردید ہے، اور قرآن وسنت کی متوارث تفسیر اس کے لائے ہوئے فکری سیلاب کا مقابلہ نہیں کر سکے گی، اس لئے اس تفسیر کو بدل کر قرآن وسنت کی ایسی تشریح کرنی چاہیے جو یونانی فلسفے کے مطابق ہو، لیکن درحقیقت یہ قرآن وسنت اور اسلام کے ساتھ ایک نادان دوستی تھی، جس نے اسلام کی کوئی خدمت کرنے کے بجائے مسلمانوں میں نظریاتی انتشار برپا کیا، اور معتزلہ اور جہمیہ جیسے بہت سے نئے فرقے پیدا کردیئے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ پختہ کار علمائے دین جنہیں قرآن وسنت کے علوم میں رسوخ حاصل تھا، اور جو قرآن وسنت کے مقابلے میں وقت کے کسی چلتے ہوئے نظام فکر سے مرعوب نہیں تھے، ان کی ایک بڑی جماعت کو دوسرے کام چھوڑ کر ایسے لوگوں کی تردید میں مصروف ہو جانا پڑا اور انہوں نے یونانی فلسفے کی فکری غلطیوں کی نشان دہی کر کے ایسے لوگوں کی مدلل اور مُفصّل تردید کی جو اس فلسفے کے اثر سے قرآن وسنت میں معنوی تحریف کے مرتکب ہوئے تھے، غرض ایک عرصے تک فکری مباحث اور تصنیف ومناظرہ کا بازار گرم رہا، اور فریقین کی طرف سے اپنے اپنے موقف کی تائید میں پورے کتب خانے تیار ہو گئے۔

پختہ کار علماء دین کا موقف یہ تھا کہ قرآنِ کریم کسی انسان کی نہیں اس خالق کائنات کی کتاب

ہے جو اس دنیا اور اس میں ہونے والے واقعات کی رتی رتی سے باخبر ہے، اور اس دنیا کے بدلتے ہوئے حالات سے اس سے زیادہ کوئی باخبر نہیں ہوسکتا، لہٰذا قرآنِ کریم کی تعلیمات اور اس کے بیان کردہ حقائق سدا بہار اور ناقابل ترمیم ہیں، جن احکام اور قوانین اور نظریات پر زمانے کی تبدیلی اثر انداز ہوسکتی تھی، ان کے بارے میں قرآنِ کریم نے خود کوئی معین بات کہنے کے بجائے ایسے جامع اصول بیان فرمادیئے ہیں جو ہر تبدیلی کے موقع پر کام آسکیں، اور ان کی روشنی میں ہر بدلے ہوئے ماحول میں رہنمائی حاصل کی جاسکے، لیکن جو باتیں قرآنِ کریم نے وضاحت کے ساتھ بیان فرمادی ہیں یا جن کی واضح تفسیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، وہ زمانے کی تبدیلی سے بدلنے والی باتیں نہیں ہیں۔

فلسفہ اور سائنس کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے، کہ اس کے وہ بیشتر نظریات جو قطعی مشاہدہ پر مبنی نہیں ہیں، مختلف زمانوں میں بدلتے رہتے ہیں، اور جس زمانے میں جو نظریہ رائج رہا وہ لوگوں کے ذہن و فکر پر اس بری طرح چھا گیا کہ لوگ اس کے خلاف کوئی بات سننے کے لیے تیار نہ رہے، لیکن جب زمانے کے کسی انقلاب نے اس نظریئے کی کایا پلٹی تو وہی نظریہ اتنا بدنام ہوا کہ اس کو منہ سے نکالنا بھی دقیانوسیت کی علامت بن گیا، اب اس کی جگہ کسی نئے نظریئے نے ذہنوں پر اپنا سکہ بٹھایا، اور اس کی گھن گرج نے ہر مخالف رائے کا گلا گھونٹ دیا، پھر ایک عرصہ گزرنے پر یہ نیا نظریہ بھی اپنی آن بان کھو بیٹھا، اور کسی تیسرے نظریئے نے اس کی جگہ لے لی، فکر انسان کی تاریخ میں ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے اور جب تک حقیقت کی پیاس انسان کو قطعی مشاہدے تک نہیں پہنچادیتی اس وقت تک یہی ہوتا رہے گا، اس کے برخلاف قرآن کریم نے جن حقائق کی طرف واضح رہنمائی عطا کی ہے، وہ چونکہ ایک ایسی ذات کے بیان کیے ہوئے ہیں جس کے سامنے یہ پوری کائنات اور اس میں ہونے والے حوادث ہاتھ کی ہتھیلی سے زیادہ واضح اور بے غبار ہیں، اس لئے فکر اور فلسفے کی اس آنکھ مچولی کو

اس کے مقابلے میں پیش نہیں کیا جاسکتا، آپ زمانے کے جس نظریہ سے مرعوب ہوکر قرآن کریم کو اس کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں گے، ہوسکتا ہے کہ وہی نظریہ عہد جہالت کی یادگار ثابت ہو، اور آپ اسے زبان پر لاتے ہوئے بھی شرمانے لگیں۔

راسخ العقیدہ اہلِ علم کا یہ طرز فکر تجربے سے بالکل سچا ثابت ہوا، آج فلسفہ اور سائنس کی ترقیات نے یونانی فلسفے کی دھجیاں بکھیر دی ہیں اور اس کے نہ صرف بہت سے طبعی، عنصری اور فلکیاتی نظریات غلط قرار پاگئے، بلکہ ان کی بنیاد پر مابعد الطبیعی (Metaphysical) نظریات کی جو عمارت اٹھائی گئی تھی، وہ بھی زمین بوس ہوچکی ہے، جن لوگوں نے یونانی فلسفے کی چمک دمک سے خیرہ ہوکر قرآن وسنت کو موم کی ناک بنایا تھا، آج اگر وہ زندہ ہوتے تو یقیناً ان کی ندامت وشرمندگی کی کوئی انتہا نہ رہتی۔

لیکن حیرت ہے کہ سطح پرستوں کا ایک گروہ تاریخ سے کوئی سبق لینے کے بجائے مغربی افکار سے متاثر ومرعوب ہوکر قرآن وسنت کی ایسی تفسیر گھڑنے کی فکر میں ہے جو مغرب کے چلتے ہوئے نظریات پر فٹ ہوسکے، یہ گروہ تفسیر کے تمام معقول اور معروف اصولوں کو توڑ کر صرف ایک اصول کی بنیاد پر قرآن کریم کے ساتھ مشق ستم میں مصروف ہے، اور وہ اصول یہ ہے کہ اللہ کے اس کلام کو کسی نہ کسی طرح کھینچ تان کر مغربی افکار کے مطابق بنادیا جائے، یہ لوگ کبھی سوچنے کے لیے تیار نہیں ہوتے کہ جس کلام پر وہ تاویل وتحریف کی مشق کر رہے ہیں وہ کس کا کلام ہے؟ جن نظریات کی خاطر وہ خدا کے کلام میں کھینچ تان کر رہے ہیں، وہ کتنے پائیدار ہیں؟ اور جب فکر انسانی کا قافلہ ان نظریات کو روند کر آگے بڑھے گا تو اس قسم کی تفسیروں اور تشریحات کا حشر کیا ہوگا؟

عملی مشق

سوال نمبر ۱

صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں

	صحیح	غلط
❶ قرآن کریم کے ذریعے بعضوں کو ہدایت ہوتی ہے اور بعض اس کے ذریعے گمراہ ہو جاتے ہیں۔		
❸ قرآن کریم کی تعلیمات کو اپنے نظریات کے تابع بنانے کی گنجائش ہے۔		
❹ اپنے زمانہ کے افکار سے مرعوب ہو کر قرآن کو بدلنا اس میں انحراف ہے۔		
❺ قرآنی حقائق سائنسی انکشافات کے تابع نہیں ہیں۔		
سائنسی نظریات اور تحقیقات ہر زمانے میں بدلتی رہتے ہیں۔		

سوال نمبر ۲ درج ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

❶ اپنی رائے سے تفسیر کرنا کیوں حرام ہے؟

❷ کیا اپنی رائے سے تفسیر کرنا قرآنِ کریم میں ''تحریف'' کرنے میں شامل ہے؟

❸ کیا قرآنِ کریم کا مطالعہ اپنے مخصوص نظریات کی روشنی میں کرنا چاہیے یا خالی الذہن ہو کر؟

❹ ۴ کیا اہل مغرب کے اعتراضات پر قرآن کریم کے معنی و تفسیر میں تبدیلی کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ وہ لوگ اعتراض نہ کر سکیں؟

❺ یہ بات کہاں تک درست ہے کہ ہماری خواہشات، ہماری عقل، ہماری تحقیقات، تجربات، سائنسی نظریات، سب قرآن حکیم کے تابع ہونے چاہئیں؟

❼ کون کون سے لوگ قرآن کریم سے ہدایت پاتے اور کون سے گمراہ ہو جاتے ہیں؟

❽ تفسیر قرآن کے سلسلے میں اس راستے کی نشاندہی کریں جس پر چل کر ہم آخرت کی زندگی کو تباہی سے

بچاسکیں؟

❽ قرآن کریم سے ہدایت اور نور حاصل ہو جانے کی کیا علامات ہیں؟

سوال نمبر۳ آپ حضرات کے درس کا حصہ ہے کہ آپ یہ خاص باتیں اپنے اہل وعیال (خاص طور سے اپنے سمجھدار بیٹوں اور بیٹیوں) کو سمجھائیں تا کہ وہ آئندہ فتنوں سے محفوظ رہ کر اپنی متاعِ ایمان کی حفاظت کرسکیں درج ذیل رشتوں میں سے صرف انہی سے متعلقہ خانوں میں (✓) کا نشان لگائیں جن کو آپ نے اپنے سبق کی خاص باتیں سمجھا کر فریضہ تبلیغ اور خدمت قرآن کی ادنی کوشش کی ہے۔

❶ والد	☐	❷ والدہ	☐
❸ اہلیہ	☐	❹ بیٹا	☐
❺ بیٹی	☐	❻ بھائی	☐
❼ بہن	☐	❽ پوتا	☐
❾ پوتی	☐	❿ نواسہ	☐
⓫ نواسی	☐	⓬ دوست	☐

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (266) پر

سبق نمبر ۲۹

قرآنِ کریم کے نام پر فتنوں کی ترویج

حضرت ابوقلابہؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

”عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ يَذْهَبَ بِأَصْحَابِهِ وَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتَى يُفْتَقَرُ إِلَيْهِ أَوْيُفْتَقَرُ إِلَى مَا عِنْدَهُ وَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَقْوَامًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَدْعُونَكُمْ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَقَدْ نَبَذُوْهُ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ فَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّبَدُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَالتَّعَمُّقَ وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيْقِ“.

(سنن دارمی، باب من هاب الفتيا وكره التنطع والتبدع، حديث نمبر ۱۴۵)

ترجمہ: ”علم کے اٹھ جانے سے پہلے ہی علم حاصل کرلو، علم کا اٹھ جانا یہ ہے کہ اہل علم رخصت ہو جائیں، خوب مضبوطی سے علم حاصل کرو، تمہیں کیا خبر کہ کب دوسروں کو اس کے علم کی ضرورت پیش آجائے، یا کب خود اسے علم کی ضرورت پیش آجائے، عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جن کا یہ خیال ہوگا کہ وہ تمہیں قرآن کی دعوت دیتے ہیں، حالانکہ انہوں نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا ہوگا، اس لیے علم پر مضبوطی سے قائم رہو، اور نئی بدعتوں اور مبالغہ آرائیوں اور بے فائدہ غور وخوض سے بچو، اور تم پر لازم ہے کہ (سلف صالحین کے) پرانے راستے

پر قائم رہو۔"

اس روایت سے ہدایت کی بہت سی نئی باتیں معلوم ہوئیں:

❶ وہ حقیقی علم جس کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا ہے، وہ اہل علم کی صحبت (Company) سے حاصل ہوتا ہے، اور اہل علم کی وفات کے بعد صحیح علم بھی ختم ہو جائے گا۔

❷ عنقریب ایسے لوگ ظاہر ہونگے جو لوگوں کو قرآن کی دعوت دے رہے ہونگے، حالانکہ قرآنِ کریم کی تعلیمات کو خود پسِ پشت ڈال چکے ہونگے۔

❸ اگر علم میں گہرائی اور مضبوطی پیدا نہ کی تو ان فتنوں سے بچنا دشوار ہوگا۔

❹ نئے نئے افکار اور خیالات اور نئی روشن خیالی (جو درحقیقت باطن کی تاریکی ہے) اور نئے فلسفوں سے اپنے آپ کو دور رکھ کر اپنے دین اور ایمان کی حفاظت ضروری ہے۔

❺ ایسے پرفتن حالات میں اپنے، اپنے اہل و عیال اور اپنے اعزاء واحباب کے دین وایمان کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ سلف صالحین (پرانے اکابرین امت) کے راستوں پر چلتے رہیں۔

حضرت عمر بن اشج سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اِنَّہٗ سَیَاْتِیْ نَاسٌ یُجَادِلُوْنَکُمْ بِشُبُہَاتِ الْقُرانِ فَخُذُوْھُمْ بِالسُّنَنِ فَاِنَّ اَصْحَابَ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِکِتَابِ اللّٰہِ".

(سنن دارمی، باب التورع عن الجواب فیما لیس فیہ الکتاب ولا سنہ، حدیث نمبر ۱۲۱)

ترجمہ: "عنقریب ایسے لوگ پیدا ہونگے، جو قرآن کریم کی غلط تعبیر وتشریح سے دین میں شبہات پیدا کرکے تمہارے ساتھ بحث کریں گے۔ انہیں سنّتوں سے پکڑو، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے واقف حضرات اللہ تعالیٰ کی کتاب کے صحیح مفہوم کو خوب جانتے ہیں"۔

اس روایت سے چند اُمور معلوم ہوئے:

❶ ایسے لوگ پیدا ہونگے، جو قرآنی آیات پڑھ پڑھ کر نئے نئے فلسفے اور نئے احکام رائج کرنے کی کوشش کریں گے، اور اپنی دلیل پھر قرآن سے بیان کریں گے، یہ محض ان کے اپنے ذہن کی اختراع ہوگی، کیونکہ قرآن کی اصلی تعلیم اس کے برعکس ہوگی۔

❷ قرآن کریم کی اصلی مراد پہچاننے کے لیے احادیث مبارکہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا علم ضروری ہے۔

❸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا انکار ہوگا، مگر اس کا لیبل (Lable) قرآن کریم کی طرف دعوت ہوگا۔

❹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں بیان کردہ حلال وحرام کی وہی حیثیت ہے۔ جو کہ قرآن کریم میں حلال وحرام کی حیثیت ہے۔

❺ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کا انکار کردیا جائے تو قرآن کریم کا انکار ہوجاتا ہے، اس لیے کہ:

① قرآن کریم کا قرآن ہونا ہمیں احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا ہے۔

② ان تمام آیات کا انکار ہوجاتا ہے، جن میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کی قیامت تک آنے والے انسانوں کو دعوت دی ہے۔

③ اللہ تعالیٰ کی طرف (معاذ اللہ) نقص اور عیب اور جھوٹ کی نسبت لازم آتی ہے، کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا، آپ کے اسوہ حسنہ کو نمونہ عمل بنایا، اور آپ کے بارے میں فرمایا کہ وہ کچھ بھی اپنی خواہش سے نہیں بولتے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے بولتے ہیں، مگر

خود اللہ تعالیٰ نے آپ کی سنتوں اور احادیث کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں کیا...... (معاذ اللہ)

حالانکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس چیز کا حکم دیتے ہیں، جس پر عمل کرنا ممکن ہوتا ہے۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آگاہ ہو جاؤ مجھے جس طرح قرآن مجید عطا کیا گیا ہے، اسی کی مثل احادیث عطا کی گئی ہیں۔''

آگاہ ہو جاؤ عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص (تکبر سے) گاؤ تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے لوگوں سے کہے گا، تم اس قرآن کریم کو مضبوطی سے تھام لو، جو کچھ قرآن میں حلال پاؤ اس کو حلال سمجھو، اور جو کچھ قرآن کریم میں حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امت کے افراد کو سمجھاتے ہیں کہ ان کے اس پرکشش، مرغوب، اور نام نہاد قرآنی گروہ کی طرف توجہ نہ کرنا اس لیے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور احادیث کا انکار ہے، چنانچہ فرماتے ہیں بلاشبہ وہ تمام باتیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کی ہیں، وہ ایسی ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہیں۔

اس حدیث مبارکہ سے ہدایت کی یہ باتیں معلوم ہوئیں:

1. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے انکار کے لیے قرآن کریم کے مقدس نام پر فتنہ اور ایسا گروہ پیدا ہوگا جس کا حقیقی مقصد تو......

خلاصہ

ذکر کردہ تمام روایات اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں ہمارے اوپر کئی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کو بحسن وخوبی نبھانا ہماری سرخروئی کے لیے ضروری ہے:

❶ اپنے اور اپنے اہل وعیال اور خاص طور پر اپنے عزیزوں اور جن کے دین وایمان اور علم و ادب سکھانے کی ذمہ داری ہمارے کاندھوں پر ہے کہ دین وایمان کی حفاظت کے لیے مستند علماء کرام اور مستند بزرگانِ دین کی خدمت وصحبت کے ذریعے دین کا گہرا علم اور ایسی باریک سمجھ حاصل کرلیں کہ ہم شیطان کے جال میں نہ پھنس سکیں، اوران تمام فتنوں سے بچ سکیں جو ہماری آخرت کی تباہی کا ذریعہ بن سکتے ہوں۔

❷ ایسے دروس (Lecture) اور ایسے لوگوں کی صحبت (Company) سے خود بھی بچیں اور اپنی اولاد کو بھی بچائیں جو دین کے مقدس نام اور قرآن کریم کے درس کے عنوان سے قرآنی تعلیمات کی جڑ کاٹ رہے ہوں۔

❸ اس کی پہچان یہ ہے، کہ قرآن کریم کے درس میں یہ نئی نئی باتیں جو آج تک کسی نے نہ سنی نہ ہونگی بیان کریں گے، اور اپنے درس میں اسلاف (بزرگان دین) (حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، تابعینؒ، حضرات ائمہ دین، حضرات فقہاء، حضرات محدثین، حضرات صوفیاء کرام) کو کسی خاطر میں نہیں لاتے ہوں گے۔ قرآن وسنت کی پرزور تعلیم یہ ہے، کہ عوام الناس علم مستند اہل علم سے سمجھیں۔ (جیسا کہ آئندہ درس میں تفصیل سے یہ بیان آرہا ہے) اور اپنی رائے سے بچیں، مگر یہ لوگ قرآن کے نام پر لوگوں کو علمائے کرام اور بزرگان دین سے دور کرتے ہیں اور قرآن و سنت کی تعلیمات کے مراکز مقدسہ، مذہبی مقامات، مدارس اسلامیہ سے بدظن کرتے ہیں، اور ہر کس وناکس کو دعوت دیتے ہیں کہ قرآن وسنت کو خود سمجھیں، اپنے اجتہاد سے اپنے مسئلے خود حل کریں، اس طرح سادہ لوح عوام کو ان کی دنیوی اعلیٰ تعلیم (Graduation) کا حوالہ دیکر ان میں خود پسندی پیدا کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے اس تعلیم کے بل بوتے پر قرآن وسنت کو مشق ستم بنالیں، اور یوں اپنے دین وایمان کو فتنوں کی نذر کردیں۔

کیسے ظلم کی بات ہے کہ یہ لوگ حضرات صحابہ کرام اور چودہ سو سال سے چلتے آرہے سلامتی کے راستے، حضرات ائمہ کرام اور بزرگان دین کے نقش قدم سے ہٹا کر اپنے پیروکار بنانا چاہتے ہیں اور لوگوں کے دین و ایمان کو خطرے میں ڈال کر اپنی جماعت اور اپنے گروہ کو ترقی دینا چاہتے ہیں، اور چودہ صدیوں سے چلے ہوئے طریقہ میں اختلافات پیدا کر کے امتِ مسلمہ کو انتشار کی وادی میں دھکیل رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دیں کہ وہ ٹھنڈے دل سے غور کر کے اپنی اس روش سے توبہ کرلیں کیونکہ ان کو اپنا اور گمراہی کے راستے میں اپنے تمام پیروکاروں کا وبال برداشت کرنا پڑے گا۔

"اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَاوَمَابَطَنَ"

اے اللہ! اپنے فضل سے ہمیں تمام ظاہری و باطنی فتنوں سے اپنی پناہ میں لے لیجیے، اور ہمارے دین و ایمان کی حفاظت فرمائیے۔ آمین۔

عَمَلی مَشق

سوال نمبر ۱

چند جملوں میں زبانی جواب دیجیے۔

❶ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے نام پر کس فتنہ کی نشاندہی کی ہے؟

❷ آپ اپنے گردو پیش کے حالات کا جائزہ لے کر بتلائیں کہ کہیں ایسا فتنہ رونما ہوا ہے؟

❸ کیا یہ ممکن ہے کہ ''درسِ قرآن'' کے نام پر قرآن کریم سے دور کیا جارہا ہو اور اگر ممکن ہے تو کیسے؟

❹ کیا احادیث مبارکہ کے بغیر قرآن سمجھ میں آسکتا ہے؟

❺ احادیث اور سنت کے انکار سے کون کون سی بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں؟

❻ ایسے درسِ قرآن کے بارے میں آپ کا کیا طرزِ عمل ہوگا جس میں دھیمے انداز میں اسلاف بزرگان دین سے بدظن کیا جائے؟

❼ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کے نام پر پیدا ہونے والے فتنوں سے بچنے کا کیا طریقہ ارشاد فرمایا؟

❽ ہر کس و ناکس کو قرآن و سنت مستند علمائے کرام سے سمجھنے کے بجائے خود سمجھنے کی دعوت قرآن کریم سے دور کرنا ہے یا قریب؟

❾ قرآن کریم کا اللہ تعالیٰ کی کتاب ہونا ہم نے کیسے پہچانا؟

❿ کیا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعلیمات اور ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہے اگر ضروری ہے تو کیوں؟

سوال نمبر ۲ بریکٹ میں دیئے گئے درج ذیل امور پر گذشتہ اسباق کی روشنی میں غور کریں اور متعلقہ صحیح خانہ میں صرف نمبر درج کر کے اپنے ایمانی احساس کا ثبوت دیں۔

❶ آخرت کے امور کو عقل کے ترازو پر تولنا

❷ حضراتِ صحابہ کرام کی قدر و منزلت پیدا کرنا

❸ کتاب اللہ کے کافی ہونے کا نعرہ لگانا

❹ موجودہ روشن خیالی کی تحریک

❺ اپنی رائے سے تفسیر کرنا

❻ دین کا گہرا علم حاصل کرنا

⑦ قرآن کے نام پر لوگوں میں آزادی پیدا کرنا
⑧ فقہ کا انکار کرنا
⑨ چاروں اماموں کی فقہ کو خاطر میں نہ لانا
⑩ علماء وفقہاء سے لوگوں کو بدظن کرنا
⑪ ائمہ مجتہدین کے مسائل کو قرآن وسنت کے خلاف قرار دینا
⑫ عذابِ قبر کا انکار کرنا
⑬ درس قرآن کے ذریعے خوفِ آخرت پیدا کرنا
⑭ نئی نئی باتیں گھڑ کر پیش کرنا
⑮ مستند اسلامی مدارس اور مراکز سے بے زار کرنا

شیطانی چال اور فتنہ	قرآنی تعلیم اور ہدایت

سوال نمبر۳ صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں۔

	صحیح	غلط
① اپنے دین وایمان کی حفاظت کی طرح اہل وعیال کے دین وایمان کی حفاظت کا انتظام ہماری کوئی ذمہ داری نہیں۔		
② احادیث مبارکہ کے بغیر قرآن کریم کو سمجھنے کا دعویٰ سراسر دھوکہ اور فریب ہے۔		
③ ''درس قرآن'' کے نام پر محفل میں بغیر تحقیق کے شریک ہونا چاہیے۔		
④ قرآن کریم کا نام استعمال کر کے لوگوں کو قرآن کریم کی روح سے دور کیا جائیگا۔		
⑤ دین میں امت کے چودہ سو سالہ راستے کو چھوڑ کر اپنے نئے راستے نئے زمانہ کے مطابق اپنانے ہونگے۔		
⑥ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو ''علمائے کرام'' اور ''مدارس عربیہ'' اور ''اسلامی مراکز'' کی کوئی ضرورت نہیں۔		

صحیح | غلط

۷ زمانے کی ضروریات کے مطابق ہمیں قرآنی تعلیمات کو ڈھالنا چاہیے۔

۸ ایسا درس قرآن جو عاجزی وانکساری اور اسلاف کی اتباع کا داعی ہو ضرور شریک ہونا چاہیے۔

۹ قرآن وسنت وصحابہ کرامؓ کی پرانی (فرسودہ) تعلیمات اس نئے روشن خیالی کو دور کرنے کیلئے ناکافی ہیں۔

۱۰ امت مسلمہ کو آنکھیں بند کر کے وقت گزاری کے بجائے گردوپیش کے فتنوں پر نظر رکھنا ضروری ہے۔

سوال نمبر ۴ آپ حضرات کے درس کا حصہ ہے کہ آپ یہ خاص باتیں اپنے اہل وعیال (خاص طور سے اپنے سمجھدار بیٹوں اور بیٹیوں) کو سمجھائیں تاکہ وہ آئندہ فتنوں سے محفوظ رہ کر اپنی متاع ایمان کی حفاظت کر سکیں درج ذیل رشتوں میں سے صرف انہی سے متعلقہ خانوں میں (✓) کا نشان لگائیں جن کو آپ نے اپنے سبق کی خاص باتیں سمجھا کر فریضہ تبلیغ اور خدمت قرآن کی ادنی کوشش کی ہے۔

۱ والد ۲ والدہ
۳ اہلیہ ۴ بیٹا
۵ بیٹی ۶ بھائی
۷ بہن ۸ پوتا
۹ پوتی ۱۰ نواسہ
۱۱ نواسی ۱۲ دوست

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (267) پر

سبق نمبر ۳۰

قرآنی استاد کا تعارف

دنیا کے ہر علم وہنر میں یہ بات طے شدہ ہے کہ اس علم وہنر میں کمال حاصل کرنے کے لیے استاذِ کامل ضروری ہے۔ اور اہلِ حکمت وبصیرت کتاب سے زیادہ ''معلمِ کتاب'' کی اہمیت پر زور دیتے ہیں، چنانچہ ان کا یہ کہنا بالکل صحیح اور سچ ہے کہ استاذ اگر مسلمان ہو تو بائبل کا درس دیتے ہوئے بھی اپنے شاگردوں کو مسلمان بنالے گا اور استاذ اگر عیسائی ہو تو قرآن پڑھاتے ہوئے بھی وہ اپنے شاگردوں کو عیسائی اور ہمنوا بنالے گا۔

آج کے سبق میں ہم احادیث مبارکہ کی روشنی میں اپنے لئے استاذ کا انتخاب کریں اور اپنے مقتدا اور پیشوا کو پہچانیں، اگر ہمارے راہبر اور استاذ میں وہ خرابیاں موجود ہیں جن کی نشاندہی سب سے بڑے معلم اور راہبر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے تو ہم اپنی چوکھٹ تبدیل کرنے اور صحیح اور ایسے استاذ وراہبر کی جستجو میں ذرا تاخیر نہ کریں جو ہمیں اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستوں سے بڑی صاف گوئی کے ساتھ باخبر کرے جی ہاں! ایسا استاذ اور راہبر جو ہماری آخرت کی زندگی میں کامیابی کا ذریعہ بنے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں مشہور محدث اور فقیہ تابعی امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ".

(صحیح مسلم، کتاب العلم، باب بیان الاسناد من الدین، ۱/ ۱۱، قدیمی، ومشکوٰۃ المصابیح، ۱/ ۳۷)

ترجمہ: "بے شک یہ علم کی باتیں سَراسَر دین ہیں لہٰذا علم حاصل کرنے سے پہلے یہ دیکھ لو، کہ کن لوگوں سے تم دین حاصل کررہے ہو"۔

جو شخص دوسرے پر دینی اعتبار سے اثر ڈالتا ہے، راہبر اور اپنے پیشوا پر غور کرنے کی بڑے ہی اعلیٰ الفاظ میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَنْ يُّخَالِلُهٗ".

(مشکوٰۃ المصابیح، ۲/ ۴۲۷، وجامع ترمذی وابوداؤد)

ترجمہ: "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، (یعنی جیسا دوست بنائے گا جس کی Company اختیار کرے گا ویسا ہی دین کے اعتبار سے بن جائے گا) لہٰذا اپنا دوست بنانے سے پہلے دیکھ لے کہ کس کو دوست بنا رہا ہے"۔

اگر کسی بھی راہبر اور پیشوا کے متعلق علماء وقت کچھ فتویٰ دیں یا راہنمائی کریں تو کھلے دل سے تسلیم کرنا چاہیے اس لئے کہ وہ علم کے حقیقی معیار پر تول کر ہدایت کے راستے کی خبر دیتے ہیں۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَا آبَائُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يُفْتِنُوْنَكُمْ"

(صحیح مسلم: ۱/ ۱۰، قدیمی)

ترجمہ: "آخر زمانہ میں بڑے بڑے دھوکہ باز اور بڑے بڑے جھوٹے آئیں

گے جو کہ تمہارے سامنے ایسی احادیث (ایسے مسائل) لائیں گے جو تم نے اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے (پچھلے زمانہ) سنے ہونگے تو ان سے بچ کر رہنا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں"۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حتى اذا لَمْ يَبْقَ عَالِماً اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤساً جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا".

(صحیح بخاری ۱، ۲۰، و مسلم، كذا فی المشكوٰة، ۱، ۳۳، كتاب العلم)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں (کے دل و دماغ) سے اس کو نکال دے بلکہ علم کو اس طرح اٹھائے گا کہ علماء کو اس دنیا سے اٹھالے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہیگا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے، ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے لہٰذا خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے"۔

اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں

☆ - علماء کے وجود سے علم کا وجود ہے۔

☆ - علماء کے فوت ہو جانے سے علم فوت ہو جائے گا، اگر چہ کتابیں، لائبریریاں بہت کچھ ہوسکتی ہیں۔

☆ - جاہلوں کو اپنا پیشوا، مذہبی راہنما بنایا جائیگا۔

☆ - بغیر علم کے لوگوں کی دینی راہنمائی کی وجہ سے وہ راہبر اور ان کے پیروکار سب ہدایت کے راستے سے ہٹے ہوئے ہونگے۔

ہمارے اوپر واجب ہے کہ ایسے لوگوں سے دور رہیں ورنہ گمراہ ہو جائیں گے، اور فتنہ میں مبتلا ہو جائیں گے، یہاں وہ لوگ غور کریں، جن کی سوچ اور نظریہ یہ ہوتا ہے کہ بات ہر ایک کی سُننی چاہیے تاکہ اس کا نقطۂ نظر معلوم ہو سکے، بات سننے میں حرج ہی کیا ہے یہ لوگ سوچیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں سے دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اہم نوٹ:

ہم جس شخص کو اپنا استاذ اور مقتدا بنانا چاہتے ہیں اور جس سے دینی راہنمائی حاصل کرنا چاہتے ہیں اس میں ایک اہم چیز یہ دیکھنے کی ہے وہ ''مستند عالم'' ہے یا نہیں' یعنی یہ دیکھا جائے کہ وہ کسی ایسے ادارے کا فارغ التحصیل ہو جس کے اساتذہ کا سلسلہ سند مختلف و مستند واسطوں سے سیدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہو۔

امام مسلم نے صحیح مسلم میں عظیم محدث اور فقیہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا ارشاد نقل کیا ہے:

''أَلْاِسْنَادُ مِنَ الدِّيْنِ وَلَوْلَا الْاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَآءَ مَاشَآءَ''.

(صحيح مسلم، باب بيان الاسناد من الدين، ۱/۱۲، قديمی)

ترجمہ: ''مستند ہونا دین کے امور میں ہے اگر مستند ہونے کا سلسلہ نہ ہوتا تو ہر شخص دین کے بارے میں جو کچھ چاہے گا کہے گا''۔

اس بات کی وضاحت کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ غیر مسلم یونیورسٹیوں کے اسلامی مراکز میں اسلام کی تعلیم حاصل کرنے میں یہی استناد کا سلسلہ نہیں پایا جاتا۔ اور یہودی جو بڑے سازشی اور شروع سے اسلام کے بڑے دشمن ہیں وہ اپنے اداروں میں مذہبی راہنماؤں (Scholar) کی ایسی تربیت کرتے ہیں جو بعد میں ''خدمتِ دین'' اور ''خدمتِ قرآن'' کے نام

سے وہ گھڑتے ہیں جن کا ذکر ہم پچھلے اسباق میں پڑھ چکے ہیں اور نئی نئی باتوں کے ساتھ امت مسلمہ میں انتشار کا ذریعہ بنتے ہیں، ائمہ دین، حضرات علماء اور بزرگان دین سے لوگوں کو بدظن کرتے ہیں۔

حضرت ابراھیم بن عبدالرحمٰن العذریؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَإِنْتِهَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ".

(البهيقی كذافی المشكوٰة ١، ٣٦، كتاب العلم)

ترجمہ: "ہر آنے والی جماعت میں اس کے نیک (اور قابل اعتماد) لوگ (کتاب وسنت کا) علم حاصل کریں گے اور وہی لوگ پھر اس علم کے ذریعے (آیات و احادیث اور مسائل میں) حد سے گزر جانے والوں کی تحریف اور تبدیلیوں کو اور اہل باطل کے جھوٹ اور جاہلوں کی تشریح کو دور کریں گے"۔

اس حدیث مبارک سے فتنوں کے تاریک دور کے لیے ہدایت کی یہ روشنی حاصل ہوتی ہے:

❶ ہمیشہ ایسے لوگوں کی جماعت باقی رہے گی، جو یکے بعد دیگرے قرآن وسنت کا صحیح علم حاصل کرتے رہتے ہیں جیسا کہ مدارس اسلامیہ میں قرآن وسنت کی حقیقی تعلیم سے روشناس کیا جاتا ہے۔

وہ اپنی دینی خدمات کے مختلف تبلیغی شعبوں میں خدمات انجام دینے کے علاوہ قرآن وسنت کی حقیقی تعلیمات کی پہرہ داری کا فریضہ بھی انجام دیں گے۔ اور تین قسم کے لوگ جو قرآن وسنت کی حقیقی تعلیمات کے منافی تعلیمات دیں گے ان کی اصلاح کریں گے اور لوگوں کو حق کی طرف متوجہ کریں گے۔

❷ شریعت کی حدوں کو پھلانگ کراس میں تحریف اور تبدیلیاں کرنے والوں کی نشاندہی کریں گے۔

❸ اہل باطل جو دین کے بارے میں جھوٹ بولیں گے یہ ان کے جھوٹ کے پول کھولیں گے۔

❹ جاہل لوگ جو قرآن کی غلط تشریحات کریں گے اور ایسے ایسے مسائل اپنی رائے سے خود نکالیں گے جو مسلمہ احکام کے خلاف ہوں گے تو اہل علم کی یہ جماعت ان کی غلط تشریحات کی وضاحت کر کے سادہ لوح انسانوں کو ان کے جال میں پھنسنے سے بچ جائے گی۔

عَملی مشق

سوال نمبر ۱

علم کے اعتبار سے درج ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے:

1. حدیث میں جھوٹوں کی کیا علامات ذکر کی گئی ہیں؟
2. دنیا سے علم کس طرح ختم ہوگا؟
3. جاہلوں سے مسئلہ پوچھنے اور دینی راہنمائی لینے میں کیا نقصان ہے؟
4. کیا دینی علوم میں مستند ہونا ضروری ہے؟
5. مستند ہونے کا مطلب کیا ہے؟
6. قرآن وسنت کا علم حاصل کرنے کے لیے استاذ میں کون سے اوصاف دیکھنے چاہئیں؟
7. آدمی کا دوست اس کی دینی زندگی پر کچھ اثر ڈالتا ہے؟
8. ہمیں کس قسم کے دوست بنانے چاہئیں؟
9. شریعت کی حدود اور مسائل کی حفاظت کے لیے کیا علماء کی جماعت رہے گی؟
10. علماء کرام کی جماعت قرآن وسنت کے سرحدوں پر کس طرح پہرہ دے گی؟

سوال نمبر ۲ آج کے درس کا بغور مطالعہ فرمائیں، اور اس کا خلاصہ اور خاص خاص باتیں اور احادیث نبویہ کو ذہن میں تازہ کر لیجیے۔ اور پھر اپنے اعزہ میں اس تبلیغ وترویج کے ذریعے امر بالمعروف کیجیے، اور جن اعزہ کو آپ یہ بتلا چکے ہوں صرف اس سے متعلقہ خانہ میں (✓) کا نشان لگائیے۔

والد	☐	والدہ	☐
اہلیہ	☐	بیٹا	☐
بیٹی	☐	بہن	☐
بھائی	☐	شوہر (اگر ہو)	☐
دوست	☐	کلاس فیلو	☐

سوال نمبر ۳ درج ذیل جملوں میں غور کیجئے اور صحیح یا غلط کے خانہ میں (✓) کے نشان کے ساتھ وضاحت کیجئے۔

	صحیح	غلط
۱ علماء کے اٹھ جانے کے بعد لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے۔		
۲ قرآن وسنت سمجھنے کے لیے استاذ کا مستند ہونا کوئی ضروری نہیں ہے۔		
۳ آدمی جس کو چاہے اپنا دوست بنا سکتا ہے۔		
۴ جاہلوں کی غلط تشریحات کا رد کرنا علماء کی شرعی ذمہ داری ہے۔		
۵ جاہل آدمی کا مسئلہ بتلانا گمراہی ہے۔		
۶ لوگوں کو علماء کرام سے دور کرنا ان کو فتنوں میں دھکیل دینے کے مترادف ہے۔		
۷ آدمی کو اختیار ہے جس کا چاہے دینی پروگرام Attend کرے۔		
۸ قرآن کریم کے علم کا ثمرہ خوف الٰہی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔		
۹ علماء اور فقہاء کی صحبت (Company) سے آدمی میں دین کی سمجھ پیدا ہوتی ہے۔		
۱۰ اپنے ایمان کو فتنوں سے محفوظ کرنا ہماری ذمہ داری اور فکرِ آخرت کا بڑا تقاضہ ہے۔		

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (268) پر

اللهم لك الحمد ولك الشكر على كل حال

فرغت بحمدلله من تاليف هذا الكتاب

في جمادى الثاني ۲۹/۶/۸ھ يوم الخميس

فنسأل الله سبحانه و تعالیٰ ان يتقبله

ويجعله خدمة للعلم والدين،

آمين

جوابات

مشق نمبر ①

① ۱- غلط، ۲- صحیح، ۳- صحیح، ۴- غلط، ۵- غلط، ۶- صحیح

② ۱- وہ (ایک مؤنث)، ۲- وہ سب مذکر، ۳- یہ (سب مذکر)، ۴- یہ ایک مذکر، ۵- وہ (ایک مؤنث) ۶- وہ (ایک مذکر)

③ ۱- والد، ۲- بیٹا، ۳- بہن، ۴- موت، ۵- بھائی، ۶- زمین، ۷- معبود، ۸- والدہ، ۹- ایک، ۱۰- کان ۱۱- گناہ

④ ۱- اسم اشارہ جمع مذکر قریب، ۲- اسم اشارہ جمع مذکر و مؤنث بعید، ۳- اسم اشارہ واحد مؤنث بعید، ۴- اسم اشارہ واحد مذکر بعید، ۵- اسم اشارہ واحد مؤنث قریب، ۶- اسم اشارہ تثنیہ مذکر قریب، ۷- اسم اشارہ واحد مذکر قریب، ۸- اسم اشارہ جمع مذکر قریب، ۹- اسم اشارہ جمع مذکر و مؤنث بعید، ۱۰- اسم اشارہ واحد مذکر بعید

④ تِلْكَ، أُولٰئِكَ، تِلْكَ، تِلْكَ، ذٰلِكَ، ذٰلِكُمْ

مشق نمبر ②

① ۱- غلط، ۲- غلط، ۳- صحیح، ۴- غلط، ۵- صحیح

② ۱- وہ (سب مرد) جنہوں نے، ۲- وہ سب عورتیں جنہوں نے، ۳- وہ (ایک عورت) جس نے، ۴- وہ (دو مرد) جنہوں نے، ۵- وہ (ایک مرد) جس نے، ۶- وہ (ایک مذکر)

③ ۱- اسم موصول واحد مؤنث، ۲- اسم موصول جمع مذکر، ۳- اسم موصول تثنیہ مذکر، ۴- اسم موصول واحد مذکر، ۵- اسم موصول واحد مؤنث، ۶- اسم موصول جمع مذکر، ۷- اسم موصول واحد مذکر، ۸- اسم موصول جمع مؤنث

④

اسم اشارہ	اسم موصول
هٰذَا، هٰذِهٖ، هَاتَانِ، ذٰلِكَ، أُولٰئِكَ، تِلْكَ	الَّتِیْ، الَّذِیْنَ، الَّتِیْ، الّٰلٰٓئِیْ، الَّذِیْنَ

⑤ مَنْ، مَا، الَّذِیْنَ، هٰذَا

مشق نمبر ③

① ۱- صحیح، ۲- غلط، ۳- غلط، ۴- غلط، ۵- صحیح

(۲)

۱-حرفِ سوال	۲-اسمِ اشارہ	۳-حرفِ سوال	۴-حرفِ سوال
۵-حرفِ سوال	۶-حرفِ سوال	۷-حرفِ سوال	۸-اسمِ موصول
۹-اسمِ اشارہ	۱۰-حرفِ سوال	۱۱-حرفِ سوال	۱۲-حرفِ سوال
۱۳-اسمِ اشارہ	۱۴-اسمِ موصول	۱۵-اسمِ اشارہ	۱۶-حرفِ سوال
۱۷-اسمِ اشارہ	۱۸-حرفِ سوال		

(۳) مَا، هَلْ، أ، مَنْ

(۴)

مَا	کیا، کس چیز نے	أ	کیا
مَنْ	کون	کَمْ	کتنا
لِمَ	کیوں	أَنّٰی	کہاں، کہاں سے
کَیْفَ	کیسے	مَاذَا	کیا
مَتٰی	کب	مَا هٰذَا	کیا
مَا هٰذِهٖ	کیا	هَلْ	کیا

مشق نمبر ۴

(۱) ۱-غلط، ۲-صحیح، ۳-صحیح، ۴-غلط، ۵-غلط، ۶-غلط

(۲) ۱-بلاشبہ، یقیناً، ۲-شاید کہ، امید ہے کہ، ۳-اے کاش، ۴-گویا کہ، ۵-وہ (مذکر)، ۶-وہ لوگ جو، ۷-بلاشبہ، یقیناً، ۸-لیکن، ۹-وہ (شخص) جو

(۳)

۱-یقیناً	....	۲-گویا کہ	....
۳-کاش	....	۴-بلاشبہ	....
۵-لیکن	....	۶-شاید کہ	....
۷-کاش	....	۸-یقیناً	....
۹-بلاشبہ	....	۱۰-گویا کہ	....
۱۱-شاید کہ	....	۱۲-لیکن	....
۱۳-یقیناً	....		

(۴) ۱-تِلْكَ، ۲-لَيْتَ، ۳-هٰؤُلَآءِ، ٤-إنَّ، ٥-مَتٰی، ٦- گویا کہ، ۷-کون، ۸-أ، ۹-لَعَلَّ،

۱۰ – انّی

④ اِنَّکُمْ، اِنَّا، اَنَّ، اِنَّ، اِنَّھُمْ، اِنَّھَا، اِنَّھُمَا، اِنِّیْ، اَنَّکَ

مشق نمبر ۵

① ۱–غلط، ۲–غلط، ۳–صحیح، ۴–صحیح، ۵–صحیح

②

اسم اشارہ	تِلْکَ، اُولٰٓئِکَ
اسم موصول	اَلَّذِیْنَ، اَلَّذِیْ، اَلَّتِیْ
اسم ضمیر	ھُوَ
فاعل	خَالِقٌ
مفعول	مَخْلُوْقٌ
فعل	خَلَقَ

③

۱	اَلَّذِیْ	اسم موصول	اَنْزَلَ	فعل	اَلْکِتَابَ	مفعول		
۲	ضَرَبَ	فعل	اللّٰہُ	فاعل	مَثَلًا	مفعول		
۳	اَحْبَطَ	فعل	اللّٰہُ	فاعل	اَعْمَالَھُمْ	مفعول		
۴	ھُوَ	اسم ضمیر	اَلَّذِیْ	اسم موصول	یُصَوِّرُ	فعل		
۵	ھُوَ	اسم ضمیر	اَلَّذِیْ	اسم موصول	ذَرَأَ	فعل		
۶	اُولٰٓئِکَ	اسم اشارہ	اَلَّذِیْنَ	اسم موصول	اِشْتَرَوُا	فعل	الضَّلٰلَةَ	مفعول
۷	قَالُوْا	فعل	ھٰذَا	اسم اشارہ	اَلَّذِیْ	اسم موصول	رُزِقْنَا	فعل
۸	اَلَّذِیْنَ	اسم موصول	اٰمَنُوْا	فعل	عَمِلُوْا	فعل	الصّٰلِحٰتِ	مفعول
۹	ھُوَ	اسم ضمیر	اَلَّذِیْ	اسم موصول	جَعَلَ	فعل	اَلْاَرْضَ	مفعول
	ذَلُوْلًا	مفعول						

④

فاعل	اَللّٰہُ
مفعول	اُمِّیَ، اِلٰھَیْنِ، اللّٰہَ، رَبِّیْ، رَبَّکُمْ

اسم اشارہ	هٰذَا، ذٰلِكَ
اسم موصول	مَا
حرفِ سوال	ءَ

مشق نمبر ٦

① ١-غلط،٢-غلط،٣-صحیح،٤-صحیح،٥-غلط،٦-غلط،٧-صحیح،٨-غلط،٩-صحیح،١٠-صحیح

② ١-کام کرنے والا،٢-میں،٣-وہ لوگ،٤-وہ شخص جو،٥-مجھے، مجھ پر، میری،٦-ہم،٧-متکلم کی ضمیریں،٨-ہمیں،٩-وہ عورت جو،١٠-کہاں،١١-گویا کہ،١٢-کیا،١٣-شاید کہ

③

١	..........میں..........	واحد متکلم کی فاعلی حالت
٢	..........مجھ میں..........	واحد متکلم کی مفعولی حالت
٣	..........ہم..........	جمع متکلم کی فاعلی حالت
٤	..........میں..........	واحد متکلم کی فاعلی حالت
٥	..........رسول/ بھیجے ہوئے..........	جمع متکلم کی مفعولی حالت
٦	..........میں..........	واحد متکلم کی فاعلی حالت
٧	..........ہمارا..........	جمع متکلم کی مفعولی حالت
٨	..........مجھے..........میرے..........	واحد متکلم کی مفعولی حالت
٩	ہم..........	جمع متکلم کی فاعلی حالت
١٠	..........ہماری..........	جمع متکلم کی مفعولی حالت

④ ١- هٰؤُلَآءِ، ٢- اَلَّذِيْنَ، ٣- نَا، ٤- اَللّٰتِيْ، ٥- أُولٰئِكَ، ٦- هٰؤُلَآءِ، ٧- نَحْنُ، ٨-أولئك

⑤ ١- اَلَّتِيْ، ٢- تِلْكَ، ٣- هٰذِهِ، هٰذَا، ٤- أَنَا، ٥- اَلَّذِيْ، ٦- تِلْكَ، ٧- هٰذِهِ، هٰذَا، ٨-نِيْ

⑥ سَمِعْنَا، اَطَعْنَا، رَبَّنَا، لَا تُؤَاخِذْنَا، نَسِيْنَا، أَخْطَأْنَا، عَلَيْنَا، قَبْلِنَا، لَنَا، عَنَّا، ارْحَمْنَا، مَوْلٰنَا، انْصُرْنَا

مشق نمبر ٧

① ١-غلط،٢-غلط،٣-صحیح،٤-صحیح،٥-غلط،٦-صحیح،٧-صحیح،٨-صحیح،٩-غلط،١٠-غلط

② ١-آپ سب،٢-آپ (مؤنث)،٣-تم دونوں، تمہارا (دونوں کا)،٤-آپ سب (مؤنث)،٥-ہم، ٦-مجھے میرا،٧-آپ سب کو، تمہیں،٨-وہ (مذکر)،٩-وہ عورت جس نے،١٠-کاش،١١-تجھے،١٢-آپ

③

نمبر شمار	تثنیہ	جمع

١	هَاتَانِ	هٰؤُلَاءِ
٢	اَللَّتَانِ	اَللَّتِي
٣	نَحْنُ	نَحْنُ
٤	أُولٰئِكَ	أُولٰئِكَ
٥	كُمَا	كُمْ
٦	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ
٧	كُمَا	كُنَّ
٨	هٰذَانِ	هٰؤُلَاءِ
٩	أُولٰئِكَ	أُولٰئِكَ
١٠	اَلَّذَانِ	اَلَّذِيْنَ
١١	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ
١٢	تَانِكَ	أُولٰئِكَ

(٤)

١ ......آپ...... واحد مذکر......ضمیر مخاطب

٢ آپ......آپ...... واحد مذکر......ضمیر مخاطب

٣ ......تم......تم...... جمع مذکر......ضمیر متکلم-ضمیر مخاطب

٤ ......اپنے...... تثنیہ مذکر......ضمیر مخاطب

٥ ......مجھے......تمہیں......ضمیر متکلم-ضمیر مخاطب

٦ ......آپ...... واحد مؤنث-ضمیر مخاطب

	متکلم		ضمیر مخاطب
رَبَّنَا	جمع متکلم مفعولی حالت	عَلَيْكَ:	واحد مذکر مخاطب مفعولی حالت
رَبَّنَا	جمع متکلم مفعولی حالت	يُصَوِّرُ كُمْ	جمع مذکر مخاطب مفعولی حالت
قُلُوْبَنَا	جمع متکلم مفعولی حالت	هَدَيْتَنَا	واحد مذکر مخاطب مفعولی حالت
هَدَيْتَنَا	جمع متکلم مفعولی حالت	مِنْ لَّدُنْكَ	واحد مذکر مخاطب مفعولی حالت
لَنَا	جمع متکلم مفعولی حالت	اِنَّكَ	واحد مذکر مخاطب مفعولی حالت

مشق نمبر ۸

① ۱-غلط، ۲-غلط، ۳-صحیح، ۴-صحیح، ۵-صحیح، ۶-غلط، ۷-صحیح، ۸-صحیح، ۹-صحیح، ۱۰-صحیح

②

۱-۳	۲-۲
۳-۴	۴-۸
۵-۶	۶-۹
۷-۲	۸-۱
۹-۵	

③

④

هو	واحد مذکر غائب
أنا	واحد متکلم
نحن	تثنیہ متکلم، جمع متکلم
هما	تثنیہ مذکر غائب، تثنیہ مؤنث غائب
هم	جمع مذکر غائب
هٗ	واحد مذکر غائب

⑤

۱-واحد مذکر مخاطب کی مفعولی حالت	۲-واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت
۳-واحد مذکر مخاطبکی مفعولی حالت	۴-واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت
۵-واحد مؤنث غائب کی مفعولی حالت	۶-جمع مذکر غائب
۷-واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت	۸-واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت
۹-جمع مذکر غائب	۱۰-واحد مذکر غائب کی فاعلی حالت
۱۱-واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت	۱۲-جمع مذکر مخاطب کی مفعولی حالت
۱۳-واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت	۱۴-جمع مذکر غائب
۱۵-جمع مذکر مخاطب کی مفعولی حالت	۱۶-واحد مذکر مخاطب کی مفعولی حالت
۱۷-واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت	۱۸-واحد مذکر غائب کی فاعلی حالت

۱۹-تثنیہ مذکر و مؤنث غائب مفعولی حالت ۲۰-واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت

۲۱-واحد مذکر مخاطب مفعولی حالت

مشق نمبر ۹

①

۱	كَ	۲	هُمْ	۳	هُ
۴	هُمَا	۵	كُنَّ	۶	كُمَا
۷	هَا	۸	كُمْ	۹	هُمَا
۱۰	یَ، نِیْ	۱۱	هُنَّ	۱۲	كِ
۱۳	نَا	۱۴	كُمَا		

②

۱	هُمَا	۲	أَنْتُمْ	۳	أَنْتُنَّ
۴	هُوَ	۵	نَحْنُ	۶	أَنَا
۷	هِيَ	۸	أَنْتُمَا	۹	هُمَا
۱۰	هُمْ	۱۱	هُنَّ		

③

۱	واحد مذکر غائب	۲	واحد مذکر غائب	۳	واحد مذکر غائب
۴	واحد مؤنث غائب	۵	واحد مؤنث غائب	۶	واحد مذکر مخاطب
۷	واحد مؤنث غائب	۸	جمع مذکر مخاطب	۹	جمع مذکر غائب
۱۰	اسم اشارہ واحد مؤنث	۱۱	جمع متکلم	۱۲	جمع متکلم
۱۳	تثنیہ مذکر غائب	۱۴	جمع متکلم	۱۵	واحد مؤنث غائب
۱۶	واحد مؤنث غائب	۱۷	واحد مذکر مخاطب	۱۸	واحد مؤنث غائب
۱۹	جمع مؤنث غائب	۲۰	واحد مؤنث غائب		

④ رَبُّكَ، مِثْلُهَا، فِيْهَا، عَلَيْهِمْ، رَبُّكَ، رَبَّكَ، اِبْتَلٰهُ، رَبُّهٗ، اَكْرَمَهٗ، نَعَّمَهٗ، رَبِّيْ، عَلَيْهِ، رِزْقَهٗ، عَذَابَهٗ، ثَاقَهٗ، رَبَّكَ، لَهٗ، رَبُّكَ

مشق نمبر ۱۰

① ۱-صحیح، ۲-غلط، ۳-غلط، ۴-صحیح، ۵-صحیح، ۶-غلط، ۷-صحیح، ۸-صحیح، ۹-صحیح، ۱۰-غلط

② ۱-وہ لفظ جس کے لئے ایک سے زیادہ عربی الفاظ ہیں:

جیسا	كَ، كَاَنَّ
کیا	مَا، مَاهٰذَا، مَاذَا
یقیناً	اِنَّ، اَنَّ، قَدْ
اوپر	عَلٰی، فَوْقَ
سے	مِنْ، عَنْ
وہ لوگ	اُولٰئِكَ الَّذِیْنَ، هٰؤُلَاءِ اَلَّذِیْنَ

۲- وہ لفظ جس کے لئے ایک عربی لفظ ہو:

کون	مَنْ
وہ عورت جس نے	اَلَّتِیْ
کی طرف	اِلٰی
کے لئے	لَ
میں	فِیْ
کیسے	كَیْفَ
کاش	لَیْتَ
شاید	لَعَلَّ

③ ۱- اوپر، ۲- ساتھ، ۳- ساتھ، ۴- بے شک، ۵- وہ عورت، ۶- شاید، ۷- وہ لوگ جو، ۸- گویا کہ، ۹- تمہیں، ۱۰- ہم، ۱۱- سے، ۱۲- میں، ۱۳- کون، ۱۴- قسم ہے، ۱۵- یقیناً

④

اسمائے موصولہ	اَلَّذِیْ، اَلَّذِیْنَ، ذُوْ، ذَات
اسمائے اشارہ	ذٰلِكَ
ضمیریں	هُمْ، هَا، هٗ، كَ، هُوَ
حروف	وَ، اِذْ، مَا، عَلٰی، اَنْ، اِنَّ، ثُمَّ، لَمْ، مِنْ، هَلْ، بَلْ

مشق نمبر ۱۱

① ۱- صحیح، ۲- صحیح، ۳- غلط، ۴- غلط، ۵- غلط، ۶- صحیح، ۷- غلط، ۸- صحیح، ۹- صحیح، ۱۰- غلط، ۱۱- صحیح

②

۱ ہمارے لئے	۲ بے شک ہم	۳ مجھ سے
۴ اس (مؤنث) کی طرف	۵ تمہارے اندر، تم میں	۶ ان سے
۷ اُس پر	۸ ان (جمع مؤنث) میں	۹ اس (مؤنث) کے لئے
۱۰ بے شک تم	۱۱ ان عورتوں پر	۱۲ تمہارے لئے

۱۳ ہماری طرف　　۱۴ ان دونوں سے　　۱۵ اس (مذکر) کی طرف

(۳)

	۱۳	۱۴	۱۵
۱	اَلَيْهِ	اَلَيْهِمَا	اَلَيْهِمْ
۲	اِنَّكَ	اَنَّكُمَا	اَنَّكُمْ
۳	عَلَيهِ	عَلَيْهِمَا	عَلَيْهِمْ
۴	عَنْه	عَنْهُمَا	عَنْهُمْ
۵	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ
۶	اِنِّىْ	اِنَّا	اِنَّا
۷	فِيْهِ	فِيْهِمَا	فِيْهِمْ
۸	مِنْكَ	مِنْكُمَا	مِنْكُمْ
۹	لَه	لَهُمَا	لَهُمْ
۱۰	اِنَّنِىْ	اِنَّنَا	اِنَّنَا
۱۱	لَكَ	لَكُمَا	لَكُمْ
۱۲	عَلَيْكَ	عَلَيْكُمَا	عَلَيْكُمْ
۱۳	اِنَّهٗ	اِنَّهُمَا	اِنَّهُمْ
۱۴	مَعَكَ	مَعَكُمَا	مَعَكُمْ

(۴)

کالم نمبر۱

متکلم　　لَه، لَكُمَا، لَكُمْ

مخاطب　　لَهُمْ

غائب　　لِىْ، لَكُمَا

کالم نمبر۲

متکلم　　لِىْ، لَنَا

مخاطب　　لَكُمَا، لَكُمْ، لَكَ، لَكُمَا، لَكُنَّ

غائب　　لَهُمَا، لَهُمْ، لَهَا

(۵) ۱-متکلم کے ساتھ ایسی ضمیر جس سے معنیٰ ''یقیناً'' والا ادا ہو، ''اِنَّ'' ہے، جیسے: أِنِّىْ، اِنَّا.

۲-مخاطب کے ساتھ ایسی ضمیر جس سے معنیٰ ''سے'' والا ادا ہو، ''من'' ہے، جیسے: مِنْكَ، مِنْكُمَا، مِنْكُمْ، مِنْكِ، مِنْكُمَا، مِنْكُنَّ.

۳-غائب کے ساتھ ایسی ضمیر جس سے ''کی طرف'' والا معنیٰ ادا ہو، ''إِلىٰ'' ہے، جیسے: اِلَيْهِ، اِلَيْهِمَا، اِلَيْهِم،

اِلَيْهَا، اِلَيْهِمَا، اِلَيْهِنَّ.

⑥ ۱ اِنَّكُمْ　۲ لَنَا　۳ عَلَيْهِ

۴ لَهَا　۵ عَنْهُمْ　۶ اِلَيَّ

۷ فِيْنَا　۸ اِنَّنَا　۹ عَلَيْكُمْ

۱۰ اِنَّهَا　۱۱ لَكُمْ　۱۲ عَلَيْنَا

۱۳ مَعَنَا

⑦ اِنَّا، اِلَيْهِ، اِلَيْكُمْ، مِنْهُ

مشق نمبر ⓬

① ۱-صحیح، ۲-غلط، ۳-غلط، ۴-غلط، ۵-صحیح، ۶-صحیح، ۷-صحیح، ۸-غلط، ۹-صحیح، ۱۰-صحیح

②

حروف سوال	أ، أنّي، لِمَ، كَيْفَ، هَلْ، أيْنَ
حروف نفی	لَا، مَا، لَمْ، لَنْ، غَيْرَ، لَيْسَ، لَيْسَتْ، إنْ
اسمائے ضمیر	هُمْ، نَحْنُ، أنَا، أنْتُم
اسمائے اشارۃ	أولٰئِكَ، هٰؤُلَاءِ، تِلْكَ، هٰذَا، هٰؤُلَاءِ
اسمائے موصولہ	اَلَّتِيْ، اَلَّذِی، اَلَّذِيْنَ، أللّٰتِيْ

③ ۱ کاش　۲ یقیناً وہ　۳ ہرگز نہیں

۴ ہماری طرف　۵ گویا کہ وہ　۶ نہیں

۷ نہیں　۸ کیا　۹ کیوں

۱۰ شاید وہ　۱۱ وہ (مؤنث)　۱۲ ہمارے لئے

۱۳ بے شک میں　۱۴ کاش میں　۱۵ کیا نہیں

④ مَا، إنْ، إنَّه، لَا

مشق نمبر ⓭

① ۱-صحیح، ۲-غلط، ۳-صحیح، ۴-صحیح، ۵-صحیح، ۶-صحیح، ۷-غلط، ۸-غلط، ۹-غلط، ۱۰-صحیح

② ۱ خبردار ۲ اے ۳ یقیناً

۴ گویا کہ وہ ۵ کیوں نہیں ۶ شاید وہ

۷ ہرگز نہیں ۸ کیوں ۹ کہاں، کدھر

۱۰ دیکھو ۱۱ وہ لوگ جو ۱۲ لیکن

۱۳ وہ عورت ۱۴ تمہارے اوپر ۱۵ بے شک ہم

③

حروف تحضیض	أَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا، هَلَّا
حروف سوال	لِمَ، أ، هَلْ، مَتٰی، مَا، أَيْنَ، كَيْفَ
اسمائے اشارۃ	تِلْكَ، هٰؤُلَاءِ، أُولٰئِكَ، هٰذا
حروف تنبیہ	أَلَا، هَا
حروف نفی	لَمْ، لَنْ، لَيْسَ، لَا، مَا
اسم موصول	اَلَّتِيْ، اَلَّذِيْ، اَلَّذِيْنَ
اسم ضمیر	هُمْ، هُنَّ، هَا، كُمْ، نَحْنُ، نَا

④ لَوْلَا

مشق نمبر ۱۴

① ۱-غلط، ۲-صحیح، ۳-غلط، ۴-صحیح، ۵-غلط، ۶-غلط، ۷-غلط، ۸-صحیح، ۹-صحیح، ۱۰-غلط

② ۱ يَا ۲ بِئْسَ ۳ كُلٌّ

۴ كَلَّا ۵ هَا ۶ سَاءَ

۷ أَلَّا ۸ أَلَا ۹ لَ اور قَدْ

۱۰ نِعْمَ

③ ۱ نِعْمَ ۲ لَ ۳ بِئْسَ

۴ يَا ۵ أَلَا ۶ لَقَدْ

۷ كُلٌّ ۸ لَوْلَا ۹ لَعَلَّ

۱۰ لٰكِنَّ ۱۱ ۱۲ كَلَّا

۱۳ لَيْتَ ۱۴ يٰلَيْتَ ۱۵ قَدْ

مشق نمبر ۱۵

① ۱ بہر حال ۲ پیچھے ۳

۴ آگے ۵ بے شک ۶ یہ کہ

۷ کیوں نہیں ۸ دائیں ۹ عنقریب

۱۰ پاس ۱۱ اگر ۱۲ بہت جلد

۱۳ بائیں ۱۴ قریب ہے کہ ۱۵ شاید تم لوگ

۱۶ جب ۱۷ اوپر ۱۸ قریب ہے کہ

۱۹ اگر ۲۰ نیچے

② "إِنَّ" کا معنی ہے "یقیناً" "أَنْ" کا معنی ہے "یہ کہ" "إِنْ" کا معنی ہے "اگر"

"لِمَ" کا معنی ہے "کیوں" "لَمْ" کا معنی ہے "نہیں"

③

ما			مَنْ	
کیا	نہیں	جو	کون	جو

④ ۱ "عنقریب" کے لئے — س، سَوْفَ

۲ "یقیناً" کے لئے — لَ، قَدْ، لَقَدْ

۳ "بہر حال" کے لئے — أَمَّا

۴ "اگر" شرط کے لئے — لَوْ، إِنْ

۵ "ہرگز نہیں" کے لئے — كَلَّا

۶ "شاید یا امید" کے لئے — عَسٰی، لَعَلَّ

۷ "سمت اور طرف" بیان کرنے کے لئے — يَمِيْنٌ، شِمَالٌ

۹ "برائی" بیان کرنے کے لئے — بِئْسَ

۱۰ "مدح اور تعریف" کے لئے — نِعْمَ

⑤ أَنْ، أَمَامَه، إِذَا، لَوْ، إِنَّ

مشق نمبر ⓰

① ۱- صحیح، ۲- غلط، ۳- صحیح، ۴- غلط، ۵- صحیح، ۶- صحیح، ۷- غلط، ۸- صحیح، ۹- غلط، ۱۰- غلط

② ۱ واحد مؤنث غائب ۲ جمع مؤنث غائب ۳ جمع مذکر غائب
۴ واحد مؤنث غائب ۵ تثنیہ مذکر غائب ۶ تثنیہ مؤنث غائب

③ ۱ اس مذکر نے کیا ۲ ان سب (مذکر) نے سنا ۳ ان دو (عورتوں) نے پکڑا
۴ ان دو (مذکر) نے کیا ۵ اس (عورت) نے سنا ۶ ہم سب نے سنا
۷ ان سب (مذکر) نے کیا ۸ اس (مذکر) نے مدد کی ۹ انہوں (مؤنث) نے جانا
۱۰ اس (عورت) نے مدد کی ۱۱ اس (عورت) نے کیا ۱۲ ہم سب نے مدد کی
۱۳ ان سب (مذکر) نے پکڑا ۱۴ ان دونوں (مذکر) نے جانا ۱۵ ان سب (مؤنث) نے کیا

④ اَلْاَمْرُ

	واحد غائب	تثنیہ غائب	جمع غائب
مذکر	اَمَرَ	اَمَرَا	اَمَرُوْا
مؤنث	اَمَرَتْ	اَمَرَتَا	اَمَرْنَ

اَلْجَعْلُ

	واحد غائب	تثنیہ غائب	جمع غائب
مذکر	جَعَلَ	جَعَلَا	جَعَلُوْا
مؤنث	جَعَلَتْ	جَعَلَتَا	جَعَلْنَ

اَلْحَمْلُ

	واحد غائب	تثنیہ غائب	جمع غائب
مذکر	حَمَلَ	حَمَلَا	حَمَلُوْا
مؤنث	حَمَلَتْ	حَمَلَتَا	حَمَلْنَ

اَلْخُرُوْجُ

	واحد غائب	تثنیہ غائب	جمع غائب
مذکر	خَرَجَ	خَرَجَا	خَرَجُوْا
مؤنث	خَرَجَتْ	خَرَجَتَا	خَرَجْنَ

⑤ رَزَقْنٰهُم، كَفَرُوْا، اَنْزِل، خَتَمَ

مشق نمبر ۱۷

① ۱۔صحیح، ۲۔غلط، ۳۔غلط، ۴۔غلط، ۵۔غلط

②

۱	۶	۲	۵	۳	۱
۴	۱۱	۵	۱۰	۶	۹
۷	۱۲	۸	۱۵	۹	۲
۱۰	۱۴	۱۱	۱۲	۱۲	۸
۱۳	۳	۱۴	۴	۱۵	۷

③ ت۔ث (جزم کے ساتھ واحد مؤنث غائب) ۔تَ (زبر کے ساتھ، واحد مذکر مخاطب)
۔تِ (زیر کے ساتھ، واحد مؤنث مخاطب) ۔تُ (پیش کے ساتھ، واحد متکلم)

④

خَلَقَتْ	خَلَقْتَ	خَلَقْتِ	خَلَقْتُ
خَرَجَتْ	خَرَجْتَ	خَرَجْتِ	خَرَجْتُ
دَخَلَتْ	دَخَلْتَ	دَخَلْتِ	دَخَلْتُ

⑤ ۱ – حَمَلُوْا، ۲ – خَشِيْنَا، ۳ – دَخَلْنَ، ٤ – خَشَعْنَ، ٥ – حَسِبُوْا، ٦ – حَفِظْنَا، ٧ – حَكَمْنَا

⑥ ۱۔واحد مؤنث غائب، ۲۔جمع مذکر مخاطب، ۳۔واحد مذکر مخاطب، ۴۔جمع متکلم، ۵۔واحد متکلم

⑦ خَلَقَكُمْ، جَعَلَ، اَنْزَلَ، اَخْرَجَ، نَزَّلْنَا، اُعِدَّتْ، امنوا، عَمِلُوْا، رُزِقُوْا، قَالُوْا، رُزِقْنَا، كَفَرُوْا، اَرَادَ، اَمَرَ، اَحْيَاكُمْ، خَلَقَ، اِسْتَوٰى، فَسَوّٰهُنَّ.

مشق نمبر ۱۸

①

۱	جمع مذکر غائب	۲	جمع متکلم	۳	واحد مذکر غائب
۴	جمع مذکر مخاطب	۵	واحد مؤنث غائب	۶	جمع مذکر مخاطب
۷	جمع متکلم	۸	واحد مؤنث غائب	۹	واحد مذکر غائب
۱۰	جمع مذکر مخاطب	۱۱	واحد متکلم	۱۲	واحد مذکر غائب
۱۳	واحد مذکر مخاطب	۱۴	واحد مذکر غائب	۱۵	واحد مذکر غائب
۱۶	واحد متکلم	۱۷	جمع مذکر مخاطب	۱۸	واحد مؤنث غائب

۱۹ جمع متکلم	۲۰ واحد مؤنث غائب	۲۱ واحد مذکر غائب
۲۲ جمع متکلم	۲۳ واحد مؤنث غائب	۲۴ تثنیہ مذکر غائب
۲۵ واحد مذکر غائب	۲۶ جمع مذکر غائب	۲۷ واحد مذکر غائب
۲۸ جمع مذکر متکلم	۲۹ واحد متکلم	۳۰ جمع متکلم
۳۱ واحد مذکر غائب		

(۲)

۱

كَذَّبَ	اس (مذکر) نے جھٹلایا
كَذَّبُوْا	ان سب (مذکر) نے جھٹلایا
كَذَّبَتْ	اس (مؤنث) نے جھٹلایا
كَذَّبْنَا	ہم سب نے جھٹلایا
كَذَّبْتُمْ	تم سب (مذکر) نے جھٹلایا

۲

اَهْلَكَ	اس مذکر نے ہلاک کیا
اَهْلَكْنَا	ہم سب نے ہلاک کیا
اَهْلَكْتُ	میں نے ہلاک کیا
اَهْلَكَتْ	اس (مؤنث) نے ہلاک کیا

۳

فَرَّقَتْ	اس (مؤنث) نے جدا کیا
فَرَّقُوْا	ان سب (مذکر) نے جدا کیا
فَرَّقْتُمْ	تم سب (مذکر) نے جدا کیا
فَرَّقْنَا	ہم سب نے جدا کیا

مشق نمبر ۱۹

(۱)

بَعَثَ	سے	يَبْعَثُ	☆	جَعَلَ	سے	يَجْعَلُ
جَمَعَ	سے	يَجْمَعُ	☆	حَضَرَ	سے	يَحْضُرُ
حَمَلَ	سے	يَحْمِلُ	☆	خَلَقَ	سے	يَخْلُقُ

(۲)

فعل ماضی

خَلَقَ، دَمَّرَ، ذَهَبَ، رَحِمَ، اَرْسَلُوا، رَكَعَ، زَعَمْتُمْ، سَبَقَتْ، اَخْلَقْنَا، رَزَقْنَا، سَحِرُوْا، سَكَنْتُمْ، فَسَبَّحُوْا

فعل مضارع

يَدْخُلُ، يَرْجِعُ، يَرْكَعُ، يَرْحَمُ، يَرْفَعُ، يَسْجُدُ، يَسْئَلُكَ، يَشْهَدُ

③ ١ ٧ ٢ ١٣ ٣ ٨

٤ ١ ٥ ١٢ ٦ ٣

٧ ١٤ ٨ ٩ ٩ ٦

١٠ ٢ ١١ ٥ ١٢ ١٥

١٣ وہ کام کرتا ہے ١٤ وہ کام کرتا ہے ١٥ میں نے ظاہر کیا

مشق نمبر ⓴

① ١ جمع مذکر غائب ٢ واحد مذکر غائب ٣ جمع مؤنث غائب

٤ جمع مذکر غائب ٥ جمع متکلم ٦ واحد مذکر غائب

٧ واحد مذکر غائب ٨ واحد متکلم ٩ واحد مؤنث غائب/واحد مذکر غائب

١٠ جمع مذکر غائب ١١ جمع متکلم ١٢ جمع مذکر غائب

١٣ جمع مؤنث مخاطب ١٤ جمع متکلم ١٥ واحد متکلم

١٦ واحد مؤنث غائب/واحد مذکر غائب ١٧ جمع مؤنث غائب ١٨ جمع مذکر مخاطب

١٩ واحد مذکر غائب ٢٠ جمع متکلم ٢١ جمع مذکر غائب

٢٢ جمع مذکر مخاطب ٢٣ جمع مذکر مخاطب ٢٤ جمع مذکر مخاطب

٢٥ جمع مذکر غائب ٢٦ واحد مؤنث مخاطب

② ١ يَكْتُبُوْنَ وہ سب لکھتے ہیں ٢ تَعْمَلُوْنَ تم سب عمل کرتے ہو

٣ نَسْمَعُ ہم سب سنتے ہیں ٤ يَعْرُجْنَ وہ سب چڑھتی ہیں

٥ يَجْعَلُوْنَ وہ سب بناتے ہیں ٦ تَبْتَغُوْنَ تم سب تلاش کرتے ہو

٧ يَغْلِبُوْنَ وہ سب غالب ہوں گے ٨ نَفْعَلُ ہم سب کریں گے

٩ تَكْذِبُوْنَ تم سب جھوٹ بولتے ہو ١٠ يَكْفُرُوْنَ وہ سب کفر کرتے ہیں

١١ يُقِيْمُوْنَ وہ سب قائم کرتے ہیں

③ **فعل ماضی:** رَزَقْنٰهُمْ، كَفَرُوْا، خَتَمَ، اٰمَنُوْا، فَزَادَهُمْ، قِيْلَ، لَقُوْا، قَالُوْا، اٰمَنَّا، خَلَوْا، اَشْتَرَوْا، رَبِحَتْ، أَضَاءَتْ، ذَهَبَ، تَرَكَهُمْ، اَضَاءَ، مَشَوْا، اَظْلَمَ، قَامُوْا، شَاءَ، ذَهَبَ

فعل مضارع: يُؤْمِنُوْنَ، يُقِيْمُوْنَ، يُنْفِقُوْنَ، لَايُؤْمِنُوْنَ، يَقُوْلُ، يُخَادِعُوْنَ، يَخْدَعُوْنَ، يَشْعُرُوْنَ، يَكْذِبُوْنَ، لَاتُفْسِدُوْا، نُؤْمِنُ، يَسْتَهْزِئُ، يَمُدُّهُمْ، يَعْمَهُوْنَ، لَايُبْصِرُوْنَ، لَايَرْجِعُوْنَ، يَجْعَلُوْنَ، يَخْطَفُ

مشق نمبر ۲۱

① ۱-غلط، ۲-صحیح، ۳-غلط، ۴-صحیح، ۵-غلط

② ۱ ۴ — ۲ ۱۵ — ۳ ۱
۴ ۶ — ۵ ۱۱ — ۶ ۷
۷ ۱۳ — ۸ ۱۴ — ۹ ۵
۱۰ ۲ — ۱۱ ۱۰ — ۱۲ ۷
۱۳ ۹ — ۱۴ ۱۲ — ۱۵ ۸

مشق نمبر ۲۲

①

فعل ماضی معروف	قَتَلَ، سَمِعْتُ، سَأَلْتُ، حَرِبَ، عَلِمَ، ذَكَرْتُ، اَصْلَحْنَا، اَرْسَلُوْا، عَضَرْنَا، صَبَرْتُمْ، اَشْرَكْتَ، اَحْضَرَتْ
فعل ماضی مجہول	اُرْزِقُوْا، سُئِلَتْ، سُعِّرَتْ، سُئِلَ، ذُكِرَ، قُتِلَ، حُرِّمَ، حُمِّلْتُمْ، خُلِقَتْ، ذُكِّرُوْا، اُشْرِبُوْا، اُحْضِرَتْ، ذُكِّرْتُمْ، قُتِلُوْا، كُذِّبُوْا، اُحْضِرَتْ
فعل مضارع معروف	يَرْجِعُ، يَسْجُدُوْنَ، يُعَظِّمُ، نَحْشُرُ، يُطْعِمُوْنَ، لُسَبِّحَ
فعل مضارع مجہول	نُدْخِلُ، يُظْلَمُوْنَ، تُحْمَلُوْنَ، تُفْتَحُ، يُخْرَجُوْنَ، يُشْهِدُ، يُرْزَقُوْنَ، يُفْتَنُوْنَ، يُقْتَلُ، يُكْرَهُوْنَ

② ۱- ۵ — ۲- ۴ — ۳- ۸
۴- ۱۰ — ۵- ۱۲ — ۶- ۱۱
۷- ۲ — ۸- ۱ — ۹- ۱۵
۱۰- ۱۸ — ۱۱- ۲۰ — ۱۲- ۱۹
۱۳- ۱۷ — ۱۴- ۳ — ۱۵- ۱۴
۱۶- ۱۶ — ۱۷- ۶ — ۱۸- ۱۳
۱۹- ۷ — ۲۰- ۹

مشق نمبر ۲۳

①

۱	۴	۲	۱۵	۳	۱
۴	۲	۵	۱۰	۶	۹
۷	۱۴	۸	۷	۹	۱۳
۱۰	۲۰	۱۱	۱۵	۱۲	۱۲
۱۳	۸	۱۴	۱۶	۱۵	۵
۱۶	۱۱	۱۷	۱۸	۱۸	۱۷

② ۱-غلط، ۲-صحیح، ۳-صحیح، ۴-صحیح، غلط

مشق نمبر ۲۴

① ۱-غلط، ۲-غلط، ۳-صحیح، ۴-غلط، ۵-غلط، ۶-غلط، ۷-صحیح

②

۱	۳	۲	۵	۳	۸
۴	۶	۵	۷	۶	۱
۷	۹	۸	۲	۹	۴

③

۱	اسم مبالغہ	۲	اسم مفعول	۳	نہی کا واحد مذکر حاضر
۴	امر کا واحد مذکر حاضر	۵	اسم تفضیل	۶	امر کا جمع مذکر حاضر
۷	اسم مبالغہ	۸	امر		

مشق نمبر ۲۵

① ۱-قرآن مجید آسان کتاب ہے۔ ۲-قرآن مجید کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کیا گیا ہے۔ ۳-ایک ہی چیز ہے، دو مختلف چیزیں نہیں ہیں۔ ۴-☆۱...... یاد الٰہی سے دلوں میں خشیت الٰہی پیدا ہو۔ ۲...... قرآن کو پڑھ کر دلوں میں ایمان بڑھ جائے اور عاجزی پیدا ہو۔ ۳...... نماز قائم کی جائے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال سے خرچ کیا جائے۔ ۵-سورہ قمر میں قرآن کریم سے بار بار نصیحت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ ۶- **قابل تعریف لوگ** : ۱...... ہدایت کی بات سن کر نفع اٹھائیں اور عمل کریں۔ ۲...... ہدایت سے نفع بھی اٹھائیں اور

دوسروں کی طرف اس ہدایت کو پہنچائیں۔ **قابل مذمت لوگ** : ا۔۔۔۔۔جو ہدایت کی بات سے نفع نہ اٹھائیں اور حق کو چھوڑ دیں۔

(۲) ۱-غلط، ۲-صحیح، ۳-صحیح، ۴-صحیح، ۵-غلط

(۳)

۱ ✓	۲ x	۳ x
۴ ✓	۵ ✓	٦ x
۷ x	۸ ✓	۹ ✓
۱۰ ✓	۱۱ x	

مشق نمبر ۲٦

(۱) ۱-غلط، ۲-غلط، ۳-صحیح، ۴-غلط، ۵-صحیح، ٦-صحیح، ۷-صحیح، ۸-غلط

(۲) حواس خمسہ سے حاصل ہونے والے امور ۳، ۸، ۱۳، ۱۴، ۲۳

عقل سے حاصل ہونے والے امور ۵، ۷، ۹، ۲۱، ۲۰

وحی الٰہی سے حاصل ہونے والے امور ۱، ۲، ۴، ٦، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱٦، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۲، ۲۴، ۲۵، ۲٦

(۳) ۱ صراط مستقیم سے بہکا ہوا ۲ صراط مستقیم سے بہکا ہوا ۳ صراط مستقیم پر چلنے والا

۴ صراط مستقیم سے بہکا ہوا ۵ صراط مستقیم پر چلنے والا

(۴) شریکِ درس صرف اسی فرد کے خانہ پر "✓" کا نشان لگائے جس کو اس نے یہ باتیں سمجھادی ہیں۔

مشق نمبر ۲۷

(۱) ۱-غلط، ۲-صحیح، ۳-غلط، ۴-صحیح، ۵-صحیح، ٦-صحیح، ۷-صحیح، ۸-صحیح، ۹-غلط

(۲) (۱)-قرآن کریم کی تفسیر کرنے والا بندہ چونکہ اللہ کے کلام سے جو اللہ تعالیٰ کی مراد اور مطلب ہے، اس کو واضح کرتا ہے، چونکہ یہ اس دھرتی پر سب سے بڑی ذمہ داری کا کام ہے، اس لئے یہ حضرات اپنی طرف سے کچھ بیان کرتے ہوئے بہت ڈرتے تھے تاکہ غلط تشریح کی صورت میں اللہ کا عذاب ہمیں نہ پکڑ لے۔ (۲)-نہیں! بالکل نہیں! بلکہ الٹا اس کو گناہ ہوگا۔ اس عطائی اور اناڑی ڈاکٹر کی طرح جس کی دوا سے لوگوں کو شفا ہوتی ہے مگر وہ پھر بھی دنیا کے ہر قانون میں مجرم ٹھہرتا ہے۔ (۳)-حدیث شریف میں ہے: "مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ". یعنی: "جس شخص نے قرآن کے بارے میں بغیر (صحیح اور مستند) علم کے کوئی بات کہی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا

لے"۔(مشکوۃ کتاب العلم)(۴)-قرآن کریم میں نصیحت وعبرت کے مضامین (جیسے جنت دوزخ کے احوال، انبیاء کے واقعات، سابقہ امتوں کی تباہی کے قصے، احوالِ آخرت، مثالیں، قدرتِ الٰہی کی نشانیاں جو چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں وغیرہ) آسان ہیں۔(۵)-احکام ومسائل کی وہ آیات جہاں اجتہاد کی ضرورت پڑتی ہے، اسی طرح متشابہ آیات وغیرہ۔

③ ۱ گمراہی کا راستہ ۲ صراطِ مستقیم ۳ صراطِ مستقیم
۴ صراطِ مستقیم ۵ گمراہی کا راستہ ۶ گمراہی کا راستہ
۷ گمراہی کا راستہ ۸ صراطِ مستقیم

④ شریکِ درس صرف اسی فرد کے خانہ پر" ✓ " کا نشان لگائے جس کو اس نے یہ باتیں سمجھادی ہیں۔

مشق نمبر ۲۸

① (۱)-یہ فتنہ ہوگا کہ لوگوں کو قرآن کریم کے نام پر دعوت دی جائے گی۔ بظاہر قرآن کریم کی تعلیم اور درس ہوگا، مگر حقیقت یہ ہوگی درس کا اہتمام کرنے والے داعی وہ قرآنی تعلیمات اور اس کی اصلی روح کو اپنے ظاہر و باطن سے دور کر چکے ہیں۔ لوگوں کو قرآن کریم کی طرف بلائیں گے، مگر خود ان میں سر سے لے کر پاؤں تک قرآنی حکم کی تعمیل ڈھونڈنا انتہائی مشکل ہوگا۔(۲)-جی ہاں! اگر ہم اپنے ایمان کی فکر کرتے ہوئے گردوپیش پر نظر کریں تو بہت سے ایسے فتنے نظر آرہے ہیں کہ قرآن کی طرف دعوت دیتے ہوئے حدیث کا انکار کررہے ہیں۔ جو بذاتِ خود قرآن کریم کی آیات کا انکار ہے۔ نیز ایسے لوگ جو اسلاف ائمہ کی تعلیمات کے برعکس اسلام کو ایسا جدید بنانے کی فکر میں ہیں، جس سے مغرب (امریکہ ویورپ) یہود ونصاریٰ خوش ہوجائیں گے، چنانچہ اس مکروہ عمل کے لئے قرآن سے دلائل بنا بنا کر پیش کرتے ہیں۔(۳)-جب اقبال مرحوم کا یہ شعر مصداق ہو تو یہ عین ممکن ہے

وضع میں تم نصاریٰ ہو تو تمدن میں ہنود تم مسلمان ہو کہ جسے دیکھ کر شرمائیں یہود

(۴)-بالکل نہیں! اس لئے کہ احادیث مبارکہ قرآن کی تشریح ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا اسوہ حسنہ اور سنت قرآن کا عملی نمونہ ہے۔(۵)-(الف) احادیث اور سنت سے ہمیں قرآن کریم کی پہچان حاصل ہوئی اگر ان کا انکار ہو تو سرے سے قرآن کا وجود ہی ثابت نہیں ہو سکے گا۔(ب) قرآن کریم کی ان تمام آیات کا انکار ہوگا، جن میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔(ج) اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت ہوگی، کہ معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات وتعلیمات پر عمل کا تو حکم دیا مگر اس کی حفاظت کا انتظام نہ کیا۔ (نعوذ باللہ)۔(۶)-ایسے دروس سے خود بھی

بچیں گے اور اپنے اہل وعیال کو بھی بچائیں گے اور دوست احباب کو بھی متنبہ کر کے ان کے ایمان کی حفاظت کریں گے کہ وہ فتنوں میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ (۷)- ان سے بچنے کا حل آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اسلاف (یعنی صحابہ کرام اور ائمہ دین اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور جدیدیت کی رَو میں بہنے سے بچائیں۔ (۸)- قرآن کریم سے لوگوں کو دور کرنا ہے۔ (۹)- قرآن کریم کا اللہ کی کتاب ہونا ہمیں احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کو پہنچانے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ (۱۰)- جی ہاں! ایمان کی حفاظت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس لئے کہ یہ وہ مقدس طبقہ ہے جنہوں نے براہ راست خود رسول اللہ ﷺ سے دین سیکھا۔ آپ کے سامنے انہوں نے عمل کیا۔ آپ ﷺ نے ان کی تربیت خود کی، ان میں کسی کے نقش قدم پر چلنا ہدایت کا راستہ ہے۔ اور پھر قرآن کریم اور احادیث نے ان کی اتباع کا حکم دیا اور ان سے اللہ تعالیٰ نے راضی ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔

② ۱- غلط، ۲- صحیح، ۳- غلط، ۴- صحیح، ۵- غلط، ۶- غلط، ۷- غلط، ۸- صحیح، ۹- غلط، ۱۰- صحیح

③ شیطانی چال اور فتنہ ۱، ۳، ۴، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۵

قرآنی تعلیم اور ہدایت ۲، ۶، ۱۳

④ شریکِ درس صرف اسی فرد کے خانہ پر "✓" کا نشان لگائے جس کو اس نے یہ باتیں سمجھادی ہیں۔

مشق نمبر ۲۹

① ۱- صحیح، ۲- غلط، ۳- صحیح، ۴- صحیح، ۵- صحیح

② ۱- اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف غلط تشریح منسوب ہوتی ہے، اور بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جھوٹی ترجمانی کرتا ہے۔ ۲- جی ہاں! اپنی رائے سے تفسیر کرنا "تحریف" کرنے میں شامل ہے۔ ۳- قرآنِ کریم کا مطالعہ خالی الذہن ہو کر کرنا چاہیے۔ ۴- جی نہیں! اہل مغرب کے اعتراضات سے بچنے کے لئے قرآنِ کریم کے معانی وتفاسیر میں تبدیلی کی گنجائش نہیں ہے۔ ۵- جی ہاں! صحیح ہے۔ یہ سب چیزیں قرآنی حقائق کے تابع ہیں۔ قرآن ان کے تابع نہیں ہے۔

۶- ہدایت پانے والے : **الف-** قرآنِ کریم پڑھنے کے بعد جن لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور فکر آخرت پیدا ہو۔ **ب-** جن کے دلوں میں عاجزی وانکساری پیدا ہو۔ **ج-** قرآنِ کریم سن کر گناہوں سے توبہ کرلیں اور عمل کا سچا جذبہ پیدا ہو۔

گمراہ ہونے والے : **الف-** قرآنِ کریم کے احکام کے مقابلے متکبرانہ روش اختیار کریں۔ **ب-** اس کے احکام کا انکار کریں۔ **ج-** احکامِ قرآن پر عمل کرنے کے بجائے ان میں تحریف وتبدیلی کی کوشش کریں۔ **د-** جو اس

مصرعے کا مصداق ہوں: خود نہیں بدلتے قرآن بدل دیتے ہیں۔ ۷- وہ راستہ یہی ہے کہ خود مفسر بننے کی بجائے اسلافِ بزرگانِ دین، علمائے کرام اور فقہائے عظام کی بیان کردہ تفاسیر کا اتباع کریں۔ اپنی رائے اور اپنے خیال سے خود قرآنِ کریم کا کوئی مطلب پیش نہ کریں۔ ۸- (۱) دلوں میں فکرِ آخرت پیدا ہونا، (۲) جنت کی طلب اور جہنم سے بچنے کی فکر، (۳) اس فانی دنیا سے دل اچاٹ ہونا، (۴) اللہ تعالیٰ سے ملنے کا شوق پیدا ہونا وغیرہ۔

(۳) شریکِ درس صرف اسی فرد کے خانہ پر "✓" کا نشان لگائے جس کو اس نے یہ باتیں سمجھادی ہیں۔

مشق نمبر ۳۰

(۱) ۱- ایسی نئی نئی باتیں اور نظریات کا پرچار کرنا جو ہمارے آباؤ اجداد نے بھی کبھی نہیں سنی ہوں۔ اور مسائل شریعت میں ایسی نئی آراء پیش کرنا جو چودہ صدیوں سے آج تک علمائے کرام اور فقہائے عظام نے بیان نہ کی ہوں۔ عام لوگوں کے سامنے محقق، اسکالر کے طور پر ابھرنے کا ایسا جذبہ جس کے جوش میں پرانے اکابرینِ امت کی تعلیمات کو فرسودہ بنا کر پیش کرتا ہو۔ ۲- علمائے کرام کے فوت ہو جانے سے دنیا سے علم اٹھ جائے گا۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ علم کا وجود علماء کرام کے وجود سے ہے۔ صرف کتابوں کے وجود سے نہیں۔ ۳- اپنی جہالت کی بنیاد پر خود بھی ہدایت کے راستے سے گمراہ ہوتے ہیں، ان کا پیروکار اور ان سے راہنمائی لے کر چلنے والا بھی گمراہ ہو جاتا ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسا کہ ہسپتال میں داخل مریض ڈاکٹر کی دوا کی بجائے کسی دوسرے مریض سے ہی راہنمائی لے کر اپنا علاج کرے تو جو اس مریض کی صحت کا جو حشر ہوگا، یہی حشر روحانیت کی لائن میں جاہل سے راہنمائی لینے والے کا ہوتا ہے۔ ۴- بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر تو ہر شخص دین کا کھلونا بنالے گا۔ جو چاہے دین میں تبدیلیاں کرے گا۔ ۵- جس طرح رشتہ داری میں سلسلہ نسب ہوتا ہے، جس سے فرد پہچانا جاتا ہے، کہ کس خاندان کا ہے اور اس کے آباؤ اجداد کیسے تھے۔ اسی طرح علمی سلسلے میں اساتذہ اور پھر ان کے اساتذہ سب کا کامل و مکمل ہونا ضروری ہے۔ یہاں تک کہ ان تمام واسطوں سے ہوتا ہوا اس کا علم اور عقیدہ کا آخری سرچشمہ رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی قدر ہو۔ بالکل ایسے ہی جس طرح ڈاکٹر کا کوالیفائیڈ ہونا اس کے ادارے سے پہچانا جاتا ہے، کہ یہ کہاں کا پڑھا ہوا ہے، اسی طرح عالم کا مستند ہونا بھی ادارے اور اساتذہ کرام سے پہچانا جاتا ہے۔ ۶- الف- استاذ مستند علم رکھتا ہو، ب- اس کے درس سے فکرِ اصلاح پیدا ہو، شریعت کے معاملات میں بے باکی اور جرأت پیدا نہ ہو، ج- وہ اپنی تعلیم کے ذریعے اسلافِ امت کے ساتھ منسلک کرتا ہو۔ د- اپنی وضع قطع، تہذیب و تمدن اور شکل و صورت میں مغربی تہذیب کے سانچے میں ڈھلا ہوا نہ ہو۔ ۷- جی ہاں! بہت اثر ڈالتا ہے۔ حدیث شریف کے مطابق بندہ اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ جیسا اس کا دوست ویسا اس کا دین ہے،

دوست برا تو خود بھی برا۔ دوست اگر نیک ہے تو خود بھی نیک ہو جاتا ہے۔ ۸- جس کے ساتھ دوستی کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضا حاصل ہو۔ ۹- قیامت تک ایسی جماعت ضرور رہے گی جو شریعتِ مطہرہ کی حدود کی ایک ذمہ دار فرض شناس چوکیدار کی طرح حفاظت کرے گی۔ ۱۰- الف- جو لوگ قرآن کریم اور سنت میں تحریف اور تبدیلی کریں گے ان کی نشاندہی کریں گے۔ ب- اہل باطل جو دین کے معاملے میں جھوٹ بولیں گے، یہ سچ ان کے سامنے کھول کر رکھ دیں گے۔ ج- جاہل لوگ جو قرآن کی غلط تشریحات کریں گے، یہ حق کو واضح کرتے رہیں گے۔

(۲)

(۳) ۱- صحیح، ۲- غلط، ۳- غلط، ۴- صحیح، ۵- صحیح، ۶- صحیح، ۷- غلط، ۸- صحیح، ۹- صحیح، ۱۰- صحیح

بچوں اور نوجوانوں کے لیے انمول تحفہ

مثنوی مولانا روم

کے

ایمان افروز واقعات

ایسے سبق آموز اور حیرت انگیز واقعات کا سلیس مجموعہ جن کے مطالعہ سے

★ نوجوانوں اور بچوں میں اخلاق کی اصلاح کا جذبہ پیدا ہو جاتے ★ اللہ تعالیٰ کی محبت اور معرفت حاصل کرنے کا پاکیزہ شوق ابھرے ★ پرفتن دور میں ایمان کی حفاظت کے گر حاصل ہو جائیں

از فیضانِ معرفت

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب

جمع، ترتیب و تسہیل

مفتی محمد نعیم

استاذ دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی

خلیفہ مجاز بیعت

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب

مکتبۃ النور کراچی

0333-2375446

قرآنی علوم کے طالبین کے جذبہ انداز میں انتہائی مفید کورس

معلّم القرآن

★ تیس اسباق پر مشتمل عربی گرامر (صرف ونحو) کا آسان ماہانہ کورس
★ تمام عربی قواعد کی قرآنی مثالیں اور انتہائی سہل اور دلچسپ عملی مشقیں
★ نظریاتی اور فکری گمراہیوں سے بچنے کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں
★ قرآن کریم کے اساتذہ و معلّمین اور مساجد کے ائمہ وخطبا کے لیے گرانقدر تحفہ

مرتب

مفتی محمد نعیم

استاذ دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی

خلیفۂ مجاز بیعت

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب طال ظلہم العالی

مکتبۃ النور کراچی

جدید طرزِ بیان اور عملی مشقوں کے ساتھ

احکامِ اسلام کا خوبصورت مجموعہ

تفہیم الفقہ

مؤلف

مفتی محمد نعیم

استاذ دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
خطیب مسجد توحید ڈیفنس آفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی ملیر کینٹ کراچی

ناشر

مکتبۃ النور کراچی